

Vol. 1  
No. 14



*Friday*  
*12th March, 1954*

## **HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES Official Report**

### **PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS**

#### **CONTENTS**

	PAGES
L.A. Bill No. VII of 1954, the Hyderabad Village Panchayat (Amendment) Bill, 1954—Introduced .. ..	127
L.A. Bill No. VIII of 1954, the Hyderabad Land Revenue (Amendment) Bill, 1954—Introduced .. ..	727
General Budget—Demands for grants :	727-808
Demand No. 14—General Administration—Rs. 68,89,867	
Demand No. 47—Social Service Department—Rs. 2,54,000	
Demand No. 48—Harijan Welfare Scheme—Rs. 27,28,200	
Demand No. 54—Jubilee Hall—Rs. 12,860	
Demand No. 55—Delhi Palace—Rs. 1,13,020	
Demand No. 56 Naseem House—Rs. 50,410	
Demand No. 62—Territorial and Political Pensions—Rs. 10,00,000	
Demand No. 68—State owned Landing Grounds—Rs. 59,800	
Demand No. 74—Non-I.S.F.—Rs. 1,19,000	
(All the Demands were passed.)	

*Note:—\*At the beginning of the speech denotes confirmation not received.*



# THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

*Friday, the 12th March, 1954.*

The House met at Forty Minutes Past Two of the Clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

## Questions and Answers

(See Part. I)

### L. A. Bill No. VIII of 1954, the Hyderabad Village Panchayat (Amendment) Bill, 1954

*The Minister for Education and Local Government (Shri Gopal Rao Ekbote)* I beg to introduce L.A. Bill No. VII of 1954, the Hyderabad Village Panchayat (Amendment) Bill, 1954.

*Mr. Speaker :* The Bill is introduced.

### L. A. Bill No. VIII of 1954, the Hyderabad Land Revenue (Amendment Bill,) 1954

*The Minister for Excise, Forests and Revenue (Shri K. V. Ranga Reddy) :* I beg to introduce L.A. Bill No. VIII of 1954, the Hyderabad Land Revenue (Amendment) Bill, 1954.

*Mr. Speaker :* The Bill is introduced.

## General Budget—Demands for Grants.

شری سید حسن (حیدر آباد میں)۔ میں ایک چیز عرض کرنا چاہتا ہوں۔ یا تو ریسنس کے بعد آدمی کہنے لے اور ذیا جائے تاکہ کٹ موشن پر اور تقریریں ہوسکیں۔ یا پھر ان لوگوں کو تقریر کا موقع دیا جائے جنہوں نے جنرل ٹسکشن میں حصہ نہیں لیا۔

No answer was given.

\* شری ایم۔ نومنگ واؤ (کلوا کرق۔ عام)۔ مسٹر اسپیکر سر۔ جنرل ٹسکشن کے دوران میں اور کل کٹ موشن کے دوران میں جو سماحت ہوئے ہیں ان کا خلاصہ یوں یا یا کیا جاسکتا ہے۔ راج ہومکہ کا افسی ٹیوشن قائم ہے۔ جا گیرداروں کو معاوضہ دیا جاتا ہے۔ منصبیں ختم نہیں ہوئی ہیں۔ نظام و نسق کرہیں۔ (Corrupted )

قہا۔ ہرجنوں کا ادھار ( ) نہیں ہوسکا۔ سوشیل سرویس ڈپارٹمنٹ  
بڑا نام ہے۔ سرشتہ اطلاعات کے تعلق سے یہ بیان کیا گیا کہ پریس کو سب سیڈی  
( ) Subsidy اس لئے دیجاتی ہے کہ کانگریس گورنمنٹ اور کانگریس پارٹی کے  
لوگوں کا پروپیگنڈہ کیا جائے۔ یہ مباحثت کا خلاصہ ہے۔ میں اس مختصر سے وقت میں  
جو مجھے دیا گیا ہے صرف چند پائنس انہی مباحثت کے تعلق سے عرض کروں گا۔ خرایاں  
ہیں میں اس کو سب سے پہلے مانتا ہوں۔ بھر کے ہے۔ افلان ہے۔ دردرتا ( ) دردتا  
ہے۔ بیماریاں ہیں۔ ان اپیلانٹ ( ) Unemployment سی خرایاں ہیں۔ سماجی خرایاں ہیں۔ معاشی خرایاں ہیں۔ اس سے انکار نہیں ہوسکتا۔  
انہی خرایوں کا یہ بھی نتیجہ ہے کہ بہت سے دوست یہاں تشریف فرمائے ہیں جو  
ہمارے دوستوں کی کم دو تین پارٹیاں پیدا کرنے کی ذمہ دار ہیں! ورنہ یہ باتیں نہ  
ہوتیں تو جنت ہی جنت تھی۔ خرایوں کو دور کرنا چاہیش اس میں کسی کو اختلاف  
رائے نہیں ہوسکتا۔ لیکن خرایاں کس طرح دور کی جائیں۔ ایک شخص بھوکا مر رہا  
ہے۔ ایک ڈسٹیٹیوٹ پیرنٹ ( ) Destitute Peasant بازار میں ہڑا  
ہوا ہے۔ اس کو کہانے کے لئے نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس جانب کا کوئی بھی  
ایسا شخص نہیں ہے۔ جو اس کو دیکھئے اور اس پر دو آنسو نہ بھائے ۔۔۔

శ్రీ వి. వాసదేవ : ఆటూచెప్పండి.

**శ్రీ ఎవ్మ నరసింగరావు :**ఆటలూచెప్పాను, యటులూచెప్పాను.

اور پھر ٹھنڈے دل سے ٹھنڈے دماغ سے یہ نہ سوچیے کہ آخر یہ بھوک کیوں - یہ کیوں مرحہ ہے - یہ دُسٹیبیوٹ کیوں ہیں - یہ دیکھنے کے بعد وہ اس کی بیماریوں کو رفع کرنے کی کوشش کریگا - اس کا علاج کریگا اس کام کے کرنے میں وہ ٹھنڈے دل سے اور ٹھنڈے دماغ سے کام لیگا - اور سوچیے گا - اس کے لئے پلان تیار کریگا اور خراپیوں کو دور کرنے کی کوشش کریگا - دوسری طرف یہ ہوسکتا کہ کوئی دوسرا آدمی اس کمپیٹ اہوا دیکھ کر اموشنس (Emotions) سے کام لیگا اور کہیں گا کہ جس بنگلہ کے نیچے یہ آدمی پڑا ہوا ہے اس بنگلہ کا رہنے والا اس کی بھوک کا ذمہ دار ہے - وہ تو پوٹ بیٹر کہاتا ہے اور یہ شخص بھوک سے مرحہ ہے اس لئے اس بنگلہ والے شخص کو وہاں سے ٹوکون کو مار کر نکال دیا جائے تاکہ جو شخص مرحہ ہے اس کی حالت بہتر ہوسکے - یہی فنا، امنشل ڈافنس (Fundamental difference) ہم میں اور آپ میں ہے - ہم اس کی حالات پر دو آنسو بھاتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ اس کا علاج کم طرح کیا جائے - دوسری طرف موشن سے کام لیا جاتا ہے - ہمارا وہ طریقہ ہے اور ان کا یہ طریقہ ہے - میں میں عرض کرتا ہوں کہ سماجی نا انصافیاں ہیں - اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا - اس کے خلاف بغاوت کی جاسکتی ہے - ریبیلین (Rebellion) کیا جاسکتا ہے - مجھے اس سے انکار نہیں - ہنلوگستان یعنی سب نئے سبکے ریبیلین

مہاتما بدھ تھے جنہوں نے راج کو ٹھوکر مار کر سماجی نا انصافیوں کے خلاف ریبلین کیا۔ حضرت عیسیٰ بھی بہت بڑے ریبلین تھے۔ ساکر ٹس بہت بڑے ریبلین تھے۔ حضرت محمد بہت بڑے ریبلین تھے جنہوں نے سماجی نا انصافیوں کے خلاف ریبلین کیا۔ مہاتما گاندھی بھی بہت بڑے ریبلین تھے جنہوں کے ہر بیجنوں کے ادھار کے لئے کام کیا۔ گاندھی جی نے ہر بیجنوں کے ادھار کے لئے جو کام کیا اس کا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا۔ گاندھی جی نے ہر بیجنوں کے ادھار کے سلسلہ میں جو برتر کہے کیا اس کی کوئی نظر پیش کی جاسکتی ہے؟ کانگریس نے بھی ان کی تقليد میں ہر بیجنوں کی جو خدمت الجام دی کیا اس کی کوئی نظر پیش کی جاسکتی ہے؟ اس کی کوئی مثال یا اس کا دسوائی حصہ بھی پیش کیا جاسکتا ہے؟ اسمبلی اور اس کے باہر کریٹیسیزم ( Criticism ) کرنا تو بہت آسان ہے....

ایک آفیل مبر۔ آپ کیا کرو ہے ہیں۔

شروع ایم۔ فرنگنگ راؤ۔ میں عرض کرتا ہوں ذرا آپ صبر سے سن لیجئے۔ ایک زمانہ تھا یعنی میرے بچپن میں ہمارے اشیٹ کے اندر ہر بیجنوں کے لیڈر شری گوم کے والد شری بھاگ زیدی تھے۔ ایک زمانے میں رام سوامی بھی لیڈر تھے۔ پھر بی۔ یس۔ وینکٹ راؤ بھی لیڈر تھے اور اب اس آنریل ہاؤز کے کم از کم ۲۵۔ ۳۰ لیڈر ہر بیجنوں کے موجود ہیں۔ یہ کیسے پیدا ہوتے۔ اگر امن زمانے میں مسلسل جلو جہد نہ کی جاتی تو آج کے لیڈر یہ لیڈر شپ کہاں سے آتی۔ ہر بیجنوں میں خود لیڈر شپ پیدا ہوئی اور وہ سماجی نا انصافیوں کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ یہ کہاں سے آتی۔ یہ مسلسل ۲۵۔ ۳۰ سال کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ میرا یہ ادعا ہے کہ کانگریس کی مسلسل مساعی اور اس کی خدمات کا نتیجہ ہے کہ آج اشیٹ کے اندر اتنے ہر بیجنوں کے لیڈر پیدا ہوچکے ہیں جو یہ جانتے ہیں کہ ہماری حالت بالکل خراب ہے اصلاح کرنا چاہیئے۔ یہ ایک بہت بڑی اصلاح تھی۔ دوسروی چیز یہ ہے کہ آج ہم مختلف مقامات پر دیکھتے ہیں کہ کتنے ہر بیجن ہائی ٹیکس موجود ہیں۔ کتنے ہر بیجن اسکولس چل رہے ہیں۔ کتنے مدرسے میں بچے بڑھ رہے ہیں۔ اس کا آپ اندازہ لکھئے۔ پیوستہ سال کا مقابلہ گرشته سال سے اور گذشتہ سال سے حال کا مقابلہ کیجئے تب آپ کو اندازہ ہوگا۔ ...

شروع گنپت راؤ اکھاڑا ہے۔ ( دیگلور۔ محفوظ )۔ کیا ڈاکٹر امینڈ کو کوئی بھی مہاتما گاندھی نے ہی پیدا کیا ہے۔

شروع ایم۔ فرنگنگ راؤ۔ میں اس کا جواب کسی اور وقت دونگا۔ آپ مہاراجہ یادو ہد کی ہستی ( History ) دیکھئے۔ آپ مداخلت مت کیجئے۔ میں نے آپ کی تقریبیں مداخلت نہیں کی ہے۔ ان تمام چیزوں کو آپ کو سامنے رکھنا چاہئے۔ اور غور کیجئے کہ ہر بیجنوں کے تعلق سے کانگریس نے کیا خدمت الجام دی ہے۔ میں کہونگا کہ ہر بیجنوں کے تعلق سے نہ صرف کانگریس نے بلکہ گرشته ۲۸ سال سے جس زمانے میں یہاں

یہ گورنمنٹ نہیں تھی - بلکہ پچھلی گورنمنٹ حیدر آباد سرکار تھی جس نے دوسرے امور میں نا انصافیاں کیں لیکن ہر ہمیں کے تعلق سے سمجھتھی ( Sympathy ) کرتی رہی - سلطان - کرسچین وغیرہ اپنے اپنے نقطہ نظر سے ہر ہمیں کو سدھا رہنے کے نظریہ سے کام کرتے رہے - کیا آپ سمجھتے ہیں کہ کانگریس نے کام نہیں کئے - کیا کانگریس صرف پروپگنڈہ کر رہی ہے - میں اس کو نہیں مان سکتا - میں تو سب سے پہلے آپ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ آپ اس سلسلہ میں کیا کر رہے ہیں - میں تمثیلیں پیش کر سکتا ہوں کہ اس معزز ایوان کے کتنے کانگریسی ممبر ہر ہمیں سیوک سنگی میں کام کر رہے ہیں - انہوں نے ہر ہمیں سیوک سنگی یا اور دوسروں کے توسط سے ہر ہمیں کے لئے کتنا کنسٹرکٹیو ( Constructive ) کام کیا ؟ - میں تعریف نہیں کر رہا ہوں لیکن یہ ....

شری کے - وی - رام راؤ ( چنا کونڈور ) - نلگنڈہ ضلع میں آکر دیکھئے کہ ....

شری ایم - نر سنگ راؤ - نلگنڈہ میں یہی میں جاتا ہوں - خیر مجھیں ٹائیم کم ہے اس لئے جواب نہیں دے سکتا - راج پرمکھ انسٹیٹیوشن سے مجھے یہی کوئی مطلب نہیں ہے - لیکن یہ مت خیال کیجئے کہ میں وکالت کر رہا ہوں لیکن یہ کہونگا کہ آج سے چھ سال پہلے یعنی ۱۵ - اگست سنہ ۷۴ع کے حالات کا خیال کیجئے یہ میں آپ پر ہی چھوڑ دیتا ہوں - جب کہ ہمارے اس طرف کے بہت سے دوست جنگلوں میں بن باس گزار رہے تھے - جب ہندوستان آزاد ہوا - اور ملک کی تقسیم ہوئی - جب قافلے کے قافلے پاکستان سے آرہے تھے اور قافلے کے قافلے ہندوستان سے جا رہے تھے - بھارت سرکار پریشانی میں تھی - اوس وقت آپ کا ایٹیوڈ ( Attitude ) کیا رہا ہے ، کیا آپ کا ایٹیوڈ ہلپ فل ( Helpful ) رہا ؟ اوس زمانے میں جب کہ یہاں لائق علی حکومت تھی یعنی ۱۵ - اگست ۷۴ع کے وقت - آپ کا نعرہ یہ رہا کہ " نہرو کی سپورٹ کرو - پشیل کی مخالفت کرو " ، آپ کا ایٹیوڈ کس طرح ہلپ فل رہا اس پر غور کیا جائے - اوس زمانے میں جب کہ بھارت سرکار کے سامنے کئی مسائل تھے اوس وقت اگر بھارت کا وہ آئرن میان ( Iron man ) وہ فولادی انسان اگر نہ ہوتا تو ہندوستان کی کیا حالت ہوئی - ایک طرف سے ایک راجہ اٹھ کھڑا ہوتا اور اپنی آزادی کا دعویٰ کرتا - دوسری طرف سے کوئی نواب اٹھتا اپنی آزادی کا دعویٰ کرتا - ایک طرف سے نظام اٹھتے اور اپنی آزادی کے دعویدار بنتے - اور پھر خود آپ یہی اٹھتے اور اپنی آزادی کے دعویدار بنتجاتے - اوس زمانے میں اوس فولادی انسان کے سامنے کیا سوال تھا ؟ ہندوستان کرو ایک بناۓ کا سوال تھا - ہندوستان کے نقشہ میں پہلے اور لال رنگ کا جو فرق تھا اوس کو مٹانے کا سوال تھا - وہ سوال کس طرح حل کیا جاسکتا تھا اوس پر اوس فولادی انسان نے غور کیا - ہندوستان کو ایک بناۓ ہے لئے آج ہندوستان اوس فولادی انسان کا منون ہے - اور جس کے متعلق یہ سمجھا جاتا کہ وہ ہندوستان کے بسارک ( Bismarck ) تھے - اوس بسارک نے ہندوستان کے نقشے کو ایک کر دیا - اوس نے لال اور پہلے رنگ کو مٹا دیا - اوس موقع پر راجاؤں سے مصالحت کی گئی کہ اگر آپ ہمارے وفادار رہتے ہیں تو ہم آپ کو قابل

اوں وقت اون سے انہوں نے معاہدہ کیا۔ آج آپ کہتے ہیں کہ چونکہ حالات بہتر ہو گئے ہیں اسلئے وہ معاهدات منسوخ کر دئے جائیں۔ حیدرآباد سرکار کو اس طرح کرنے کا حق نہیں ہے۔ (Interruption) بلکہ ہندوستان کے اون لڑکوں کو کیرنا چاہئے جنہوں نے معاہدہ کئے۔ وہ فولادی انسان تو نہیں رہا لیکن اون کے ساتھی پنڈت نہرو کو جن کے ہاتھ میں ہندوستان کی باگ ڈور ہے تصفیہ کرنا ہے۔ ہم نہیں کر سکتے۔ بلکہ وہ لوگ ہی تصفیہ کرنے والے ہیں۔ اوس زمانے میں انہوں نے اوس وقت کے حالات کو موزوں سمجھ کر معاهدات کئے۔ اب آپ کہتے ہیں کہ اون کو منسوخ کر دو۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اون کو اپنی بات کا پاس ہے۔ اون کو انٹرینیشنل میدان میں ہندوستان کا نام بلند رکھنا ہے۔ دنیا میں اون کو بتانا ہے کہ اون کو اپنے معاهدات اور اپنی باتوں کی پابندی کرنا ہے۔ اس لئے وہ لوگ تصفیہ کرنے والے ہیں اور آپ تصفیہ کرنے والے نہیں۔ جب وہ خیال کریں گے کہ راج پرمکھ کا انسٹی ٹیوشن غیر ضروری ہے تو وہ اس کو برخواست کریں گے۔ آپ کہتے ہیں کہ راج پرمکھ کا انسٹی ٹیوشن کیوں برخواست نہیں کرتے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ آپ کے یا ہمارے اختیار میں نہیں ہے بلکہ ہمارے لیڈروں کے ان سے کئے ہوئے وعدوں کا لحاظ ہے۔

المینسٹریشن۔ میں مانتا ہوں کہ برٹش گورنمنٹ سے ہندوستان کو بہت سے نقصانات پہنچے ہیں۔ ہمیں جو نظم و نسق ملا ہے وہ برٹش گورنمنٹ اور نظام سرکاری ملا ہے۔ اور میں کہہ سکتا ہوں کہ ہمیں ایک اچھا نظم و نسق اور اچھا المینسٹریشن ملا ہے۔ جہاں ہمیں برٹش گورنمنٹ سے کئی نقصانات ہوئے وہاں چند قائدے بھی ہوئے ہیں ان سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ ان فوائد نیں سے کمیونیکیشن (Communication) ریلوے سسٹم۔ ٹلیگراف سسٹم۔ پوٹھل سسٹم ہے۔ اس لئے ہمیں ان کے ممنون کرم ہونا چاہیے۔ دیکھئے کہ آج ساقئہ ایسٹ ایشیا کی کیا حالت ہے۔ آپ جائیں اور دیکھئے کہ ایران۔ انڈونیشیا۔ عراق اور مصر کے نظم و نسق کی کیا حالت ہے۔ انگریزوں کا احسان ہے کہ انہوں نے ہمیں ایک اسٹیبلیشمنڈ المینسٹریشن

(Established Administration) (Cheers) (حوالہ کیا۔) میں اپنے ایک حقیقت ہے۔ اگر آپ برس افتخار آئیں تو شائد دار ہر چڑھا دیں اور اپنی پارٹی کے لڑکوں کو اقتدار پر لے آئیں لیکن ہمیں ایسا کرنا نہیں ہے۔ ہمیں ایک سسٹم کے تحت چلتا ہے۔ ہم برٹش گورنمنٹ کے شکر گزار ہیں تو اس لحاظ سے شکر گزار ہیں اور ہمیں شکر گزار ہونا ہی چاہیے کیونکہ انہوں نے ایک اسٹیبلیشمنڈ المینسٹریشن ہمارے حوالے کیا ہے۔ آپ المینسٹریشن ہو سوئنگ ریمارک (Sweeping Remark) اس لئے کرتے ہیں کہ آپ یہ چاہتے ہیں کہ

یہاں ڈیمارالائزشن (Demoralisation) ہو کر کشمکش پیدا ہو جائے۔ آپ کی نیت یہاں اس کے اور کچھ نہیں ہے۔ ہمارے نظم و نسق میں سیجاڑی آئیسٹ (Honest) اور وفادار لوگوں کی ہے۔ آپ یہ نہ سمجھیں کہ

حرب الوطنی کا جذبہ صرف آپ ہی لوگوں میں ہے۔ حرب الوطنی صرف آپ ہی کی سوتا ہی (Monopoly) بنکر رہ گئی ہے۔ اور سارے امنسٹریشن میں غدار جمع ہیں ایسا نہ سمجھئے۔ انسان کا ایک وقت آتا ہے اور وہ بتاسکتا ہے نہ وہ آپ سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ آپ ہرین کرپشن کے بارے میں تو بہت لمحہ دھتے ہیں لیکن گولیاں جو سنبھل پانی دودھ کے نام پر بیچتے ہیں اور اصلی گھبی میں ذالدا شامل کرکے جو دھوکہ دیا جانا ہے اس کو آپ کیا کریں گے۔ عمدہ دار رشوت لہاتے ہیں۔ میں اس کو مانتا ہوں۔ لیکن ان بے ایمانوں کو آپ کیا کریں گے۔ ان بے ایمانیوں کے انسداد کے لئے آپ بنے کیا کیا۔

شری پنڈم و اسڈیو (گجویل)۔ آپ رشوت کا انسداد تو پہلے کیجئے اس کے بعد ہم...

شری جسے۔ بی۔ متیال راؤ (سکندر آباد۔ محفوظ)۔ ارلیونٹ باتیں مت کیجئے۔

شری ایم۔ نرسنگ راؤ۔ سہربانی کر کے انٹریٹ (Interrupt) نہ کیجئے میں نے آپ کی تقریر کے وقت انٹریٹ نہیں کیا ہے۔ اس کے بعد کہا جاتا ہے کہ پریس کو کیوں امداد دیجاتی ہے وہ ہماری تصاویر اور تقریریں شائع نہیں کرتے ہیں۔ ہاں پریس کو حکومت امداد دیتی ہے اور یہ آج بھی دیجاتی ہے۔ حیدر آباد میں کوئی اچھا پریس ہوتا تو پریس کو ایجنسی کی اسداد کی ضرورت نہ ہوتی.....

شی. گوپنڈی گانگارے ڈی:—(نیمبل جنرل):—پارٹی آف آرڈر سر، پنجرا میٹنٹ کے بجا اس بیس میٹنٹ آپ لے رہے ہیں یہ کہا کیا بات ہے؟

[Laughter]

شری ایم۔ نرسنگ راؤ۔ ہاں میں ابھی ختم کرتا ہوں۔ پریس کو امداد دیجاتی ہے تاکہ حیدر آباد میں اخبارات چھپیں۔ اخبارات پر یہ احسان ہے جو گورنمنٹ کر رہی ہے۔ میرا بھی اس پیشہ سے تعلق تھا اور میں ہی اتنا ہوں کہ اخبار والوں کے کیا خیالات ہیں۔ آپ کو شکایت ہے کہ اخبارات میں کانگریسیوں کے فوٹوز آتے ہیں ان کی تقریریں چھپتی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ لیکن مجھے یہ شکایت ہے کہ لیڈر آف دی اپوزیشن اور لیڈر آف دی ہاؤز کی تقریروں کے سوا اور کسی کی تقریریں نہیں چھپتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کاغذ کی قلت ہے۔ اتنی گنجائش نہیں ہے کہ گران قیمت کا گذلیکر اخبار جاری رکھا جائے۔ آپ رہا یہ کہ آپ کی تصاویر شائع نہیں ہوتیں۔ ان کا میں کو جواب دینا نہیں چاہتا۔

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ۔ انفرمیشن سے جو تصاویر چھپتے ہیں اس پر اعتراض کیا گیا تھا۔

شری ایم۔ نرسنگ راؤ۔ ہاں۔ خیر میں جاگیرداروں کے بارے میں جو ایجاد کئے گئے ہیں ان کا اس وقت جواب نہیں دوں گا کیونکہ وقت نہیں ہے۔ آپ کے

کٹ موشن پر میں کہوں گا تو اس بارے میں روشنی ڈالوں گا۔ اتنا کہتے ہوئے میں اپنی  
تقریر ختم کرتا ہوں ۔

شی. فی. لک్ష్మీ (سندھ ۱۰—سی ج ریوڈ) :

�ధ్యాత్మమహాశయా,

మొట్టమొదట మనం తాసనభలోకి వచ్చినప్పుడు సత్యము చెప్పతామని ప్రమాణమై  
తీసుకొన్నాము. నేను ఆనాడు చేసిన ప్రమాణమును దృష్టిలో వుంచుకొని వాస్తవమైన  
విషయాలా హాట్లోడటానికి నిలబడ్డాను. హారీజనల కష్టాలు మీ మందర వెట్టడంకోసం  
నేను నిలబడ్డేను. ఇప్పుడు హారీజనల కష్టాలు ఎక్కువ అయినాయి. ఆనాడు గాంధీ  
మహాత్ముడు ఉన్న రోజుల్లో హారీజన నేవా సంఘాలని పెట్టి, వారు చెప్పినట్లు, నడుచుకొన్నాం.  
ఈ జాతి పూర్తిగా కష్టం పొందుతోయి. ఈ జాతిని ఎట్లు లేవడ్డారు? ఈ జాతి ఎందుకు  
సరేపోయింది? ఎట్లు పడిపోయింది? — అనేది చూడాలి. రెండువందల సయప్పరాలనుంచి  
ఈ జాతిని నప్పుము చేశారు. ఈ జాతిని నాశనం చేశాడు ఈ జాతి ఇప్పుడు ఎల్లా నిలబడుతుంది?

స్పీకరు :—

పట్టేల్ పట్ట్వారీలు 300 ఇండ్లు, 40 ఇండ్లు యా విధంగా ఉండే గ్రామాలలో ఎనిమిదిమండి  
చొప్పున హారీజనులను ఏర్పాటుచేసి వారిచేత పెట్టిచూకిరి చేయించుకొంటున్నారు. పట్టేల్  
పట్ట్వారీలు యా విధంగా చీలికలు పెట్టి, ఎనిమిదిమండికి ఐదు ఎకరాల భూమిని మాన్యం  
పేరుమిద ఇచ్చామని చెప్పి వారిచేత పెట్టిచూకిరి చేయించుకొంటున్నారు. ఐదు ఎకరాలభూమి  
సరేపుతుందా? ఈ ఈ మండి కుటుంబాలను ఆ ఆ ఎకరాలు ఏ మాత్రం సరేపువు  
కొని పట్టేల్ పట్ట్వారీలు ఆ భూమిని ఎనిమిదిమండి పొత్తులో పెట్టారు. ఆ భూమి  
చేసుకోవాలంటే ఎనిమిదిమండిలో ఒక్కరికి కూడా సరేపుదు. ఈ విధంగా ఆ ఎకరాల  
భూమిని ఈ మండి హారీజనులకు ఇచ్చామని తెప్పి, వారిచేత పెట్టిచూకిరి చేయించు  
కొంటున్నారు. ఈ విధంగా అచ్చటి హారీజనులను నానావిధముల కష్టపెట్టి వారిచేత విధి  
మైన పెట్టి చూకిరిలు చేయించుకొంటున్నారు. వారు పెట్టిచూకిరి చేయించే “మొత్తుల్ని  
ఉండ్రునే లేకుండా చేస్తామని” భయపెడుతున్నారు. ఎద్రమన్నతెచ్చి ఇండ్లు అలకటం, వట్టు  
దంచటం, అమిన్ భండిముదు కౌవలి కాయడం, చింతచిగురు కోసుకోవడం, కొట్టెలు కొట్టెడం  
యా విధంగా వారిచేత పెట్టిచూకిరి చేయిస్తున్నారు. పెట్టిచూకిరి చేయినట్లే వారిఇంద్ర దేర్జు  
న్నాల చేస్తున్నారు. ఈ హారీజనులు రా డీనముల కొకసారీ, 10 డీనముల కొకసారీ బీటు  
పెడతారు. స్టోగోయినయి కొత్తవట్టి పరకు ముగ్గురు, కొత్తవట్టిసంచి చెన్నారం ముగ్గురు,  
అక్కడనుంచి లంచటి ముగ్గురు యాచిధంగా బీటు కొవన్ పెడతాడు. ఒకడు పట్టేల్ పట్ట్వారీల  
పుక్కచుట్టు మోయాలి. ఒకడు బొంచు తుంపచూనికి ఉండాలి. మరొకడు వారి సామాను  
మోయాలి. మారీగావాళ్లు బీటు పోతుముడు వాడు మాచు విషటం లేదని అంటే పట్టేల్ గారు  
ఆత్మన్న సాపిట్లోకి తీసుకుపచ్చి వాళ్లనీ పుత్తుసా చిత్రగ కొడతాడు. వారు ఇల్లా బాధలు పడలేక  
ఏష్టేనా ఇర వ్యత్పులు చేసుకొందామన్నా వారికి వీరే ఆధారాలు లేవు. హారీజనులు పట్టేల్

పోస్తుంగ నుండి కొసల కాబూలి. వాళ్ళ సామచిలో రాత్రిభ్యు పండుకోవాలి. డోష్టుకి గిపి ఎన్ : నస్తుంగ : తొల్లు దుస్తుడు. వీళ్ళందరు వస్తే యా హారీజనలు వారికి నేవ చేయాలి. పోస్తును కొసల కూ శారీ. వాళ్ళపెటు తిరగాలి. వాళ్ళ సామానులు మొయాలి. గిందావరు వస్తే శా సుంది, 10 సుందిని భూములు కొలవటానికి తీసుకు పెడతారు. ప్రాద్యును నుంచి సాయంత్రం వరచు భూములను కొల్పిస్తారు. గీర్రావరకు నక్కలు వచ్చేవరకు వాళ్ళ అక్కడ పుండాలి. వాంచేర ఈ విధంగా పెట్టిచూకిరి చేయించుకొంటున్నారు. వారికి కూలి ఇష్టురు. వారికి కూలి ఇష్టుకపోతే వారు ఏమి తినాలి? ప్రాద్యునల్లా కష్టం చేస్తారు. ఇంటికిష్టీ ఏం తినాలి? వారు బయట కొపతా కంయాలి. సాపిడిలో పండుకోవాలి. డౌంకలలో కూడా కొపతా పుడి, అక్కడనే పండుకోవలని వస్తుంది. గిర్రావరు ఎక్కడనుంచి వచ్చాడో - డౌఱకు తిరిగి అతని సామాను మొసుకు వెళ్ళాలి. జమిందార్లు ఈ ఆశాలు కూలి ఇష్టీ హారీజనుల చేత రోజల్లా పని చేయించుకొంటారు. ప్రతివారు ఇల్లా వారిచేత చూకిరి చేయించుకుంటే వీరిగతి ఎల్లాగు? హారీజనులచేత ఉచితంగా పెట్టిచూకిరి, పనులు చేయించుకొని పెద్దవాళ్ళు అయినారు. వాళ్ళు ధనం సంపాదించారు. భూములు సంపాదించారు. వాళ్ళు నజరానా తీసుకుషట్టి సైంకం ఇష్టీ అతడిని ధనవంతుడిని చేశారు. ఇప్పుడు మావుజ్ఞా ఇస్తున్నారు. ఈ విధంగా ప్రతిగ్రామం లోపల గమంది హారీజనులచేత ఉచితంగా పెట్టి పనులు చేయస్తున్నారు. ఈ గమందికి లేక్క కడితే ఒక్కుక్కడికి సైలకు పదు రూపాయలు జీతం. ఆ గమందికి 80 రూపాయలు అవుతుంది. సంవత్సరానికి ఈగం రూపాయలు అవుతుంది. వారు అంట సంవత్సరాలనుంచి ఉచితంగా కష్టం చేస్తున్నారు. మొత్తం వారు డౌరికి 40 వేల రూపాయల పని చేశారు. నిజముకిచ్చే మావుజ్ఞా ఆపి మాకివ్వాలి. మనకు స్వాతంత్యము వచ్చిన తరువాత, మన ప్రభుత్వము వచ్చిన తరువాత మాక్కలు పోతాయనుకున్నాం. మాకు మేలు ఇరుగుతుందనుకోన్నాం. మిారు చేపిన వద్దతి ప్రకారం అప్పుడు నడుచుకొన్నాం. కాబట్టి ఇప్పుడు ప్రభుత్వము, వారికి రాపలనిన 40 వేల రూపాయలను ఇష్టించుటయితే వాళ్ళు మంచిగా భూములు కొనుక్కేవచ్చును. వాళ్ళు మంచిగా వ్యవసాయం చేసుకోవచ్చును. వాళ్ళకు థారీజ్ కాల భూములివ్వకపోయినా సరే, పోరంబోకు లివ్డుకపోయినా సరే, ఈ 40 వేల రూపాయలు మాత్రం వారికి ఇష్టించుటయితే వారిని బాగుచేసినవారుపత్తాము. ఆ విధంగా చేస్తే మిమ్మలను దేవుళ్ళగా మొక్కవచ్చును. మిారే భగవంతుడని మొక్కకొంటాం. అవిధంగా వారికి 40 వేల రూపాయలు ఇష్టించాలని మని చేస్తున్నాను. భూములు ఇస్తుమంటున్నారు, వారికి భూమిలిష్టించమాత్రాన చోదు. ఆ భూములు చేసుకోడానికి డబ్బు వారిగ్గ రిచ్చేడు. ఆ విధంగా వాళ్ళు డబ్బుతోక పదిలిపెట్టిన భూములను పచ్చేత్త పట్టురీలు స్వాధీనం చేసుకొని ఇతరులకు అమ్మకొంటున్నారు. నల్లగొండజిల్లాలో నిర్దిశాయిపెట్టు గ్రామంలోపల గా ఎకరాల 40 కంటల భూమిని ఎముచుండ్రారైట్ అనే పచ్చేత్త—ఆయినే మాలీ పచ్చేత్త కూడాసు-330 రూ. కు అమ్మకొన్నాడు. హారీజనులు పోయి ఆ భూమిని అమ్మవద్ద; మాకు ఇస్తే మీము దానిని చేసుకొని బాగు పడలామని ఆయనవద్దకు పెట్టి బ్రతిమాలితే “నామిద దేర్చున్నాం పోతామికి వచ్చారని” చెప్పి వాళ్ళపై న కేసులు పెట్టారు.

‘శారత్’ పల పోరంబోకు భూమి వుంది. ‘ఫారీష్ భాలు’ భూమి వుంది. ఆ భూమి పొన్నిపై వార్డిజనలకు హాక్కు వుంది.’ అని చెప్పారు. శంకర్

ఆ ఆయన కొంగ్రెసు నాయకుడనని చేబుతోదు. కొంగ్రెసులం కొలవు చేశాడట. ఆయనకు సర్కౌరు వారు భూమి ఇస్తున్నారట. ఆయన హారీజనులు సాగు చేసుకొంటున్న భూమిని లాక్ష్మీన్నాడు. సోలీసులను తీసుకు వచ్చి వారిని దెబ్బులు కొట్టించాడు. ఈ జూలుల అధివృద్ధికి తెఱి లత్తులు ఇస్తున్నాయని చేబుతోరు. ఈ డబ్బు ఎవరీకి ఇస్తున్నారు? ఈ డబ్బు అంతా ఎవరీదగ్గరకు పెడుతోంది.—లేనేది ప్రభుత్వం వారు చెప్పాల్సి వుంది. ప్రభుత్వం ఇచ్చే డబ్బు మంచిగా ఖర్చు అవుతోంది? ఇప్పుడు భారీజ్ఞాతా పోరంబోకు భూములను హారీజనులు ఎనిమిదేడ్డుసండి, పదేండ్లునుండి సాగు చేసుకొంటున్నారు. ఇన్ని సయత్రాలనుంచి ఆ భూమి వారి స్వాధీనంలో ఉన్న వారికి పట్టు లిప్పక పాతే ఎట్లా? ఇప్పుడు నేను ముఖ్యమండలైతో మనిచోనేడేమంచే, హారీజనులు సాగుచేసుకొంటున్న భూములకు పట్టు లిప్పినే బాగుంటుంది. మేము దీనిని గురించి చీఫ్మినిస్ట్రుగారికి విన్నవినే, కల్కెక్కరుకు ప్రాయమన్నారు. కల్కెక్కరదగ్గరకు పాతే ఆయన తహాశీల్ దారుకు ప్రాశామని చెప్పారు. తహాశీల్ దారువద్దకు పాతే గెర్రిడావరుకు ప్రాశాం అతని దగ్గరకు వెళ్లమన్నారు. గెర్రావరును అడిగితే పట్టులగారికి ప్రాశాను, ఆయనసంగమన్నాడు. మేము మా భూములకు పట్టు లిప్పించుని పాటేగారిని అడిగితే పట్టు లిప్పడానికి ఎకరానికిపడి ఇర్చై రూపాయలు ఇవ్వమని చెప్పారు. “మేం చీదవాళ్ళం; కాతీ లేనివాళ్ళం; మేం ఎక్కుడ నుంచి డబ్బు తెస్తామని” అంటే, “డబ్బు ఇప్పులేనివాళ్ళకు భూమి ఎందుకయ్యా?” అన్ని అన్నాడు. మేంటా బ్రతకాలని అడిగితే మన్మథిని బ్రతకమన్నాడు. గడ్డితిని బ్రతకమన్నాడు. మట్టితిని, గడ్డితిని ఎట్లా బ్రతకాలి? మేం చీఫ్మినిస్ట్రుగారిని మేరపెట్టుకొంటున్నాము. వారిని భగవంతునిగా తలచి మేరపెట్టుకొంటున్నాము. ఈ భీదల స్థితి ఈలోచించాలి ఈ హారీజనులకు వెట్టిచూకిరి లేకుండా చేయాలి. భగవంతుడు ఎటువంటివాడో మాకు తెలియదు. మర్తునే భగవంతుడని మేము అనుకోవచ్చును. ప్రిమూర్తులు విష్ట్పువు, ఈశ్వరుడు, బ్రహ్మ అనుకొంటాను. విష్ట్పుమార్తి చీఫ్మినిస్ట్రురు, అంటాను. స్వీకరు ఈశ్వరుడు అంటాను. (పైమినిస్ట్రు, ) ప్రధానమంత్రి సెపార్గారు బ్రహ్మ అనీ అనవచ్చును. పీరందరు హారీజనుల కష్టాలను విచారించి, వారి కష్టాలను దూరం చేస్తారని మనవి చేస్తున్నాము.

**శ్రీ. మాధవరావు వాయపత్నకర:**—మిస్టర్ స్పికర సర, మీ ఆపల్యా పరిచానగినె ६८,८९; ३७६ రుపయాచ్చా రాజసంచ్చా ఖర్చుచ్చా మాగణిలా १०० రు. చీ కపాత సుచవిలీ ఆహే. యాంత మాఝా బుంశ, రెహెంచ్చు బోర్డాచ్చా కామకాజావర చర్చా కరావయాచా ఆహే. బోర్డ ఓఫ రెహెంచ్చుచ్చే జే కాంబోకాజ చాలాం తే ఫార హండ్ల చాలాం త్యాములే బాభాం గరీబ శేతకాచ్చానా ఫారచ బ్రాస పడ్డతి. దౌల దౌల, తీన తీన దివిస, ఆమంలా హేడ్రాబాదలు యెభున రహావే లాగతి. యావయలా పాంచ రుప్పె, జాణ్యాస పాంచ రుప్పె, వ రాహావయాచా దరరోజుచా పాంచ రుప్పె ఖర్చు బఱున ప్రతియేక ఖపెలా. २५ తే ३० రుప్పె ఖర్చు సత్తా తిథియ తితుకె బెలా యెభున కెసెస ( Cases ) చా నికాల లాగత నాహించ క త్యా పెండింగ్ ( Pending ) పడ్డన రాహితాత, వ దౌల దౌల తీన తీన వషే నికాల లాగత లాగత నాహించి.

పూర్వి ఆమ్హాలా వాటత బసె కీ జాతా నిజామచే రాజ్య జాఖూన కాంపోసచ రాజ్య ఆలే మహణజే యాంత కాంహితారి బదల హోబిల్ అన భస్తా అసె దిస్తాం కీ యాంత కాంహిం హి బదల జ్ఞాలా

नाहीं. पूर्वी तालुकदारीचा मुराफा सुभेदारीत होत असे. आतांच्या सरकारने सुभेदाऱ्या बंद करून टाकल्या, ठीक झाले, जनतेच्या पैशांत बचत झाली. पण शेतकऱ्यांच्या व्रासांत बचत झाली नाहीं. कारण परभणीच्या शेतकऱ्याला औरंगाबादची सुभेदारी जवळ पडत असे, पण आतां त्याला हैद्राबादला यावे लागते, व वाटेल तसा खर्च करावा लागतो. जेव्हां मिनिस्टर साहेबांच्या कडे डिव्हीजन ( Revision ) होते तेव्हां देखील फार वेळ लागतो. तेहि तिकडे विशेष लक्ष देत नाहीत. याला लोकशाहीचे राज्य म्हणत नाहीत. याला हुक्मशाहीचे राज्य म्हणतात.

तसेच शेतकऱ्यांच्या मुलांना सरकारी नोकऱ्या दिल्या जात नाहीत. ज्यांच्या जवळ शिफारसी असतात, ज्यांची मिनिस्टर पाशीं टिक्की असते, अशांनाच तहसीलदारी किंवा नायव तहसील-दारीची नोकरी दिली जाते. आमच्या मराठामध्ये १०, १५ देखील ग्याज्जेटे ओहदेदार नाहीत याकडे सरकारने लक्ष दिले पाहिजे, आणि शेतकऱ्यांच्या मुलांना सरकारी नोकऱ्या देण्याचा प्रयत्न केला पाहिजे.

आतांच अेका ऑनरेबल मैंबरने सांगितले की कॉप्रेसने लोकांच्या करितां असें केले, व तसें केले, पण मला त्यांना सांगावयाचे आहे कीं लोकांना काहीं नको, त्यांना फक्त सुख पाहिजे. त्यांना जर तुम्ही तकलीफ दिली, तर तुमचे राज्य राहणार नाही.

तालुकदारीमध्ये सुद्धां शेतकऱ्यांना बसावयाला जागा मिळत नाही, आणि कोणी प्यांट सूट घालून आला कीं त्याला खुर्ची बसावयाला देण्यांत येते. मला सांगावयाचे आहे कीं सर्व जण शेतकऱ्यांच्या जिवावर जगतात, मग त्यांचीच हयगय कां करतात ?

बोर्ड ऑफ रेव्हेन्यूमध्ये आमच्या कितीतरी केसेस पौंडिंगमध्ये पडून आहेत. विचारले तर सांगतात की आज नाहीं अद्या या. माझी स्वतःची अेक केस १४ वर्षांपासून चाललेली आहे. मी अेकाला विचारले कीं आणखी किती दिवस ही केस चालेल, तेव्हां त्याने सांगितले कीं ही मालगुजारी नव्हे, अमरगुजारी आहे. काय याला आयुष्य गुजारी म्हणावे काय ?

बोर्डच्या मैंबरं नी प्रत्येक जिल्हामध्ये आठ बाठ दिवस दौरा केला पाहिजे, व जाग्यावर निकाल दिला पाहिजे. असें केले तर लोकांना सवलती मिळतील, आणि काम लवकर निघेल, तसेच मला सांगावयाचे आहे कीं, तहसीलमध्ये कोणतेहि काम शिफारसी शिवाय होत नाहीं, या कडे सरकारने लक्ष दिले पाहिजे. यावर जो पर्यंत कडक पाहणी राहणार नाहीं तो-पर्यंत ही अंदाधुंदी अशीच राहणार आहे. ही अंदाधुंदी अशीच चालूं राहिली तर काय होअील हें सांगतां येत नाहीं. खालच्या कोटपासून वरच्या कोटपर्यंत, आणि रेव्हेन्यू बोर्डपर्यंत कडक पाहणी ठेवावी, व लोकांचे काम लवकर निकालांत काढण्याची ओहदेदारांना सूचना द्यावी अवढे बोलून मी आपले भाषण संपविते.

श्री. नागोराव विश्वनाथराव पाठक (सिलोड) :—अध्यक्ष महाराज, कालपासून माननीय शिफऱ्यांची मिनिस्टरांच्या भागण्यावर बरीच चर्चा चाललेली आहे. मला पहिल्या प्रथम हें सांगावयाचे

भिन्न विचार करावाही ऑनरेबल मैंबरने —————

شری اختر حسن (جنگاول) - کیا قاعده کے لحاظ سے لوگ اسپیکر کو مخاطب کر کے تقریر کرنے کیلئے کہڑے رہ سکتے ہیں ؟  
مسٹر ڈپٹی اسپیکر - میں سمجھتا ہوں -

شری اختر حسن - تقریر کیلئے کہڑے ہوئے کیلئے اسپیکر سر کہ کر مخاطب کیا گیا تاکہ آپ متوجہ ہوں - کیا ایسا کر سکتے ہیں ؟

*Mr. Deputy Speaker : Members can address the Chair.*

شری پنڈم واسدیو - ہم کٹ موشن دئے ہیں - ہمیں سوق نہیں ملا اور اب صرف ایک گھنٹہ باقی رہ گیا ہے -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - ایسا نہیں ہے کہ جو کٹ موشن دیتے ہیں صرف انہی کو تقریر کرنے کا حق ہے اور دوسروں کو نہیں -

شری پنڈم واسدیو - کٹ موشن اسی لئے دیتے ہیں کہ ..

*Mr. Deputy Speaker : The Member may continue.*

شی. ناجोराव विश्वनाथराव पाठक:—अेका अॅनरेबल मेंबरने राजप्रमुखांच्या संस्थेवर टीका केली, आणि सांगितलें कीं ती संस्था नष्ट झाली पाहिजे. या बाबत आमचेहि दुमत नाहीं परंतु प्रश्न असा आहे कीं कोणतेहि सरकार असो त्याचे कांहीं करारमदार असतात; त्याच प्रमाणे आमच्या सेंट्रल गव्हर्नमेंटचाहि निजामा बरोबर करार झालेला आहे. या करारबाबत आमचे नेते श्री. पंडित जवाहरलाल नेहरू विचार करीत आहेत. त्यांनाहि वाटते कीं ही संस्था नष्ट झावी, आणि त्या दृष्टीने आम्ही प्रयत्न करीत आहोत. म्हणून विरोधी पक्षाच्या लोकांनी असे समजून नये कीं या करितां फक्त तेच प्रयत्न करीत आहेत. आम्ही हि त्या दृष्टीने प्रयत्न करीत आहोत. ही संस्था आम्हाला देखील नको आहे.

दुसरी गोष्ट म्हणजे वतनदारी बद्दल होय. यावरहि बरीच टीका विरोधी पक्षाकडून केली गेली आहे. पाटील आणि पटवारी याबद्दल मोठे पुराण आहे. तसेच या पाटील आणि पटवारीच्यांचे पुराण आहे. आजकाल आमचें सरकार या बाबत प्रयत्न करीत आहे, व अेक कायदा आणण्याच्याहि त्यांचा विचार आहे. निरनिराळचा लोकांना तालुक्यांतून बोलावून त्यांचे भत अंधिकाराच्याकडून वजामावध्याचा प्रयत्न होत आहे. पण मला सांगवयाचे आहे कीं या कामात दिरंजाची होता कामा नये. हे जुने सरंजामशाहीचे अवशेष आहेत, त्यांना नष्ट करण्याचा तोबडतोब प्रयत्न झाला पाहिजे. माझे भत असें आहे कीं हथांना नष्ट कराच, पण प्रत्येक गांवात अेक माली पाटलाची पोस्ट आहे ती बघादर नष्ट करा. याचा अर्थ असा नव्हे कीं जे पाटील पटवारी आहेत त्यांच्या पोस्ट नष्ट करण्यात दिरंजाची झाली तरी चालेल. पण त्यांतल्या त्यांत ही जी माली पाटलाची पोस्ट आहे ती अगोदर नष्ट करावी अशी माली चीफ मिनिस्टर साहेबांना विनती आहे. या करिता सरकारने मुंबई प्रांतातील तलाडी सिस्टीम कायम करण्याचा प्रयत्न करावा. किवा प्रत्येक प्रांतातील अेका जिल्हाचा अभ्यास करून निरिक्षण करावें, व जी पद्धत चांगली असेल

ती पद्धत आपल्या येथे कायम करावी व त्या दृष्टीने सरकारने पाखूल अुचलावे अशी माझी सरकारला सूचना आहे.

सोशल संविस डिपार्टमेंट बदलहि बन्याच लोकांनी टीका केलेली आहे. मला असें सांगा-वयाचें आहे कीं हें डिपार्टमेंट जितर राज्यांत नाही. तें फक्त आपल्या येथेच आहे. यांत ज्या गोष्टी केल्या जातात त्यां सर्व चांगल्याच आहेत. माझें असें म्हणजे नाहीं कीं सोशल संविस, डिपार्टमेंट मध्ये कांहीं दोष नाहीं त्यांत कांहीं दोषहि असतील पण ते दूर करण्याचा प्रयत्न केला पाहिजे; हें सरकारचे काम आहे. मागील वर्षी या डिपार्टमेंट करिता ८ लक्ष ५७ हजार रुपये मंजूर झाले होते. या वर्षी थोडी जास्त रक्कम भागितली आहे. मला असे सुचवावयाचें आहे कीं यांत मोठमोठे अधिकारी आहेत परंतु अेकमेकांत संलग्नता नाहीं. यामुळे या खात्याकडून, म्हणावी तितकी चांगली सुधारणा लोकांच्या समोर येत नाहीं, व त्यामुळे विरोधी पक्षाच्या लोकांना टीका करण्यास वाब मिळतो. आमच्या औरंगाबाद जिल्ह्यामध्ये पुण्यात काम या खात्याने केले आहे, पण त्या संबंधीचे रिपोर्ट वेळेवर पाठवीत नाहीत. शिवाय या खात्याचे ऑफिसर लोकांच्या मध्ये मिसळत नाहीत. असे ऑफिसर असून नसून सारखेच. म्हणून चीफ मिनिस्टर साहेबांनी या कडे लक्ष द्या, वेव अधिकाऱ्यांना ताकीद द्यावी की चांगी लोकांमध्ये मिसळून काम करावें, नाहीतर त्यांनी कामावरून दूर करण्यांत येऊल. या ऑफिसरांना लोकांत मिसळणे कमी पणाचें वाटते ही प्रवृत्ती चांगली नाहीं. त्यांनी सोशल वर्कस बरोबर मिसळून काम करावे. असे ज्ञाले तरच या खात्याचा सद्वयोग होऊल. अितके बोलून मी आपले भाषण संपत्तीतो:

ش्री अंतर हसीन— जनाब एसिकर चाहू— आज पहर मीन वही से शروع करता होता की जो موازنे हे और اسके जो الگ गोशوارे हीं असीन जो تفاوت और فرق مختلف مदात की روपीत मीन हमी नظر آता है ऐसके बारे मीन, पहरा येक مرتبे سوचता है की ये تفاوت क्यों है— आज जिक्के ये دعوي की जाता है की हम جمهوري دورीनी फाँस हो जूके हीं और हम ने عوامी حکومت फाँस करती है तो ऐसके ساتी साथे سती قدرती तरह पर और منطقी तरह पर ये سوال पूछा होता है की ये जो اعلانات हम ने की तेरी— عوامी جदو जहद के दूरान मीन जो وعدे की तेरी तरह एकोक्स. इस तक पूरा करते हैं। हम ऐसी बीजू के गोशوارे के بعض پहलों पर नظر ढालते हीं तो معلوم ये होता है की हारे एक अर्जात के वे मदात खास तरह पर जूहे बूझे होते हीं जिनको हमीं कम से कम तरकता चाहते ब जिनको कहाने का हम ने قطुनी तरह पर उद्देश किया तहा— ये मदात ने صرف बैली की तरह फाँस हीं लेकके अभीं काफ अपावे होते हैं। अन मदात मीन राज प्रमिक्ये— जाकिर दार और बैली बैली उमादे दार शामल हीं। अभीं आर्टिलीमीर फार कलाकरी जो शायेद असूत यांना तशरीफ नाहीं रक्खते बैली निरो शुरूसे अन गोरी चम्री वाली अंगरीजों के गन गाले जेहोन ने दो सूपाल तक अस दिन्यां मीन खक्मानी की, हमीन ग्लाम वाले रक्खा और अभीं शत्री को अस्तेल किया। वे जेहोन ने हारी चिंगतों को फ्रूग हासिल करने ने दिया वे जेहोन ने हारे मालक के वासी को अभरने ने दिया और खाम यांना ओर को अभीं मालक कम्लें अस माल की अन्की तरुफ के जानी है की एका बैला एका अंगरीज असूत तहा। एके अंगरीज एक असूत के

جاتی ہے جسکے وائسرائے کی تنخواہ ۵ ہزار اور بڑے بڑے آفیسروں کی تنخواہیں ۵۔۰ ہزار تھیں ۔ جو ہمارے ملک اور قوم کو اونٹے والے تھے انکی تعریف عوام کے آگئے ۱۵۔۰ اگست سنہ ۱۹۴۷ع سے پہلے کیجاں تو معاون ہوتا کہ عوام انکا کیا لحاظ کرتے ۔ میں ان تعريف کرنے والے آریبل ممبر سے یہ ادب آ کھوں گا

اتنی نہ بڑھا پا کئی دامن کی حکایت  
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

آپکے دامن پر جو داغ ہیں لوگ ان پر اعتراض کر رہے ہیں انکو بے اعتہادی کی نظر سے دیکھ رہے ہیں ۔ اب عوامی حکومت آنے کے بعد بڑے عہدے ساتھی ہیں بڑے بڑے کھے ملتے ہیں ۔ بڑے بڑے گتھے ملتے ہیں اور بڑی بڑی تنخواہیں ملتی ہیں تو یہ کہنا کہ یہ اچھی چیزیں ہیں ۔ اس اڈمنیسٹریشن کی تعریف کیجاں ہے اور کہا جاتا ہے کہ انگریزوں کا اڈمنیسٹریشن اچھا تھا ۔ انکی قصید خوانی کیجاں ہے ۔ اس زمانے کے مسائل کے حل کیائے آپ یہ منطق لوگوں کے سامنے رکھتے ہوئے اوس سابقہ نظام اور اوس ڈگر پر چلتے ہوئے نہیں بچ سکتے ۔ آج لوگ یہ نہیں دیکھتے کہ انکے حجاج دھوئی اور گولی کیا کر رہے ہیں گولی دودھ میں پانی کیوں ملاتا ہے ۔ لوگ آج آپکی اس اخلاقی فلاسفی کو ماننے والے نہیں ہیں ۔ لوگ اپنے مسائل کا فوری حل چاہتے ہیں ۔ آج کی گورنمنٹ انکے مسائل کو نہ حل کر کے کانگریس بیچس کی جانب سے جو فلاسفی پریچ (Philosophy Preach) کیجاں ہے اس سے کام چانے والا نہیں ہے ۔ اگر ان مسائل کو حل کرنے کیائے اور اڈمنیسٹریشن کو بنیادی طور پر درست کرنے کی کوشش نہ کیگئی تو پھر مجھے وہ عرض کرنا پڑیگا کہ اقتدار میں آنے کے بعد ۔ گدیوں پر بیٹھ کر آپ وہ زمانہ بھول گئے ہیں جو عوامی جدوجہد کا زمانہ تھا وہ وقت بھول گئے جبکہ آپ نے سیویاں بیلی تھیں ۔ ہم اس زمانہ کو اور اوسوقت کے وعدوں کو یاد دلاتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ آپکو اپنی راہ عمل متعین کرنا پڑیگا ۔ اس خواب غفلت میں پڑے رہنے سے کام نہیں چلیگا تو ہم سے یہ کہا جاتا ہے کہ انگریزوں کا جو اڈمنیسٹریشن تھا اسیں بڑی خوبیاں تھیں ۔ ہمیں انکا شکر گزار ہونا چاہئے کہ انہوں نے ایسا اڈمنیسٹریشن ہمیں دیا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک بھول ہے ۔ ایک بھاری غلطی ہے جس سے اپنے آپ کو دھوکا دیا جاسکتا ہے لیکن لوگ ان دھوکوں میں آنے والے نہیں ہیں ۔ ہمارے ذیش کے آزاد ہونے کے بعد جو ترقی کی راہ متعین کیگئی اور جو خاکہ ہمارے سامنے پیش کیا گیا تھا وہ ہمارے سامنے ہے ۔ اسکے حصول کو پیش نظر نہ رکھتے ہوئے آج آپ واٹکنگ اور لندن کی طرف دیکھتے ہیں ۔ آج ہم یہ کہتے ہیں کہ نظم و نسق کو ایسا بنانا چاہئے جو ایک منزل کی طرف پڑھے ۔ خوش حالی کی منزل جسکو آپ ولیور لسٹیٹ کہتے ہیں اور ہم پیبلز ڈیموکرنسی (People's democracy) سمجھاں گکسی کو سولی ہر نہیں چڑھایا جاتا اور جہاں قتل عام نہیں ہوتا بلکہ لوگوں کو زندہ رہنے اور انہیں اپنا صحیح سقام حاصل کرنے کا موقع دیا جاتا ہے ۔ جہاں لوٹچ گئیں کا فرق نہیں رکھا جاتا ۔ اس

منزل کی طرف جائیں۔ ہمیں اسکا یقین دلانا ہوگا۔ جسکا نہ صرف ابوزیشن کے لوگوں کو بلکہ مختلف جماعتوں کے لوگوں کو کانگریس پارٹی نے یقین دلایا تھا۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ چین کو دیکھئے وہاں کیا ہوا۔ پنڈت سندر لعل جی جو گاندھی حی کے بہت بڑے چیلے تھے۔ کمار اپا بھی جو گاندھی حی کے چیلے اور ماہر معاشیات ہیں اور دوسرے ایماندار لوگ جو چین گئے ہیں انہوں نے وہاں سے آنے کے بعد کہاں لکھی دیں آپ انہیں دیکھئے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ جب ہم چین کی مثال یا کوئی اور مثال دیتے ہیں تو وہ نہیں مانی جاتی بلکہ انہیں مختلف الفاظ سے ٹالنے کی کوشش کیجاتی ہے۔ چین میں کس طرح المنسٹریشن بدلا ہے۔ وہاں کرپشن کو کس طرح دور کیا گیا ہے۔ وہاں سامراج کس طرح ختم کیا گیا۔ وہاں صرف تین چار سالوں میں حکومت نے کیا کیا کیا ہے اسکو دیکھئے۔ میں یہاں پر المنسٹریشن روپیز کے تعلق سے دو باتیں باتیں عرض کر کے گزر جانا چاہتا ہوں۔ چین میں جو سب سے بڑا آدمی ہاوسکی تنخواہ (۶) سو روپیہ (ہمارے سکھ کے برابر) ہے۔ جو وہاں کے بڑے عہدہ دار اور آفسروں ہیں اونکی تنخواہ تین سو روپیہ سے زیادہ نہیں ہے۔ اسی طریقہ سے وہاں کا مزدور۔ اسکلڈ لیبر کو ڈھائی سو یا تین سو روپیہ ملنے ہیں۔ جی۔ سی کمارا با صاحب نے اپنے مضمون میں یہ بات صاف طریقہ سے لکھی ہے کہ وہاں اسکلڈ لیبر کی جو آمدنی ہے وہ دریانی طبقہ اور سرکاری ملازمین کی آمدنی سے زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے کہ وہ اپنی محنت کے ذریعہ ملک کی دولت میں اضافہ کرنا ہے۔ اسی کی وجہ سے وہاں کی سوسائیٹی میں ناہمواری کم ہے۔ زیادہ سے زیادہ ایک اور دس کا فرق ہے۔ یہ نیا سسٹم جوانہوں نے لایا ہے وہ ہمارے لئے بھی قابل تقليد ہے۔ اس سے انکار کرنا حقیقت کو جھوٹلانے کے برابر ہوگا۔ سنہ ۱۹۴۹ء میں اون کا بجٹ ۶۔ فیصد خسارہ کا بجٹ تھا۔ انہوں نے ایک سال میں اس خسارہ کو دور کر دیا۔ دوسرے سال کا بجٹ جو انہوں نے بنایا ہو، فیصد خسارہ کا بجٹ تھا۔ اور اب کے بجٹ میں کوئی خسارہ نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ المنسٹریشن روپیز کے سلسلہ میں انہوں نے ایسی سروپیز کو کم سے کم تر کر دیا۔ وہاں کے بڑے بڑے آفیسرس جنس کی شکل میں تنخواہ لینے کو توجیح دیتے ہیں۔ جی۔ سی کمارا با نے وہاں کے دو وزیروں سے گفتگو کی اون سے میں ایک ایسے ہیں جو جنس کی شکل میں تنخواہ لیتے ہیں۔ انہوں نے اس کی وجہ اون سے پوچھی تو جواب دیا گیا کہ ہمارے بچوں کی تعلیم کا انتظام اون کے کھانے کپڑوں کا انتظام گورنمنٹ کرتی ہے اس لئے اس شرط کو میں نے قبول کیا ہے۔ وہاں جو اون کو تنخواہ ملتی ہے وہ تین موسم اڑھے تین سو کٹی گیہوں ملتا ہے (یہ ایک پیمانہ ہے جو ایک پاؤنڈ کے برابر ہوتا ہے۔ اور اون کو دوسری ضروریات کی چیزوں بھی دیجات ہیں۔ اس کا وہاں کی اکانٹی پر بہت اچھا اثر رکھتا ہے۔ یہاں یہ کہا جاتا ہے کہ ہم کانسٹی ٹیوشن کے بغیر کچھ نہیں کرسکتے۔ پار بار کانسٹی ٹیوشن کی بات لائی جاتی ہے۔ وہاں انہوں نے نیشنل پانڈز جاری کئے ہیں اور یہ تیقن دیا گیا ہے کہ جو لوگ گورنمنٹ کو روپیہ دینگے اون کو اجناس دیا جائیگا۔ بازار کے دام پر۔ اگر کم دام ہوں کم دُ جائیں گے اور زیادہ ہوں تو زیادہ

اور منافع کے ساتھ پانڈز واپس لئے جائیں گے۔ ایس طرح سے اون کا خزانہ جو خالی ہو چکا تباہ وہ بنر بور ہو جانا ہے۔ میں یہ چند مثالیں پیش کرتا ہوں اور اپیل کرتا ہوں کہ آب خواہ غفلت میں نہ رہیں۔ آج اجالاً آگر بڑھ رہا ہے۔ اجالوں کو آگر بڑھنے سے روکا نہیں جاسکتا۔ آپ ولغیر استیٹ کس طرح بناسکتے ہیں جیکہ آپ کے بھٹ میں گنجائش ہی نہیں۔ پانچ پانچ چھ چھ ہزار تنخواہیں دیجارتی ہیں۔ استیلشنٹ پر اتنا روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے۔ ۵۰ سے لیکر ۸۰ فیصد تک خرچہ کو گینٹا سکنے ہیں۔ اخلاقیات کی باتیں کی جاتی ہیں۔ اس کے واسطے انگریز نامراج کے نمونے اور مثالیں دیجاتی ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ ہم آپ کے شکرگزار ہیں۔ آپ کے احسان مند ہیں۔ لیکن آج کوئی شخص اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ انگریزوں نے جو کچھ کیا وہ اپنے منافع کے لئے کیا۔ ہم ہرگز اون کے راستے پر نہیں چل سکتے۔ ہمارا راستہ چین کا راستہ ہو سکتا ہے۔ ہمارا راستہ خود ہمارا اپنا راستہ ہو سکتا ہے۔ آپ چند انسانوں پر لا دے سوا لاکھ خرچ کرتے ہیں لیکن اون کلرکس پر جن کی ایک لمبی فہرست ہے صرف یندھہ ہزار روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ جب تک خرچ کے اس تفاؤت کو دور نہیں کیا جاتا آپ کا بجٹ متوازن نہیں ہو سکتا۔ نہ ہم اپنی آمدنی کو بیلنس کر سکتے ہیں۔ ایک اور نائٹ جس پر آریبل سمبر فرام کیا اکرتی نے بحث کی۔ کل یہی اس سلسلہ میں بحث ہوئی۔ میری اپنی رائے یہ ہے کہ پریس کو سب سیڈی (Subsidy) دینا چاہئے یا نہ دینا چاہئے یہ سوال اس طرح سے نہیں آسکتا جس طرح سے ہاؤس کے سامنے پیش لیا گیا ہے۔ آریبل سمبر نے یہ کہا کہ اگر پریس کو سب سیڈی نہ دیجائے تو کس طرح کام چن سکتا ہے۔ میں اون سے بوجھنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ اس اصول کو ماننے ہیں تو حیدرآباد میں جتنے اخبارات ہیں اور نیوز اینسیز ہیں اون کو سب سیڈی کیوں نہیں دیتے۔ سب سیڈی الگ ہے اور بلیک میلنگ الگ ہے۔ ان دونوں میں فرق کرنا چاہئے۔ آپ سب سیڈی کے نام سے بلیک میلنگ کرنا اور ان اخبارات کو با اثر طور پر دیجاتی چاہئے۔ لیکن اس رنگ میں دیجاتی چاہئے کہ کوئی امتیاز نہ پردا جائے۔ کوئا پریشیو کی بیان مدد ہر ایسی مدد دیا سکتی ہے جو سب لوگوں تک پہنچ سکے۔ اس قسم کی مدد نہیں ہونا چاہئے جیسی کہ ولڈینک سے قرضہ کے طور پر دیجاتی یا امریکہ سے مدد دیجاتی ہے جس کے تحت کچھ شرائط بھی ہوتے ہیں۔ اس قسم کی مدد پریس کو یک طرفہ بنا دیگا۔ اس سے وہی اعراض و مقاصد پورے ہو سکتے ہیں کہ سب عنہ داروں کی تصویریں چھاپی جائیں۔ اون کی تقریبیں چھاپی جائیں۔ یہی اوس کا فریضہ ہو جائیگا۔ لیکن اس سے جمہوری اصول اختیار کرنا ہوگا۔ اون کو کوئا پریشیو یعنی پریس کو سب سیڈی دینے کا لئے جمہوری اصول اختیار کرنا ہوگا۔ اون کو کوئا پریشیو یعنی پریس کو سب سیڈی دینا ہوگا۔ غیر شرط سب سیڈی دینا ہوگا۔ پریس کو جو رقم دیجاتی ہے اوسکے بارے میں اعلان کرنا پڑتا کہ ہماری یہ پالیسی نہیں کہ ہم پریس میں مداخلت کریں۔ لیکن یہاں پہ

صورت نہیں ہے۔ بعض پریس کی سرپرستی کی جاتی ہے اور اون سے اچھا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ لیکن بعض اخبارات سے اچھا سلوک روا رکھنا نہیں جاتا۔ یہ غیر جمہوری طرز عمل ہے۔ میں تفصیلات بتلانا نہیں چاہتا۔ لیکن اپنے تجربہ کی بنا پر جانتا ہوں کہ رضا کار دور میں اور اوسکے بعد بھی میرا اخبار کامیابی سے چلتا رہا۔ اس لئے میں یہ عرض سب سیڈی کے ملنے کے باوجود بھی میرا اخبار کامیابی سے چلتا رہا۔ کوونسا اخبار اون کا فیصلہ اور حکم عوام ہی لگاسکتے ہیں کہ اخبار کو جمہوری بنیاد پر چلتا چاہئے اس کا فیصلہ اور حکم عوام ہیں کہ کوونسا اخبار اون کا ہے اور کوونسا اخبار اون کا نہیں ہے۔ اس لئے ہر اخبار کو غیر مشروط طریقہ پر سب سیڈی دیجانی چاہئے۔ ورنہ یہ طریقہ جاری رکھنا جائے تو یہ سمجھنا جائے گا کہ حکومت بعض اخبارات کا کوارڈینیشن (Co-ordination ) خریا، نا چاہتی ہے۔ اور اپنے ہو گرام کو کام میں لانا چاہتی ہے۔ آج اگر ہم دوسرے ملکوں سے مقابلہ کریں تو معلوم ہو گا کہ وہ کس طریقہ سے کام کرتے ہیں اور ہم کس طریقہ سے کام کرتے ہیں۔ ہمارے پاس کے عمدہ دار صرف یہی چاہتے ہیں کہ اونکی تصوریں اخباروں میں۔ آئیں کسی فنکشن کا افتتاح کرتے ہیں اوس کی تفصیل آجائے۔ اس قسم کی باتیں شائع کروائی جاتی ہیں۔ لیکن ہمارے قوی کام۔ ترقی کے مددات اور بھٹ وغیرہ کے متعلق ہمارا پریس خاموش رہ جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ گورنمنٹ اخبارات کے ایک سکشن کو ایک خاص طریقہ سے اپنی شهرت کے واسطے خریدنا چاہتی ہے۔ میں ایوان کو یہ یقین دلاتا چاہتا ہوں کہ شهرت اس طرح سے خریدی نہیں جاسکتی نام اور اس طرح سے خریدی نہیں جاسکتی۔ بلکہ اپنے کام سے اپنی مثال سے عوام کی بھلائی اور بہبودی کے کام کے ذریعہ حاصل کی جاسکتی ہے۔ اون کی ترقی اور خوشحالی کے ذریعہ حاصل کی جاسکتی ہے۔ اگر آپ اچھا کام کریں گے تو چاہے وہ اخباروں میں شائع ہویا نہ ہو۔ چاہے آپ کی تصوریں شائع ہوں یا نہ ہوں۔ ہر حال عوام آپکے احسانند ہونگے۔ شکر گزار ہونگے۔ وہی شهرت اچھی ہو گی۔ لیکن مستقیم کے تعلق سے اوسکو اپنی بالیسی ہر نظر نالی کرنا چاہئے۔ جو تجویزیں میں نے دیکھی ہیں اوس پر حکومت غور کر کے صحیح راستہ اختیار کر سکتی ہے۔ اتنا کہہ کرو میں اپنی تقدیر ہم کرتا ہوں۔

Many members rise in their seats.

*Mr. Deputy Speaker:—Shri Syed Hasan*

شہزادی جے. سید م. راجمنی دے بھی:— (سیرسیللا-مہافعہ) س्पیکر سر، جرا ایڈر بھی تو دیکھیے، میں تارک سے بُٹنے والوں کی تارک تو آپ دے دیتے ہی نہیں ।

مسٹر ڈبی اسپیکر۔ امن قسم کا ریمارک مناسب نہیں۔

شری سید حسن - مسٹر اسپیکر - میرا پہلا کٹ موشن نان آئی - ایس - ایف کی ورکنگ کے بارے میں ہے - نان آئی - ایس - ایف اس لئے قائم کیا گیا تھا کہ حیدر آباد کے انٹیگریشن سے پہلے جو فوجی لوگ یہاں پر ہٹائے گئے اون کے وظائف - اور گرائچو یشیز ( ) کے کیسیں کا تصفیہ جلد از جلد کیا جائے - ان

میں سے دو ہزار یا اوس کے لگ بھگ ایسے لوگ تھے جن کے کیسیں نان آئی - ایس - ایف کے ذمہ کئے گئے - کئی برس ہیسے بہ محکمہ قائم ہے لیکن مجھے تعجب ہے کہ اس محکمہ نے اب تک بھی اپنا کام پورا نہیں کیا - سال گزشتہ اسی ضمن میں ایک سوال کے جواب میں چیف منسٹر نے کہا تھا کہ اس کے لئے صرف (۲۸) ہزار روپیہ رکھئے گئے ہیں لیکن اس سال تو بہت کم رقم رکھی گئی - لیکن ریوانہ بجٹ جو پیش کیا گیا اوس میں چار ہزار کا اضافہ کیا گیا - اور اس مرتبہ ۱۱ ہزار روپیہ ہمارے سامنے بجٹ کے سلسلہ میں پیش ہیں - نہیں معلوم ریوانہ بجٹ کے وقت اور کتنے ہزار روپیہ کا اضافہ کیا جائیگا - پھیس ہزار سے زیادہ فوجیوں کے کیسیں سنٹرل گورنمنٹ کی طرف سے قائم کردہ سنٹرل ریکارڈ آفس میں طے کئے گئے اور اونکو ختم کر دیا گیا - سنٹرل گورنمنٹ نے جو سنٹرل ریکارڈ آفس قائم کیا تھا اوسکے پاس کے پورے کیسیں ختم کردئے گئے ہیں اور ختم مارج دروہ محکمہ کمزوز ( Close ) ہو رہا ہے - لیکن تعجب ہے کہ اتنے کم کیسیں ہونے کے باوجود نان آئی - ایس - ایف نے ابھی تک فوجیوں کے کیسیں کا تصفیہ نہیں کیا - بروقت ان کیسیں کا تصفیہ نہیں ہونے کی وجہ سے لوگ مختلف مصیبتوں میں مبتلا ہو لئے قائم کیا گیا ہے صحیح معنوں میں وہ مقصود پورا نہیں ہو رہا ہے - جس مقصود کے لئے قائم کیا گیا ہے تو خود کشی بھی کر لئے ہیں - نان آئی - ایس - ایف بلکہ چند مشہی بنوں کو جو گورنمنٹ نے پروردش کرنے کے لئے یہ دفتر قائم کیا ہے نہیں معلوم وہ لوگ جب تک رہینگے کیا اوس وقت تک یہ دفتر قائم رہیگا - ۱۱ ہزار کا بجٹ اس ضمن میں رکھا گیا ہے گو حکومت کے نزدیک ۱۱ ہزار فوجیوں کی کوئی اہمیت نہیں لیکن ہم اور ہمارے بیچھے جو عوام ہیں وہ اس طریقہ سے اسراف کو برداشت نہیں کر سکتے - آپ صرف اون چند مشہی بھر لوگوں کی ہمدردی تو کرتے ہیں لیکن ہزاروں کی تعداد میں جن فوجیوں کو ہٹا کر زندہ در گور کر دیا گیا کیوں حکومت اون کی طرف توجہ نہیں کرتی - یہ صحیح ہے کہ انگریزوں کے جانے کے بعد مختلف ریاستوں میں اسیٹ فورسیں کرڈس بینڈ کیا گیا - لیکن اون کے لئے متبادل صورتیں بھی تکالی گئیں - اون کو اسیٹ کے دوسرے بٹالیس اور آر-ٹی - ڈی میں اور دوسرے ڈھارنیش میں جہاں موزوں سمجھا گیا جگہ دیکھی - لیکن یہاں کی حکومت جہاں نبوت ازم اینڈ فیوریٹ ایزن ( ) اور کریشن میں نمایاں خصوصیت رکھتی Nepotism and Favouritism ہے وہیں تعصیت میں بھی اس حکومت کو ایک امتیازی مقام حاصل ہے - چونکہ ایک خاص فرقے کے لوگ اس میں زیادہ تعداد میں قبیلے اس لئے حکومت اپنے کار ناس کے طور پر تعصیت برقرار ہوئے ان لوگوں کو زندہ در گور کرنے کا پوگرام بنائی ہے وہ سمجھتی ہے کہ وہ اس میں کامیاب ہو گی -

گذشتہ مرتبہ لیں منسٹر صاحب نے میرے ایک سوال کے جواب میں آپنا نہما

بیہب

### (Employment Exchange)

(۳۱) ہزار سے زیادہ سابق فوجیوں نے اپنے نام ملازمت کے لئے درج رجسٹر کرائے ہیں۔ اندازہ کیجئے کہ ہر شخص کے زیر پورش اگر پانچ افراد خاندان ہیں تو اسکے معنی یہ ہوئے کہ ایک لاکھ افراد گو یا بیروز گاری کا شکار ہیں۔ چیف منسٹر صاحب نے ایک سوال کے جواب میں کہا تھا کہ ان غیر ملکیوں کو حکومت ہٹانا نہیں چاہتی جو ہمارے بیالینس میں کارگزار ہیں اور سابق فوجیوں کسی ان چائداؤں پر لینے کے بارے میں نہ سوچا گا ہے اور نہ سوچا جائیگا۔ اوس حکومت کا یہ حال ہے جس سیکھ لیز بزم (Secularism) کا دعویٰ کرتی ہے۔ انسان خود مصائب و تکالیف

برداشت کر سکتا ہے خود آفیں جھیل سکتا ہے۔ خود بنو کا وہ سکتا ہے لیکن اوس سے اپنے زیر پورش افراد خاندان کی بھوک پیاس اور مصیبت دیکھی نہیں جاسکتی۔ جب وہ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتا ہے تو کسی نہ کسی طرح مجبور ہو جاتا ہے کہ انکا پیٹ پالے اور اس کے لئے کوئی نہ کریٰ صورت نکالے۔ چوری اور ڈاکے کی جو وارداتیں آج ہو رہی ہیں اوسک اصلی وجہ یہی بیروز گاری ہے۔ یہی نہیں بلکہ ان لوگوں کی گریجویٹ اور پستنس کے بوقت تصفیہ نہ ہونے کی وجہ سے ان میں کے متعاد لوگ خود کشی کر چکے ہیں۔ میں ایسے لوگوں کی مثالیں دیکھتا ہوں۔ میجر لفتش پارک اور میجر طالب علی ایسے ہی لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حالات سے بخیزد ہوئے خود کشی کی حکومت ان سے واقف ہی ہے۔ اور آج انکے متعلقین دربار پر رہے ہیں۔

کوریا سے آئے ہوئے فوجیوں کی جب دعوت کی گئی تو اس وقت انکے دل بہلان کے لئے فوج کے علاحدہ شدہ سدیوں کا ناج ہوا۔ وہ ناج ہم نے بھی دیکھا۔ اسکے بعد ہم نے اون سے ربط قائم کیا اور کچھ معلوم کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں لیکن وہ بیچارے مختلف طریقوں سے روزگار حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں ایک ناکام رہے۔ وہ اور انکے متعلقین بھوک افلاس اور فاقہ کشی میں مبتلا ہیں لیکن حکومت ان سوالوں کو خل کرنے کی کوشش نہیں کرتی۔ سابق فوجیوں کو انکے رہائشی اسکنہ سے علاحدہ کیا گیا۔ انکا زبردستی تخلیہ کرایا گیا محض اپنے نالیں نگر کے اجلان کی خاطر چیف منسٹر صاحب غیر ذمہ دارانہ طور پر باتیں کرنے کے عادی ہیں۔ غلط یاں سے کام لیا گیا کہ وہ لوگ کرایہ ادا نہیں کر رہے تھے۔ اگر اُنہوں نے موشن جو کہا کر رہا تھا اسکے سلسلے میں کچھ کہنے کا موقع دیا جاتا تو اون لوگوں نے جو کرایہ ادا کیا ہے اسکے مقابلہ پیش کئے جاسکتے تھے۔ حکومت کی جانب سے چنف سنبھل صاحب نے یہ پہلایا کہ کس طرح انہوں نے غلط طریقے پر امداد دی ہے۔ انہوں نے اسکا کہہ عمومگڑہ کی اسکیم میں ان فوجیوں کو بسانے کے لئے امداد دیکھی۔ لیکن میں کہوں گا کہ اون چند خاص فوجیوں کو امداد دیکھی ہے جو اہل نہیں تھے۔ اس طرح یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ان لوگوں کو امداد دیکھی لیکن وہ نا اہل ثابت ہے۔

اگر آب واقعی انکی امداد کرنا چاہئے ہیں تو انکو آرمڈ باتالینس (Armed Battalions) میں کمرن سوچیں نہیں دبا جانا - چکرست تو بہ چاہتی ہے کہ غلط چراغے بر امداد دے اور یہ ثابت کریے کہ وہ نا اہل ہیں - اسکے بعد میں منسٹر س اور ذیتی منسٹر کے متعلق کچھ عرض کروں گا - عوامی حکومت جب بنتی ہے اور عوام سے انکے نمائندے م منتخب ہو کر آتے ہیں تو ظاہر ہے کہ وہ المنسٹر بشن سے نا واقف ہوتے ہیں - عوام کی بیانلائی کے لئے جو منصوبے انہوں نے بنائے تھے وہ سائیں سالہ منصوبے ویسٹ دپٹر بارکٹ میں جاچکے تھے - ان پر کمزی عمل نہیں کیا گیا - اس سائیل، میں خاص کام اگر حکومت نے کچھ کیا ہے تو وہ یہ کیا کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو بیرونگار بنایا گیا - اور اس پانچ سال کو غنیمت جان کر وہ زیادہ سے زیادہ دولمنہ، اور صاحب جائداد بنتا چاہتے ہیں - حکومت جب تشکیل دیجائے تو ملک کے عام حالات کو دبکنے کے لئے حکومت تشکیل دیجائی چاہئے - لیکن ہمارے چیف منسٹر صاحب جیسا ہے انہوں نے کہا کہ "میں اپنی چیف منسٹری باق رکھنے کے لئے ہر جز کو زد جائے ملک کی بیانلائی اس میں نہو" - ملک کی بیرونگاری کا خیال نہ کرنے ہوئے انہوں نے پہلے نبہ منسٹر منتخب کئے - جب عوام میں ہلچلن پیدا ہوئ اور عوام نے سو، چھا بارا اور یہاں کمزی توجہ نہیں کی گئی تو سٹریل گورنمنٹ کے توجہ دلانے پر تین وزرا، نمائندے گئے - ناراض گوب نے انہی مخالفت سے استبیلیٹی (Stability) کی ختم شریت کی تھیا ۔ ۔ ۔

مدھن ڈپٹی اسیکر - آپ دونسرے کٹ موشن پر بحث کر رہے ہیں؟

شری سید حسن - وزریروں سے متعلق جو کٹ موشن ہے اس پر بحث کر رہا ہوں -

چنانچہ نتیجہ یہ ہوا کہ استبیلیٹی کو دھکا پہنچا اور وہ صورت حال باق نہیں رہ سکی۔ اس میں ایک وزیر کا اضافہ کیا گیا اور آئندہ ڈپٹی منسٹر قائم کئے گئے - ڈپٹی منسٹروں کا تقرر عوام کی بیانلائی کے لئے نہیں کیا گیا بلکہ ان ڈپٹی منسٹر کا تقرر خود انکے اور انکے متعلقین کے لئے فائدہ، مدد تابت ہو سکے گا - انکو موثر کارک دیا جانا۔ انکے تقرر کے شرائط میں نہیں تھا کوئی آج گورنمنٹ ڈپارٹمنٹ کی موڑیں، انکی سواری کے لئے ہیں - وہ چب اپنے گاؤں کو جاتے ہیں تو انہی موڑیوں میں جاتے ہیں - باقی الکشنیں میں اپنی پارٹی کی نمائندگی کرنے کے لئے جاتے ہیں تو سرکاری موڑیوں میں سرکاری دورہ نکال کر جاتے ہیں - صرف اون خاص مقامات پر جاتے ہیں جہاں پولنگ (Polling) اور ووٹنگ (Voting) ہونے والی ہوئی ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آخر کس کی بیانلائی کے لئے یہ آئندہ ڈپٹی منسٹر وکھہ گئے ہیں - حکومت کے وزریروں نے جو اپنی تنخواہ رکھی ہے اوسکا مقابلہ سابقہ فیوڈل (Feudal) دور سے با نظام کے دوسرے کیا جانا چاہئے - (۱۲۰۔) روپیہ تنخواہ لیتے ہیں اور پانچ سو روپیہ نوں دیا جانا ہے - اس طرح حالی کیا جائے تو دیکھئے کتنی رقم ہوتی ہے - ان

سب کی مجموعی مقدار نظام کے زمانے کے منسٹروں کی تنخواہ سے کسی طرح کم نہیں ہوگی۔ اسکے علاوہ اپنے کو ایک شاندار محل ریفریجریٹر اور اسی طرح کی جملہ آسانشز سے آراستہ مہیا کیا گیا ہے اور موثر کار بھی سواری کے لئے دی گئی ہے۔

( ) The bell was rung

میرے چار کٹ موشن ہیں انکے بارے میں ختمراً طور پر کہنا ضروری ہے۔  
مسٹر ڈبی اسپیکر۔ جو ٹائم ہر آنریل ممبر کے لئے مقرر کر دیا گیا ہے اوس سے زیادہ نہیں دیا جاسکتا۔

شری سید حسن۔ میں کوشش کروں گا کہ جلد ختم کر دوں۔

اس طرح حساب لکایا جائے تو تین ساڑھے تین ہزار روپیہ تنخواہ ہو جاتی ہے۔ اگر پہلے ہی سے سید ہے سادھے طریقہ سے ساڑھے تین ہزار روپیہ تنخواہ مانگتے تو ایوان میں ہم اعتراض کرتے اور تو باہر عوام کا ان پر اعتراض ہو سکتا تھا اور پھر انکم ٹیکس کے علاوہ سوپر ٹیکس ان پر عائد ہوتا تھا اسلئے اوس تقاضا سے بچنے کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے اور اس طرح ایوان اور عوام کو دھوکے میں رکھا گیا کہ ہم عوامی وزیر ہیں اسلئے (۱۲۰) روپیہ لیکر کام کرتے ہیں۔

اسکے بعد میں جنرل ادمینیسٹریشن (General Administration) کے بارے میں عرض کروں گا۔ پولیس ایکشن کے بعد سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ پالسی کے طور پر جنرل ادمینیسٹریشن میں باہر کے لوگ رکھے جا رہے ہیں۔ پولیس ایکشن سے پہلے بھی ہم دیکھتے تھے کہ حکومت کے عہدوں پر شماں ہند کے لوگوں کو ادمینیسٹریشن میں اہم خدمتوں پر رکھا جاتا تھا۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آخر اب بھی اس طرح کیوں کیا جاتا ہے۔ مقامی لوگوں کو موقع کیوں نہیں دیا جاتا۔ چیف سکریٹری صاحب سے متعلق پوچھا گیا تو چیف منسٹر صاحب نے جواب میں کہا کہ وہ قابل آدمی ہیں اور حکومت کو ان پر اعتماد ہے۔ اسکے معنی یہ ہوئے کہ یہاں کے آفیسرس قابل اعتماد نہیں ہیں۔ جب اسہا ہی ہے تو یہاں کے لوگوں کو دوسرے خدمات جن پر وہ کارگزار ہیں کیوں رکھا جاتا ہے اور انہیں آئی۔ اے۔ ایسے بنانے کے لئے اسٹیٹ گورنمنٹ جیکہ انکی کارگزاری سے مطمئن نہ تھی تو کیوں سفارش کی گئی اور انکو آئی۔ اے۔ ایسے کیوں بنایا گیا۔ چیف سکریٹری صاحب کو (۲۵۰) روپیہ کلدار تنخواہ دیجاتی ہے۔ اسکے علاوہ سالانہ ۱۳۲۰ روپیے کیوں دئے جاتے ہیں جب چیف منسٹر صاحب منسٹریں کے برابر تنخواہ لیتے ہیں تو چیف سکریٹری دوسرے سکریٹری کے مقابل تنخواہ کیوں نہیں لیتے۔ غیر ملکی ڈپٹی سکریٹریز رکھے جاتے ہیں۔ ایک صاحب جو باہر کے ہیں اور آئی اے۔ ایسے بھیں ہیں انکو کیوں اکسٹنشن ( Extension ) دیا جاتا ہے۔

آخر میں میں ریونیو یورڈ سے متعلق کچھ عرض کروں گا۔ ریونیو یورڈ کی جو تباہ کاریاں ہیں اون سے عوام نا واقف نہیں ہیں اور یہ سب غلط انتخاب کا نتیجہ

ایک صاحب کا انتخاب صرف فبور یئیزم اینڈ نیپوٹیزم (Favouritism and nepotism) کے تحت عمل میں آتا ہے۔ ریو نیبیو بورڈ پر ایک صاحب کو لیا گیا اور را سپر اعتراض کیا گیا کہ جو نیبیو ہونے تھے اس وجود انکو کیوں لیا گیا۔ اسکے جواب میں چیف منسٹر صاحب نے یہ کہدیا کہ جو عہدہ دار رہیں ہوں بورڈ کے کام میں ان تج (In-touch Selection post) ہوتے ہیں انکو لیا جاتا ہے۔ اور یہ پرسٹ سکریٹری کے پرسٹ کے ایکول (Equal Selection post) ہے اور سلکشن پوسٹ (Selection post) ہوتی ہے۔ چنانہ دنر کے بعد انہوں نے کہا کہ یہ پوسٹ ایسی ہے کہ سکریٹری کی پوسٹ سے ریو نیبیو بورڈ کا سبب بنایا جائے تو اسکو ترقی سمجھا جاتا ہے۔ اسکے معنی یہ ہوئے کہ چیف منسٹر صاحب اس سے واقع تھے کہ اس طرح کا رد بدل ہونے والا ہے اسلئے اب اس لیو گوں کو اس پوسٹ پر عین اسوقت چایا گیا جو آئی۔ اے۔ ایس نہیں تھے اور جنکا نام ”سی“، لسٹ میں تھا۔ چونکہ انکا نام سی لسٹ میں تھا اس کمی کو پورا کرنے کیلئے انکا نام ”اے لسٹ“ میں لایا گیا۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ انکے علاوہ ایسے کتنے لوگ ہیں جنکو سی لسٹ سے نکال کر اے لسٹ میں لایا گیا ہے۔ کیا اس ایک لسٹ کے علاوہ حکومت کروڑ اور لسٹ بتاسکتی ہے۔ ہمکو انکے انتخاب پر شخصی طور پر نہ کوئی خوشی ہے نہ کوئی غم اور نہ اعتراض لیکن انکی کارکردگی بھی تو دیکھنا چاہئے۔

۱۔ ستمبر کو میں نے ایک میمورنڈم (Memorandum) رجسٹریشن و اسٹامپ کے نقل نویسروں کے بارے میں دیا تھا اسپر تجویز یکیگئی تھی کہ ناظم رجسٹریشن اپنی رائے کے ساتھ جلد از جلد اس کارروائی کو ریو نیبیو بورڈ بھیجا جائیں۔ ایک ہفتہ کے اندر ناظم صاحب نے اپنی رائے بورڈ کو بھیجنی لیکن میں یہ کئی خطوط لکھنے اور منسٹر کے جواب طلب کرنے کے باوجود آج تک ریو نیبیو بورڈ میں کارروائی پڑی ہوئی ہے۔

### (The Bell was rung)

ایک دو جملے کہکر ختم کرتا ہوں۔

مسٹر ڈپنی اسپیکر۔ اب موقع نہیں دیا جاسکتا۔ دوسرے صاحب تقریر کریں۔

*Shri M. Buchiah (Sirpur): Mr. Speaker, Sir, I have given some cut motions. I wanted to speak at the time of general discussion on the Budget, but I was not given a chance. Even now, I am not being given a chance.*

شیمیتی راجمندی دے دی: کل سے جو شوہرلڈ کاسٹ سامسناپر پر بہتر ہو رہی ہے اور ہریجنوں کے بارے میں کافی بولنا جا رہا ہے۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ جو بولنا جا رہا ہے وہ دل سے بولنا جا رہا ہے۔ یا اب پر اب پر سے بولنا جا رہا ہے۔

شی. ڈھی. ڈھی. دے دھپانڈے:— اسٹاک کو جیسا نہ اسٹیلکٹ کیا جائے اور باد میں آپنے جو کیا اُس سے مالوں ہوتا ہے۔

श्रीमती राजमणी देवी :— आप यहां जो बोल रहे हैं वह ओटोपर शहद लगाने के बातें बोल रहे हैं। या दिल से बोल रहे हैं मुझे शक होता है आप अँसा दिखाना चाहते हैं कि हम हरिजनों के बहुत हमदर्द हैं। और असी लिये आप यहां बोल रहे हैं।

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :— यह गलत अिलजाम किया जा रहा है। जिन २० हजार लोगों के बोट लेकर आप आओ हैं अनुकी तरफ से अब बोलने का आपको कोअी अधिकार नहीं है।

श्रीमती शांतावाबी :— बीच में बोलने का आपको कोअी अखत्यार नहीं है। आग चाहे तो बाद में बोल सकते हैं।

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :— मैं बराबर बोल सकता हूँ जब कि अेक पार्टी को बिट्रे (Betray) किया जाता है।

श्रीमती राजमणी देवी :— मेरी समझ में यह बात नहीं आती है कि जब मैं बोलने के लिये अठ कर खड़ी होती हूँ तो आँनरेबल लीडर आफ दी अपोजिशन जितने क्यों घबराते हैं। अँसा मालूम हो रहा है कि आपको मेरा यहां खड़ा होकर भाषण देना अच्छा नहीं लग रहा है। मैं अेक अिलेक्शन के लिये खड़ी रही पार्टी के आदेश से खड़ी रही थी और यह बात सही है। पी. डी. एफ. के लोगों ने मुझे सपोर्ट किया था. लेकिन अिस का मतलब यह नहीं है कि अनुहोने ही मुझे चुनकर लाया है। और मैं यह भी बताना चाहती हूँ कि जो जाती से हंरिजन है और हरिजनों के दुःख खुद भोगे हैं वह आप लोगों से ज्यादा अिस बारे मैं संबता सकती हूँ। अेक जमाना था जब आप लोग हमारे लोगों के कंधोंपर बंदूकें रखकर लोगों को जागिरदार और जमीनदारों के खिलाफ भड़काना चाहते थे। और अपने पार्टी प्रोपोगेंडा के लिये अन्हें अिस्तेमाल किया करते थे। अनुकी हालात का जरा भी लिहाज नहीं कया जाता था। मैं कभी-अद्वाहरण देकर अिस बात को बता सकती हूँ कि आप लोगों ने हमारे लोगों पर कितने अन्याय, अत्याचार किये हैं।

شروع - اند راؤ (سرسلہ - عام) - ہاری پارٹی کی جانب سے تو آئریبل مسٹر کھڑی کیجاتی ہیں - اور ہاری پارٹی کی طرف سے ہی الکشن جیتی ہیں اور اسکے بعد کا نگریں میں گھستی ہیں - یہ بالکل بے بنیاد بات ہے - رشوت خوروں کی باقیں کیجا رہی ہیں -

श्रीमती राजमणी देवी :— शायद आँनरेबल मेंबर को मालूम नहीं है, लेकिन मैंने अनुके साथ, کशीमनगर में अिलेक्शन लड़ा था कि हमारी जाती के लोग कैसी हालत में हैं। मैं वहां के क्या हालात थे और आज क्या हैं, यह अच्छी तरह जानती हूँ।

شری جے - آندراؤ - به غلط ہے -

شم گھنے شداتا بائی (مکہل - آتما کور - عام) - یہ کوئی سچن آور نہیں ہے۔

شہری حسرے میں آنند رکھو۔ بے عرام بکے سامنے خدا کی طرف گردانی کرے۔

مسٹر ڈپی اسپیکر .. جب آپ کو نقریر کا موقع ملیگا تو آپ جواب دیجئے۔ ان طرح انٹرپرٹ نہ کہجئے۔

**श्रीमती राजमणी देवी** :— मुझे बड़ा अफसोस होता है, जब कि एक लेडी मेंबर बोल रही है तब आप अितना शोरगुल मचा रहे हैं। आप एक लेडी मेंबर का आदर करना भी नहीं जानते हैं तो मेरी जाति के लोगों का क्या अद्वार करेंगे? मैंने तो पहले ही बताया है कि मैं अनुके साथ अिलेक्शन लड़ी। लेकिन अनुन्होंने मुझे खड़ा नहीं किया था। मैं अपनी पार्टी की तरफ से खड़ी थी और चूंकर आजी हूँ हमारे औटस् आपको मिले, और तुम्हारे मझे मिले।

**مسٹر ڈبی اسپیکر** - ہاں یاری کا ذکرنہ کہجئے - پارٹ سے منع لیا گیکن نہ کیجئے - اصل موضوع پر بحث کہجئے -

انٹریشنس کے بارے میں یہی سیں رہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر انہی طرح انٹریشنس ہوں تو مجھے سختی کرنی پڑے ہی۔

**श्रीमती राजमणी देवी** :— स्पीकर सर, कल से जो हरिजन समस्यों पर अुस तरफ के ऑनरेबल मेंबर बहुत कुछ बातें बोल रहे हैं। यह प्रेम जो दिखाया जा रहा है वह हाअुस के अंदर है या बाहर भी है? मैं अुस गरीब तबके से तालूक रखती हूँ जिसके गाने यह कल से गा रहे हैं। मेरे जिसमें वहीं खून है जो रग रग में दौड़ रहा है। ये बोटों में शहद लगाने की बातें जो कह रहे हैं। शायद यह तमाम बातें मैं अपनी पोती बाहर रखूँगी। समझ कर अिस डर के भारे ऑनरेबल मेंबरोंने भाषण करने के लिये खड़े होते ही अितना धम मचाया और मझे रोकने की कोशिश की।

निजाम के जमाने में जो अंक करोड़ रूपये मंजूर किये थे अुस बदत यह तथ किया गया था कि हरसाल सूद ही हरिजनों के बच्चों की पढावीके लिये दो लाख रूपये होते हैं । वो दो लाख रूपये हमारे बच्चों की पढावी के लिये खर्च किया जाना चाहिये । औसा तथ किया गया था । और अुस तरह न होते पुलिस औकाशनके बाद से यानी पिछले छः सात साल से असल और सूद में से काफी रकम खर्च की जा रही है और काफी रकम खर्च होने की बिना पर अीस साल बढ़त रकम कम पड़ रही है । लेकिन जबतक पॉल्युलर गवर्नर्मेंट है अुस बदत तक बच्चों की पढावी के लिये ज्यादा रकम खर्च करने के लिये तैयार है । अुसमे हुक्मत का कोणी दूसरा नुकासान होने वाला नहीं है । हमारे बच्चे ही अनु पैसों से पढ़ेंगे । हाअुस में यह अंतराज किया गया है कि, यानी अुस तरफ के अँनेरेबल मैंबर सोशल सर्विस डिपार्टमेंट की तरफ से ज्ञोपडियां और बावलीयां खोदने के लिये और कामों के लिये कोणी मदद नहीं दी जाती । लेकिन आप यदि आखें खोलकर देखेंगे तो आपको मालूम होगा कि सोशल सर्विस डिपोर्टमेंट की तरफ से बावलीयां खोदने के लिये और ज्ञोपडियां बनाने के लिये कितने ही देहातों में मदद की गयी है । अंततः ही नहीं बल्कि जंगलात से जिन लोगों की ज्ञोपडियां जल गयी थीं अनुकों लिये लकड़ी मुफ्त दी गयी हैं । और डिपार्टमेंट की तरफ से यह आंडर भी दिया

गया है कि अगर यिस तरह किसी की झोपड़िया जल गये हों तो अन्हे सब तरह की मदद की जाय अिस सोशल सर्विस डिपार्टमेंट की तरफ से गरीबों के लिये कितना काम किया जा रहा है यह आप अन्हे जाकर पूछे तो मालूम होगा। यिस लिये आप यिस तरहकी शिकायात करते हैं कि कुछ काम नहीं किया जा रहा है। कुछ सचाबी से तो बोलिये, यहां आप सचाबी को छोड़कर बोल रहे हैं यहां अपोजिशन के चंद ऑनरेबल मेंसर्स अपोजिशन का पक्ष लेकर बोल रहे हैं और जनता को अैसा बताने की कोशिश करते हैं कि कहम ही अनके हमर्दव हैं। लेकिन मैं आपको अैसी कथी मिसाल दे सकती हूँ कि आपने अन लोगों को कितना कष्ट दिया है और आपकी पार्टी के फायदे के लिये अन लोगों के कधेपर बंदूख देकर अन्हे लडवाया और मरवाया है और अगर कोई आपके विरुद्ध जाता है तो आप अस्की जानहि लेते थे और कहते हो कि हुक्मत कुछ नहीं कर कही है। आप के करमतों को बता सकती है कि सिरसिला गांव में जब कालरा से लोग भर रहे थे तब हमारी शेड्यूलकास्ट के दो आदमियों को जादू किये बोलकर गांव के लोगों ने जिंदा जला दिया जिंदा ही दफनादिया लेकिन आपके पार्टी के लोगों ने अंदर ही यिस केस को दबाकर बताया गया कि वे खुद जल गये। यिस तरह करीभनगर तालुका मे ओक आदमी को भंतर करने का अलजाम लगाकर तीस दाग लगाये और बाद में यह कहाजाता है गवाह नहीं मिल रहे हैं अलटा तुम्हीं पर अलजाम लगा दिया जायेगा। और गवाही को नहीं मिलने दे रहे हैं। अिसी तरह से कोंडा पलका गांव मे दसरे को अनका हिस्सा मांगे तो पूरे घर गिरा दिये। आपकी पार्टी के देवस्थानामी कन्सलर को भिजवाकर समझोता करते हो अैसी ही और चंद बातें हैं वहां पर ये लोग हमारी जनता को कितना सुखी रखे। सुलतानाबाद मे शेखसिंही गरीब हरिजनोंके जिनामी जमीन सरमायादारों ने खीचने की कोशिश की तो आपकी पार्टी के अमे. अे.ल. अे साहब सर्मायादारों की तरफ पैरवी किये हैं। नलगोंडा जिले के अैसी ही चंद मिसालें हैं। अपाजीपेठ गांव में मा को ओक ही बेटा, आपकी पार्टी का कार्यकर्ता था वह तुम्हारी पार्टी का काम करते करते भर गया मां अकेली थी पार्टी के लोगों के पास मदद मांगने गयीतो कहा गया कि जिनकी हुक्मत है अनकी तरफ जावो और हमारी हुक्मत जब आयेगी तब हम तुमको मदद करेंगे। लेकिन मेरी समझ में नहीं आता कि अन्हींके पार्टी से हर हालत से बर्बाद दुखी आफत में फसी जाकर कहती है मदद करनेको तो पार्टीसे हटकर हुक्मतका सवाल कहाजाताहै। यिससे खुद अंदाजा लगा सकते हैं ये कितने हमर्दव हैं हमारे लिये। यिस तरह बेतोल गांव में हरिजनों को आशा दिलाकर कहीं जमीन दिलाते कहीं घर दिलाते कहकर झूठी अमीदें दिलाकर जागीरदारी की जमीन खींच कर अपने संगों को लिये और गरीब मुंह देखते बैठे फिर कहते हैं कि हमारी गवर्नर्मेंट नहीं है यिस लिये हम कुछ नहीं कर सकते हैं अैसा कहकर हट जाते हैं। अैसा कहना यिन देशभक्तों का कहांतक ठीक है। शेड्यूल कास्ट ट्रस्ट फंड से हर साल २३ लाख रुपय बच्चों की पढ़ावी के लिये खर्च किया जा रहा है। अब सिर्फ १३ लाख रुपये बचत में हैं यिस साल २० लाख रुपये बजट मे रखे गये हैं अनमें से आर्जिदा साल के लिये दस लाख रुपये बच्चों की पढ़ावी के लिये खर्च किये जानेवाले हैं और यिसके अलावा हरिजनों की झोपड़ियां आदि बनाने के लिये ८ लाख ५७ हजार रुपये रखें हैं। वो २ लाख रुपये और ये ८ लाख ५७ लाख रुपये अैसे कुल मिलाकर ३० लाख रुपये के करीब होते हैं जो कि यिस साल के लिये रखे गये हैं यहां ओक बात बताना चाहती हूँ कि यह रुपया खर्च करने में सोशल सर्विस डिपार्टमेंट की भी गलती होती है जो रुपया ओक साल में खर्च किया जाना चाहिये अस्की मंजूरी सोशल सर्विस डिपार्टमेंट की गलती है।

और कहा जाता है कि ओक डेड महिने में असे खर्च करना चाहिये। मुकामी लोगों के लिये अितनी रकम खर्च करना नामुमकिन होता है। फिर रकम मोटर में रखकर धूमते हैं और जो भी आदमी दिखा और जिसने हरिजन कहा रकम मांगे अुसके लिये वह रकम दी जा रही है। अिस तरह अगर रकम सालके आखीर में बाटने के लिये दी जाती है तो सही जरूरत जिसे हो अुसे वह रकम नहीं मिलती है। अिस तरफसे सोशल सर्विस डिपार्टमेंट के आधिकारियों को ध्यान देना चाहिये यह गलत तरीका है। जो रकम साल भर में खर्चकरनी है अुसकी मंजूरी साल शुरू होते ही लेना चाहिये। ताकि जरूरत के लिहाज से रकम बाटी जा सके। यह सब गलतियां मैने बतलाए हैं। वह गवर्नर्मेंट की मशिनरी की गलतियां हैं। लेकिन अब जब से हमारे चीफ मिनिस्टर साहब के पास यह डिपार्टमेंट आया है मैं अमीद करती हूँ अब ज्यादा अच्छी तरह काम किया जायेगा। ट्रायबल बेलफेयर के लिये तीन लाख रुपये रखे हैं। अुसमें कोया, लंबाडा वगेरा सब पिछड़ी और बन्ध जाति के लोग हैं। अुनके लिये खर्च किये जाते हैं। ये लोग अितने पिछड़े हुवे थे कि अुन्हे कपड़े पहनना तक भालूम नहीं था और नंगे ही रहा करते थे और अब ये लोग काफी सुधर गये हैं और कपड़े पहनना भी सीख गये हैं और अुनमे कुछ न कुछ तरकी हुआ है। यह सोशल सर्विस डिपार्टमेंट के ही कारण हुआ है। अिसके दफ्तरी कार्य के लिये १ लाख ५६ हजार रुपये रखे गये हैं। ये जो दफ्तरी कार्य के लिये है अिस कार्य से पहले से ज्यादा अच्छी तरहसे काम चलाना चाहिये। अब यह डिपार्टमेंट हमारी सी. एम. के हाथ में आया है अिस लिये अिसका काम ज्यादा से ज्यादा अच्छा होगा और हमारी शेड्यूल कास्ट की हर तरीकेसे अुन्नति होगी औसी अमीद रखते हुये मैं अपना भाषण खत्म करती हूँ।

जो अबतक गडबड मचाये हैं अुनका मैं शुक्रिया बदा करती हूँ।

**श्री. क्ली. डी. देशपांडे (बिप्पागुडा) :**—वक्त का सवाल यहां पर पेश हुवा है। मेरा स्थाल है कि कल जितना टाइम अिसके लिये रखा गया था अुसमें कुछ अिजाफा करना पड़ेगा। कल यह कहा गया था कि रेसस के बाद ऑनरेबल चीफ मिनिस्टर साहब अपना जबाबदेंगे। मेरे भी दो कट भीशन्स हैं और मुझे भी अुनपर बोलने का मौका अभी तक नहीं भीला है। अगर अंक घंटा टाइम और बढ़ाया जाय तो अच्छा होगा औसा मेरा स्थाल है। अिस बातका लिहाज करना चाहिये।

**چीफ मिनिस्टर (श्री बी-राम कृष्ण राव) - مجھे افسوس ہے کہ میں اس رائے سے ب entferن نہیں ہو سکتا۔ کافی جرچا ہرچکی ہے۔ ۷-۰۰ ڈیجیانٹس پر دو دن سے بحث جاری ہے۔ ایک آئریل سپر نے صرف اپنے ہی کٹ موشن کے بارے میں نہیں کہا ہے بلکہ ہالے کٹ موشن پر جرچا کی ہے۔ اس طرح ہاؤس کا کافی وقت لیا جا چکا ہے اور تمام مسائل پر روشنی پڑ چکی ہے۔**

**श्री. क्ली. डी. देशपांडे :**—मैं पूछना चाहता हूँ कि अब तक फायनान्स डिपार्टमेंट के बारें मेरे किसने बहस की है। अुसके बारें मैं सेरी और कट मोशن है अुसपर अभी तक बिलकुल डिसकशन नहीं हुवा जिस लिये टाइम बढ़ाना चाहिये।

**श्री बी-राम कृष्ण राव - لیڈर آف دی اپوزیشن کے کٹ موشن کے بارے میں یہی اور دوسرا میں کٹ موشن کے بارے میں یعنی کافی بھی چوڑی تقریریں ہو چکی ہیں۔**

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—मैंने तो कल से यिन डिमांड्स के बारें में अेक लब्ज भी नहीं कहा है यह समझकर कि मुझे बाद में बोलने का मौका मिलेगा। मैं समझा था जैसा कि पिछले साल मुझे मौका दिया गया था अुसी तरह यिस समय भी मुझे सबके बाद बोलने के मौका दिया जायेगा।

*Mr. Deputy Speaker :* We shall see afterwards.

جن ممبرس کو تقریر کا موقع ملتا ہے اگر وہ زیادہ وقت لے لیں تو ایسی صورت میں  
کیا کیا جائے گا ہے؟

*Shri G. Sreeramulu (Mantlani) :* I am not getting a chance to speak. What is the use of our giving cut motions? There is no meaning in our giving cut motions. If the members on the other side also want to speak let them also give notice of cut motions, or we may be supplied with the number of Members desirous of participating from the other side.

*Mr. Deputy Speaker :* Shri M. Buchiah.

*Shri M. Buchiah :* Mr. Speaker, Sir, I have been keenly following the statements and arguments advanced by hon. Members belonging to both sides, and I have also heard the Finance Ministers' speech in which he called these administrative pay sheets as a common man's budget. I do not doubt the bona-fides and sincerity of the Finance Minister in calling this a common man's budget. I have all the while tried to compare the practical side of it with the statements made by the Finance Minister. When I went through the Budget, I found that Hyderabad is a place of forest of Secretaries drawing thousands and thousands of rupees as salaries. Every man in Hyderabad knows that the Ministers in the popular Ministry are drawing only I.G. Rs. 1,250 as their salary and it is possible that the common man may feel that our Ministers are sacrificing a lot for him.

But when we practically go deep into the budget-pay-sheets—we find that it is not correct and if the common man is asked to believe, I think he will never believe that our ministers are drawing only Rs. 1,250.

At page 343 of the budget, the Chief Minister's office alone cost us l.s. 78,101 per year and this works out at the rate of Rs. 6,000 per month. Coming to the Finance Ministry, we find that we have to pay Rs. 58,433 per year and this also works out nearly to Rs. 5,000 a month. The minister is drawing inclusive of his personal staff an average Rs. 5,000. That

12th March, 1954.

753

being so, I fail to understand how it is right on the part of the ministers to say that they are drawing only Rs. 1,250 a month.

Leaving this to the judgement of the common man, I will now come to the general administration department. The Chief Secretariat consists of 115 persons. It is, in my opinion, overstaffed. In addition to these 115 persons, it has got a staff of 54 temporary persons. There is one Chief Secretary who is drawing Rs. 2,250 per month. I do not know if there is a difference between the last year's and the current year's budget: in the previous year's budget we find only Rs. 2,250 for the Chief Secretary, but this time a special amount has been shown as Rs. 13,250 to the Chief Secretary. Whether it is intended to be a substantial increment to the Chief Secretary or as an appreciation amount to him, we do not know. This amount works out at the rate of Rs. 1,100 per month. Thus, on the whole, the Chief Secretary is drawing Rs. 3,354 per month. Well, it is often said by the Treasury Benches that the Opposition is always repeating the same old arguments. It may be so. We have been repeating but we have been expressing the public voice, the common man's voice. But what is it they have done? Did they ever try at least to understand it? They did not even try to maintain the status quo. It is the demand of the day that there should be reduction in the salaries of these huge-paid secretaries. On the other hand, they have increased the amount by another sum of Rs. 1,100 per month to the Chief Secretary. Next, in this Chief Secretariat, we have got 2 Dy. Secretaries, 5 Asst. Secretaries, 1 Registrar, 1 Asst. Secretary, 3 more other Secretaries, 1 on deputation, 38 plus 29 clerks, 4 stenographers, 14 and 12 typists, one care-taker, 1 mechanic, 2 telephone operators, and so on. It is a huge factory. I have seen one factory at Bellampalli called the Hyderabad Chemicals and Fertilisers Factory which also has got the same number of persons working. It is a small working unit. Our Chief Secretariat is bigger than that, but the out-turn, when we see, is very little. I happened to visit the Chief Secretariat and I found people loitering in canteens and chit-chatting with some of their guests and visitors. There is practically no work turned out. The other day I have heard the Chief Minister's statement in the House that he has chalked out a certain programme to minimise the red-tapism that is existing. When I heard his statement, however much I tried to accept it, I could not help feeling that it did not convince me particularly of the fact that I myself have sent a letter to the Excise

Minister with a memorandum attached thereto and after a period of 20 days when I had a talk with him on the phone and have abruptly dropped into his house and asked him whether he has received my letter, he said he did not and then I went up to his personal secretary and he directed me to another clerk who, in his turn, began searching for the letter. I was surprised to find the covering letter somewhere in some file and the enclosed memorandum in some other corner. When such is the fate of the letter that has been addressed by the people's representative—if such is the condition, then what should be the fate of an application submitted by a common man? When I asked the Secretary he said that the Excise Minister who happened to be the President and also the Minister in charge of so many portfolios had all the while been on tour of the districts and had not therefore the time and that was why the letter was not put up before him. I am not worried about my letter—whether it was put up or not, but I would like to know how the red-tapism could be put down and how, when, in spite of all these clerks, secretaries, private secretaries, personal secretaries and others attending on these ministers, my letter remained in the most unsatisfactory condition that I have just now explained, the ministers could claim that there is no red-tapism in their secretariats. This is how the General Administration Department works. I have given only a few examples but I believe most of my colleagues here know that the Central Secretariat is over-staffed with a top-heavy expenditure which the common man cannot bear, nor does his financial position permit him to bear such huge white elephants.

Next, I would like to take up the Information and Public Relations Office. It is a fine department with a model name, but I must say it would be better if it had been called 'Non-Information and Non Public Relations Office', instead of calling it as 'Information and Public Relations Office'. It has no information practically and it has no public relations with any of the public who are in Hyderabad and this I would like to put before the House with a simple example. During the last Budget session it was brought to the notice of this House as well as the Chief Minister that the information leaflets which come out from this information department are sent to the individual members of the House to their individual addresses when we are here attending the sessions. These leaflets go usually to our individual addresses and again return with the endorsement

sent back to Hyderabad. I would ask if it is worthy of its name, has this Department not got the information that we are here in Hyderabad since one month. If it has got that information, it could have easily sent the whole information leaflets to the M.L.A. Quarters with a peon who is already there in the department and that would have certainly saved an expenditure of 15 to 20 rupees on postal expenses. This is how the information department gets information. With regard to the public relations—another part of it, I fail to understand what are the sources and the links that the office has got with the public. It is sheer waste of time to go into the details. But if I have to be frank I must tell the House that there is no relation with the public maintained by this department. That it is so is proved by the Chief Minister's announcement when he has appointed the Deputy Ministers that, in order to have more relations with the public, he has appointed them. That itself is an indication that his public relations office does not keep relations with the public. That is how, not relying on his own department, the Chief Minister had come forward with the appointment of 8 more Deputy Ministers. It is however left to be seen how these Deputy Ministers will prove themselves and how they will keep public relations.

Again, from the statement made in the question-hour day before yesterday or so, it was revealed that each minister has incurred a T.A. of Rs. 5,000 on an average during 1952-53. That was during a period when the State was having 13 ministers and that works out to nearly Rs. 65,000. But this time we have seen only Rs. 25,000 allotted for T.A. Now we have got 16 ministers at the above rate, the T.A. should come to Rs. 80,000. I do not know how they are going to keep up with Rs. 25,000. It may be that they come forward with a supplementary demand asking for the balance of Rs. 55,000. In the budget it is only shown as Rs. 25,000 but they have got a way to get it sanctioned and they come by way of supplementary demands.

The next point on which I would like to throw light upon is the sum of Rs. 25,000 set apart for saloons and sidings. I do not know what these saloons and sidings are. If it refers to the saloons which are lying at Nampalli and Kachiguda—it must be so—I do not understand why we should spend Rs. 25,000 on these idle carriages.

Leaving these aside, I will come to the Harijans and Backward classes. This item is a farce. Last year a sum of Rs. 1,70,000 or so was allotted to the backward classes for scholarships and other betterments. Though the year is coming to an end, the scholarship business is not yet over. Whether it is going to be spent or whether the amount will lapse, one should wait and see. We have been hearing huge cries both inside and outside the House that so many things are being done for the Harijans. We are all aware that the harijans' main profession is — not exactly the main profession at least, a portion of their profession is that of tannery and foot-wear making. But from the past records we find that a large number of orders have been placed outside Hyderabad for purchasing shoes and leather goods and such other things. Not a single step by the Government of Hyderabad has been taken to better this industry or this tannery business or the shoe-making industry or in any other way to better the conditions of the Harijans. Even now, it is not too late that we must look into this matter. We have got so many industries. There is one industry in Musheerabad which was existing in the name of the Hyderabad Shoes and Tanneries and something like that. It has been wounded up : I am told. But we have got so many harijans, skilled and unskilled, who could prove better if proper arrangements and opportunities are made available. Why should not this Government move in this direction and try to employ these harijans who have got skill ? We have got a huge number of these skilled and unskilled labourers unemployed not only in the cities but also in the district headquarters. I appeal to the Government that something substantial has to be done to these people ; i.e. improve this industry in our country in order to better their condition.

With these few words, I take my seat.

The House then adjourned for recess till Half Past Five of the Clock.

The House re-assembled after recess at Half Past Five of the Clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

B. Ramakrishna Rao and Shri V. D. Deshpande  
Sats.....

*Mr. Speaker :* There now seems to be a competition between the Leader of the House and the Leader of the Opposition.

(Laughter)

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—मिस्टर स्पीकर सर. It is not a competition. चूंकि ज्यादा समय नहीं है मुख्तसर में मैं कुछ चीजें अर्ज कर देना चाहता हूँ—

*Mr. Speaker :* I hope the hon. Leader of the Opposition will end his speech in ten minutes, and thus give thus time to the Chief Minister to reply.

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—मेरा ख्याल है कि जरूरत पड़े तो आधे घण्टे के लिये हम हाजुसे का समय बढ़ा सकते हैं। चीफ मिनिस्टर साहब को जब जरूरत पड़ी तो दो दो घण्टे देने के लिये हमने कभी कोताही नहीं की है और आयदा भी नहीं करेंगे।

*Mr. Speaker :* Please try to finish the speech in ten minutes.

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—दस मिनट में मैं नहीं कर सकता लेकिन कम से कम समय में लूँगा

شروع پنجم واسدیو۔ میں نے حیدرآباد کی تقریر کے متعلق کٹ موشن دیا تھا۔  
مجھے تقریر کا موقع نہیں دیا گیا اگر دیا جاتا تو میکن ہے ووٹ ملتے۔ اب بھی ووٹ پر رکھئے۔ شائد ووٹ مل جائیں۔

( Laughter )

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—मिस्टर स्पीकर सर, मैंने ऑनरेबल फायनान्स मिनिस्टर की तकरीर सुनने के बाद अेक कामन मैन ( Common man ) के तौर पर विस बजट की तरफ देखना शुरू किया। आज मेरे लिये सबसे बड़ी खुशी यह है कि विसको कामन मैन का बजट कहा गया कम से कम विसे कामन मैन का बजट कहना तो शुरू हो गया है। विसके अनुसार अमल होना जब शुरू हो जायगा तब तो हम जल्द रम्बारकबाद देंगे। कामन मैन की नजर से मैंने विस बजट की तरफ केसा तो पैज ४१२ पर जनरल ऑफिसिनस्ट्रेशन के डीटेल्स को देखा। असमें ३६०आफि सर्वे के लिये २३ लाख २०९ हजार ३० रुपया खर्च किया गया है। विसका औव्हरेज ( Average ) निकालने की कोशिश की तो भास्तुमहुआ कि हर आफिसर को सालाना ६ हजार ३ सौ रुपये मिलते हैं विसके साथ साथ मैने एस्टेब्लिशमेंट ( Establishment ) और अनफिरियर स्टाफ ( Inferior staff ) की तादाद देखी तो वह ३४९७ है, यानी आफिसरों के मुकाबले में १० गुना ज्यादा है। असमके लिये ३६ लाख ८० हजार ८१८ रुपये की रकम रखी गयी है। विसका औव्हरेज सालाना अेक हजार से भी कम है। ३६० आदमियों के लिये २३ लाख रुपये और ३४९७ लोगों के लिये ३६ लाख रुपये हैं यानी आफिसरों के मुकाबले में जिनकी तादाद १० गुना है अनुके लिये हिसाब के मुताबिक २३ लाख के दसगुना यानी २ करोड़ ३० लाख रुपये रखी जानी चाहिये लेकिन वह सिर्फ ३६ लाख रखी गयी है लेकिन विन लोगों की तादाद से अेक दरांश कम लोगों के

लिये २३ लाख रखे गये हैं, और जिसको कामन मैन का बजट कहा जाता है। हम कैसे माने कि यह कामन मैन का बजट है? मुझे मालूम होता है कि दुकूमत के सामने दो कामन मैन हैं और अनका लिहाज करके यह बजट बनाया गया है। अेक कामन मैन है वह चपरासी या कलर्क बगौरा है और दूसरा वह है जोकि अंग्रेजों के जमाने से अेक खास चौखट से बिठाये गये हैं। फायनान्स मिनिस्टर साहब ने अपनी स्पीच में अुस दिन बंजा फरमाया कि चौखटा वही है सिर्फ चेहरा बदल गया है। हम भी जिसको मानते हैं माओट बैटन चले गये और अनकी जगह पंडित जवाहरलाल नेहरू आये यही शायद अनके कहने का मंशा था। जिसी तरह से लैंड रेवान्यू के सिलसिले में मैने देखा कि वहाँ २७२ अफसर्स हैं, अनके लिये १,३४,८८८ रुपये हैं। जिसका अंवरेज निकाला जाय तो हर साल ५००० रु. निकलता है। वहीं पर अेस्टॉबिलिशमेंट और जिनफीस्डिर स्टाफ के ७९३८ लोगों के लिये ४८ लाख १२ हजार २३ रु. खर्च होते हैं, यानी जिसका अंवरेज ६०० रुपये सालाना पड़ता है यानी ५० रु. महाना। तकरीबन आठ हजार लोगों पर पचास रुपये महाना खर्च किया गया और २७२ लोगों के लियं करीब करीब पांच सौ रुपये महाना खर्च किया गया। जिसलिये मुझे फायनान्स मिनिस्टर और हुकूमत से यही कहना है कि अंग्रेजों ने भी जिसी तरह से दो तबके हमारे मुल्क मे पैदा किये थे और जिस तरह के तबके पैदा करने वाला जो अनका चौखटा है अुसको हम तबदील करना चाहते हैं, मगर आपको भरोसा है कि यही चौखटा कायम रहेगा अुसमे सिर्फ चेहरा बदलेगा, लेकिन अैसा आप समझते हैं तो हमारा ख्याल है कि चेहरा और चौखटा, दोनों खतम हो जायेंगे। अनेवाला जमाना ही जिस चीज को बता देगा। अुस तरफ के अेक ऑनरेबल मैंबर फ्राम कल्वाकृति ने अभी फरमाया कि अंग्रेजों ने हमारे अूपर अुपकार किया कि अेक आर्यन फ्रेम कायम करके वे यहाँ से चले गये। अेक जमाने में मैं गांधी जी का हरिजन पढ़ा करता था जब कि सिव्हिल सर्विस्स फ्रेम की गांधीजी किस तरह से नुकताचीनी करते थे, वह मुझे याद आता है। अनुहोने बताया था कि किस तरह से जिसी चौखटे की वजह से हमारा देश गुलामी में जकड़ा गया है, समाज मे किस तरह से फूट डाली जाती है, किस तरह से दो वर्ग बनाये जाते हैं, जिसकी वजह से हमारी अव्वाम आगे नहीं जा सकती। आज भी चौखटा कायम है जिसकी वजह से हमारी अव्वाम न कुछ कर सकती है न किसी अफसर के पास पहुंच सकती है और न अपने कामों को अंजाम दे सकती है, लेकिन ऑनरेबल मैंबर फार कल्वकृति जो शायद अभी भी गांधीवादी है पता नहीं लैंड कमीशन के सदर बन जाने के बाद वे गांधी वादी रहे हैं या नहीं रहे हैं, लेकिन अनुहोने कहा कि बड़ी अच्छी सिव्हिल सर्विस देकर अंग्रेज यहाँ से चले गये। अेक तरह का कलर ब्लांडिनेस ( Colour Blindness ) चंद मैंब्रान और मिनि-स्टरान में पैदा हो गया है। जिसकी वजह यही है कि अुसी अंग्रेजों के दिये हुओं चौखटे में बैठकर सोचने की अनुहोने आदत हो गयी है। हाअुस के सामने जिस तरफ से अेक ऑनरेबल मैंबर ने रस्ता कि चायना के अंदर रेवोल्यूशन के बाद अनुहोने वहा के अंडमिनिस्ट्रेशन में किस तरह की तबदीली की। वहाँ सप्लाय बेसिस पर अफसर रखे जाते हैं। हर आफिसर का महाना खर्च कितना होता है, कौनसी चीजों की अुसको जरूरत होती है वे चीजे अुसको दी जाती है और जिसके सिवा बीस य। पचास रुपये पाकिट मनी के तीर पर दिये जाते हैं। किसी की तनखाव ह अनाज के स्केल मे रिड्यूस ( Reducer ) की जाती है। अुसका खर्च कितना है, बाजार मे भाव क्या है वह देखकर अनको नियमित रूप से अपनी बैंक में भेज देता है और जिस तरह से वहाँ आफिसर्स काम करते हैं। चंद लोग कहते हैं कि चायना में एक बड़ी अपीलिंग ( Appeal ) हुआ है। हमारा कहना है अच्छी चीज के लिये

अगर आव्वेशन हुआ है तो असमें कौनसी बुरी चीज है हिंदुस्तान की आजादी को कायम रखने के लिये यहाँ की जनता की भलाई और बहबूदी के लिये अगर आव्वेशन हुआ तो क्या बिगड़ने वाला है। अिसलिये हम कहते हैं कि जो टाप हेवी ( Top Heavy ) खर्च सर्विसेस पर किया जा रहा है अुसको कम करना चाहिये।

दूसरी चीज मैं कौन्सिल ऑफ मिनिस्टर्स के सिलसिले में कहुंगा। पहले तो असमें एक आयटम ऐप्रीजरेटरों के बारे में देखा गया। किस कामन मैन के लिये यह खर्च किया गया यह मैने देखने के लिये कामन मैन के आयटम में देखने की कोशिश की लेकिन वह मुझे नहीं मिला। मिनिस्टरों के आयटम में मुझे यह खर्च मिला। पहला ओतेराज यह है कि यह खर्च हायुस को बगरपूछे किया गया। ४९,६०० रुपये की स्प्लीमेंटरी डिपार्टमेंट के तौर पर यह मांग हमारे पास आगी थी लेकिन एक चीज बनाती गयी अिसलिये अुसको हमें मंजूर करना पड़ा, लेकिन सबाल है कि अितना खर्च किस कामन मैन के लिये किया जा रहा है? कौन्सिल आफ मिनिस्टर्स के बारे में यह खर्च किया गया है। आज कौन सा कामन मैन दो तीन हजार रुपये सब लागत लगाकर भहाना खर्च सकता है? अगर यह खर्च सचमुच कामन मैन के लिये किया जा रहा है तो अिसका सिर्फ अेक सिफर कम कर दीजिये। आप मानते हैं कि सिफर कम करने से कोओी ज्यादा फर्क नहीं पड़ता, अगर अिसको कम कर दिया जाय तो मैं कहुंगा कि सचमुच कामन मैन के लिहाज से यह बजट रखा जा रहा है और कौन्सिल आफ मिनिस्टर्स के लिये यह खर्च नहीं किया जा रहा है। खास कर जो डेप्यूटी मिनिस्टर्स रखे गये हैं, शर्स्सी तौर पर मैं किसी के बारे में कहना नहीं चाहता, लेकिन मैं हुक्मत से पूछना चाहता हूँ कि अेक या दो मिनिस्टरों को छोड़ कर बाकी मिनिस्टरों के लिये जो डेप्यूटी मिनिस्टर्स रखे गये हैं उनकी बजह से अन डिपार्टमेंट्स में कहाँ तक अफीशियन्सी बढ़ी है। अिसके लिये आनरेबल मिनिस्टर्स जरा अपने दिल टटोलकर देखें, और हायुस के सामने अिसकी रिपोर्ट रखें कि डेप्यूटी मिनिस्टर्स बनाने के बाद से अिन डिपार्टमेंट्स में अितनी अफीशियन्सी बढ़ी है। हर काम के नाम से अपने मेंबरों में से किसी को डेप्यूटी मिनिस्टर तो किसी को लैंड कमीशन का मेंबर तो किसी को किसी कमेटी का सदर अिस तरह से बंटवारा करना है तो आप कर सकते हैं, लेकिन कामन मैन अुससे कायल नहीं है। नतीजा यह हो गया है कि पांच छे मेंबर्स मिलकर कोओी न कोओी मांग करते हैं तो अुसको फौरन कबूलकिया जाता है और कोओी न कोओी बजह अनके लिये मुहैया की जाती है। यह तरीका हमारे लिये अच्छा नहीं हो सकता। अिसलिये मैं चिनकाता हूँ कि यह मंद बिल्कुल भैर जरूरी है। अगर आपके कामों में सचमुच आपको अमदाद की जरूरत है तो ज्यादा से ज्यादा तीन या चार पालिमेंटरी सेक्रेटरीज आप रख सकते थे लेकिन वह नहीं रखे गये। हैदराबाद औरी कौनसी बड़ी रियासत है कि जहाँ पर अितने डेप्यूटी मिनिस्टर्स रखे जायें और अनके लिये अितना खर्च किया जाय। लिहाजा यह आयटम बहुत ज्यादा है, अिसलिये अिसको खतम कर दिया जाय।

अिसके बाद अडमिनिस्ट्रेशन के सिलसिले में खास तौर पर फायनान्स डिपार्टमेंट पर कुछ आव्वरदेशन ( Observations ) करने हैं। अिसमें बेक टेपररी सेक्षन के नाम पर अक स्टाफ मूलसिल रखा जा रहा है। अुसके लिये कोओी जस्टिफिकेशन ( Justification ) नहीं बताया जाता। हुक्मत

ने अेक कमेटी विस सिलसिलेमें कायम की थी, अुसका भी यह ख्याल था कि गरमामूली तौर पर यह स्टाफ रखा जा रहा है। मैं विस पर ज्यादा नहीं कहूँगा क्योंकि अस्ट्रीमेंट कमेटी की रिपोर्ट हाथुस के सामने जल्द ही आनेवाली है। वह जब आयेगी तब अुस पर भैंवरान गैर कर सकते हैं, लेकिन मैं जितना जरूर कहूँगा कि सेक्रेटरीज, डेप्यूटी सेक्रेटरीज और गेजेटेड आफिसरों की तादाद जो वहां पर बताई जाती है अुनके बारें मैं तमाम छानबीन करने के बाद मैं महसूस करता हूँ कि दो डेप्यूटी सेक्रेटरीज की वहां जरूरत नहीं है। गेजेटेड आफिसरों मैं से २५ परसेट को कम किया जा सकता है। और छः महीने के लिये जितने स्टाफ की जरूरत रहेगी अुतने को रखकर बाकी टॉपररी स्टाफ को निकाल दिया जा सकता है और विसके बजाय १ असिस्टेंट सेक्रेटरी परमनंटली (Permanently) और ४ टॉपररी तौर पर रखें जाय तो सारा काम अच्छी तरह से चल सकेगा। हुकूमत ने विस सिलसिले मैं जो अेक कमेटी कायम की थी अुसके सिफारिशात भी नजरअंदाज किये गये। हमारे सामने विसके बारे मैं कोओ बजह नहीं आयी है कि अुस कमेटी की सिफारिशातको क्यों नहीं माना गया।

विसी डिपार्टमेंट के बारे मैं अेक और चीज यह रखता है कि तीन साल से हमारे सामने बजट आ रहा है लेकिन अुसमें अेक लम्बसम रकम हमारे सामने रखी जाती है। फायनान्स डिपार्टमेंट यह महसूस नहीं करता कि विस रकम को किस तरह से रखा जाय जिससे विसको हर आदमी समझ सके कि किसके लिये कितना खर्च किया गया है? भसलन रुल पब्लिसिटी स्कीम रखी गयी है अुसमें लम्बसम अेक लाख रुपये दिखाये गये हैं। विसी तरह से हरिजन बैलेक्टर एस्कीम के लिये २७ लाख रुपये बताये गये हैं, जिसमेंसे सात लाख रुपये सेंट्रल गवर्नरमेंट से आये हैं, ये सात लाख रुपये कब आये हैं, विस साल आये हैं या अुसके पहले आये हैं, विसके कोओ तफसीलात विसमें नहीं बताये गये। विस तरह से जो बजट रखा जाता है वह आम लोगों को तो छोड़ दीजिये हाथुस के अरेनबल में भी अुसको ठीक तरह से नहीं समझ सकते। यह अेक बहुत बड़ा डिपार्टमेंट है। अुनको आलूम होना चाहिये कि बाज के बदलते हुये हालात को देखते हुये बजट को किस तरह से तरतीब देनी चाहिये ताकि तमाम आनेवेल मैंदरसे अुसको समझ सके।

प्लानिंग डिपार्टमेंट मैं विस साल कुछ विजाफा किया गया और तकरीबत ४२ हजार रुपये अुस पर खर्च किये जा रहे हैं। विसमें अेक सेक्रेटरी का विजाफा किया गया है, यह विजाफा क्यों किया गया विसका हमें पता नहीं चला। मैं अम्मीद करता हूँ कि चीफ मिनिस्टर विसको हानुक्तके सामने बाजे कर देंगे।

चूकि चीफ मिनिस्टर साहब के पास देवत्सी डिपार्टमेंट है, विसलिये मैं अर्ज कर्लमा कि लैंड कमिशन के सिलसिले मैं मैं अेक चीज हाथुस के सामने रखूँगा। अन्होने वायदा किया था कि छः महीने के अंदर वे तमाम बातें तथ करनेवाले हैं, और फॅमिली होर्लिंग का मामला साफ साफ हमारे सामने आयेगा, लेकिन लैंड कमिशन का काम अभी शुरू हुआ है और अवशक जो पता चला है अुससे आलूम है कि अभी ४७ तालुकों मैं से सिर्फ ७ तालुकों मैं लैंड सेन्सस का काम पूरा हुआ है। बाके १० लैंड सही हैं तो अगले साढ़े चार महीनों मैं लैंड कमिशन यह काम सब तालुकों मैं कैसे पूरा करेंगी, इसलिये चीफ मिनिस्टर साहब ने जो हाथुस मैं वादा किया था कि यह मुद्दत बढ़ाने के लिये मैं किर

हाबुस के सामने नहीं आअूंगा वह अनका वायदा पूरा कैसे होगा, यह भी सवाल है। जिस तरह से चुनाव हुओ और जिस तरह से तमाम बातें चल रही हैं अनसे शुभहा होता है। फिर भी अगर चीफ मिनिस्टर साहब छः महीने पूरे होने के बाद हाबुस में यह बतलायें कि यह काम पूरा किया गया है तो मैं जरूर अनको कांग्रेच्यूलेट ( Congratulate ) करूंगा लेकिन आज जिस तरह से काम चल रहा है अससे हमें यह भरोसा नहीं होता। अिसीलिये हमने फॉमिली होलिंडग के लिये कोओ द्वासा सहल तरीका लॅड असेसमेंट का तरीका लेने के बारे में कहा था, लेकिन अितना खर्च करके अिस सवाल को हम करें तो मुश्किल बात होगी।

अेकानमी के लिहाज से मैं अेक और चीज हाबुस के सामने रखूंगा। रेवीन्यू बोर्ड के बारे में आम तौर पर यह ख्याल है कि यह अेक सुपरफ्लूट्स बाडी ( Superfluous body ) है अिसको बरखास्त करना चाहिये। अेक जमाने में कॉग्रेसमन का भी यही ख्याल था कि अिस बोर्ड की जरूरत नहीं है, तो मैं अपील करूंगा कि अिस दृष्टि से अिसके बारे में सोचा जाय।

सप्लाय और पब्लिसिटी के बारे में कुछ स्कीम्स यहां रखी गयी हैं। जब सप्लाय डीकंट्रोल किया गया है तो अिसके लिये १६ हजार रुपये क्यों रखे गये हैं अिसका भी जवाब चीफ मिनिस्टर साहब को देना पड़ेगा। अिसके साथ साथ सप्लाय और रेशनिंग के अकाऊंट्स को चेक (Check) करने के लिये अेक फायनान्शियल अडव्हायजर के तौर पर फायनान्स डिपार्टमेंट में अेक अफसर रखा गया है, और अिस सिलसिले में कुछ रकम यहां बताओ गयी है। अभी यहां बताया गया है कि अिसमें कुछ खर्च कम किया गया है। लेकिन अिसके सिवा अेक डेप्यूटी सेक्रेटरी का जो अमल रखा गया है अुसकी कोओ जरूरत नहीं मालूम होती। अिस तरह से अिसमें काफी कमी की जा सकती है।

अतियात और दीभार चीजों के बारे में मैं ज्यादा नहीं कहूंगा। लेकिन शायद गोरवाला कमेटीने भी यह सिफारिश की है कि अिसकी जरूरत नहीं है। लेकिन अभीतक यह अबालिश ( Abolish ) नहीं किया गया है।

सोशल सर्विसेस के सिलसिले में मुझे कहना है कि ८ लाख ५७ हजार रुपये शेड्यूल कास्ट के लिये बतलाये गये हैं। यह रक्कम अनके लिये रखी गयी है जिनको आप हरिजन कहते हैं, और जो अित्तर्न अनपढ़ हैं कि अेक प्रतिशत साक्षरता भी अनमें नहीं है, और अनकी तरफ तबज्जेह देना जरूरी है। हमारे स्टेट में अेक जमाने में अनके लिये स्पेशल स्कूल्स खोले गये थे लेकिन बाद में अनको बंद किया गया। मैं समझता हूँ कि आज भी अनके लिये स्पेशल स्कूल्स खोलने की जरूरत है। अगर अन अनटचेबल्सके ( Untouchables ) स्कूलों में आप टचेबल्स ( Touchables ) के दस फीसद लड़कों को परमिशन दें तो कोओ हर्ज नहीं है। लेकिन अनके लिये स्पेशल स्कूल्स की आज भी जरूरत है। अिस लिहाज से जो खर्च किया जाता है वह कम है। हैदराबाद में हरिजनों की आबादी करीब ३२ लाख है। अनके लिये ८ लाख ५७ हजार रुपये रखे गये हैं। तो फीकस के हिसाब से ५ जाने ४ पांची हर हरिजन के बूपर खर्च होता है। अितना थोड़ा खर्च करके हम अनको लिटरेट बना सकेंगे और अनके दीभार सवाल हल कर सकेंगे यह समझना गलत होगा। अिसलिये हुक्मत को अिस रक्कम में भी अिजाफा करने के बारे में सोचना होगा। अधर के लोग हमेशा कहते हैं कि हमें भी

हरिजनों के बारे में हमदर्दी है। मालूम नहीं सचमुच हमदर्दी है या नहीं। कहा जाता है कि हरिजनों के बारे में हम लब पर शहद लगाकर बोलते हैं। लेकिन मैं पूछना चाहता हूँ कि आपके जबान पर जो शहद आया है अुसका जरा भजा तो अन्त हरिजनों को चखाअिये। ८ लाख के बजाय कम से कम ३२ लाख रुपये यानी अेक हरिजन पर अेक स्पष्टा तो बढ़ाकर बतलाओिये। तब हम कहेंगे कि [सचमुच कॉप्रेस के लोग हरिजनों के लिये खर्च करने के लिये तैयार हैं, और अुनके दिलों में कुछ हमदर्दी है।] लेकिन आज हमारे साथने यह कहने के लिये कोओी चीज नहीं है। अिसलिये मैं कहूँगा कि यह रकम बहुत कम है। हमारे यहां टैपल अंद्री बिल (Temple Entry Bill) अवालिशन ऑफ अन-टचेबिलिटी बिल (Abolition of Untouchability Bill) अिस तरह से बहुत से बिल हमने पास किये हैं। लेकिन प्रश्नक्षण व्यवहार में अनपर कोओी अमल नहीं किया जा रहा है। मैं चीफ मिनिस्टर साहब से पूछना चाहता हूँ कि हरिजनों को मंदिर में नहीं आने दिया, या टचेबल्स की तरफ से अन-टचेबिलिटी को माना गया, अिसलिये अितने अितने लोगों को चालान किया गया, औसी कितनी केसेस अब तक हुओी हैं अुनको वह बतलायें। शायद वे यह कह दें कि हमारे यहां से अनटचेबिलिटी पूरी तरह से दूर हो गयी है, अिसलिये कोओी औसा सवाल ही पैदा नहीं हुआ, और अिसलिये कोओी केसेस भी नहीं हुओीं। अगर वे औसा कहें तो मैं कहूँगा कि आप मेरे साथ देहातों में आओिये। हरिजनों को वहां कितनी तकलीफ अठानी पड़ती है अुनको देखिये। सिर्फ कागज पर कानून रखने से अन-टचेबिलिटी दूर होनेवाली नहीं है। हम देखते हैं कि जिस शिद्दत के साथ अनटचेबिलिटी को दूर करने की कोशिश की जानी चाहिये वह नहीं हो रही है। यह चीज सिर्फ कानून से नहीं हो सकती। अुसके लिये पहले आपको अुनकी आर्थिक हालत दुर्घट्ट करने की कोशिश करनी चाहिये। वह अब तक नहीं की गयी है। कहा जाता है कि हम हरिजनों को हायुस साइट्स ( House sites ) के लिये पैसा दे रहे हैं। लेकिन फायनान्स डिपार्टमेंट के पास अिस सिलसिले में मांग की गयी तो अुसने अुसको ठुकरा दिया। इसरे आलात के अूपर खर्च करने के लिये आपके पास पैसा है लेकिन हरिजनों के लिये खर्च करने के लिये पैसा नहीं है। अगर हरिजनों के बारे में सचमुच हमदर्दी आपके दिलों में है तो फिर अुनके हायुस साइट्स के लिये पैसा क्यों नहीं खर्च करते? अिसलिये मैं हुक्मत से पुरजोर मांग करता हूँ कि अुनको हायुस साइट्स के लिये ज्यादा पैसा दिया जाना चाहिये। असी के साथ साथ सिकंदराबाद में हरिजनों का अेक स्कूल है। अुसमें जो लागत है अुसका दो तिहाओी हिस्सा हुक्मत देरी, और अेक तिहाओी हिस्सा शेहूल्ड कास्ट फंड से लिया जायगा औसा कुछ मैने सुना है। शेहूल्ड कास्ट ट्रस्ट फंड (Scheduled Castes Trust Fund) दिन ब दिन कम हो रहा है औसा कहा जाता है कि अुसी हालत में अुसी में से यह लागत क्यों ली जाती है? हुक्मत अपनी तरफ से ही पूरा पैसा क्यों नहीं खर्च करती? अगर आपमें सचमुच हमदर्दी है, तो शेहूल्ड कास्ट ट्रस्ट फंड से अिसके लिये रुपया नहीं लिया जाना चाहिये। बेगारी के बारे में भी मुझे कहना है। अिस सिलसिले में हमजू औक कानून भी बनाया है। और कहा जाता है कि अुसपर बहुत कुछ अमल करन की कोशिश की जा रही है। लेकिन यहां अभी चंद हरिजन मेंबरों ने यह बतलाया कि जो फोर्स्ड लेबर ( Forced labour ) अंद्री है, वह आज भी देहातों के अंदरूचल रही है, और आपके अफसरों की काफी तादाद है जो आज बेगार लेती है। अिसलिये मेरा कहना है कि अिस कानून को बहुत सस्ती से अमल में लाया जाना चाहिये, वरना जो कानून हमने पास किया है अुसका कोओी असर न होगा। असी तरह से बैकवर्ड क्लासेस (Backward classes) के लिये १ लाख ७१ हजार की रुकम

रखी गयी है। अनुकी तादाद का लिहाज किया जाय तो अिस रकम से अनुकी क्या अिमदाद हो सकती है? मुझे बताया गया है कि बैंकवर्ड कलासेस में कुल १२९ कलासेस हैं। अितनी छोटी रकम से अनुके सबाल हल होनेवाले नहीं हैं। अिसके लिये हुकूमते हिंद से ७ लाख रुपये की अिमदाद आ रही है। अुसका भी हमें पता नहीं है कि वह अिस साल के लिये आजी है, या आयंदा साल आनेवाली है और अगर अिसी साल आजी है तो वह किस वक्त आजी। ये सब चीजें हाथुस के सामने साफ़ की जानी चाहिये। अिसके लिये जो रकम रखी गयी है वह बहुत कम है, अुसमें अिजाफा करना जरूरी है।

मेरे कटमोशन से और अेक दो चीजें सामने रखना था लेकिन वक्त न होने की वजह से मैं नहीं रख सकता। जो दो तीन आयटम्स ( Items ) हैं अनुमें से अेक आयटम के बारे में कहना है कि देहली और बंबाई में हमारे हैंदराबाद हाथुसेस हैं, अनरेबल पी. डब्ल्यू. डी. मिनिस्टर और फायनान्स मिनिस्टर जो अुस जमाने में थे अुन्होंने कहा था कि अनुको बेचकर जो पैसा आयेगा वह पूर्ण प्रोजेक्ट के लिये खर्च करेंगे। मैंने यह चीज जनरल डिस्केशन ( General discussion ) के वक्त हाथुस के सामने रखी थी। लेकिन फायनान्स मिनिस्टर ने अपनी स्पीच में किसके बारे में अभी क्या हो रहा है अुसको रिव्हल ( Reveal ) नहीं किया। जिन हाथुसेस के अिन्तजाम के लिये हुकूमत की तरफ से काफी रकम खर्च की जाती है, और शायद आयंदा भी की जायगी। वह आयंदा खर्च करनी पडेगी ऐसी अुम्मीद तो हम जरूर करते हैं। लेकिन मैं यह अपील करूंगा कि पूर्ण प्रोजेक्ट के लिये अिस रकम को खर्च किया जाना चाहिये। ये चंद चीजें थीं जो मुख्तसरमें मैं हाथुस के सामने रखना चाहता था।

आखिर मैं मैं यह कहूंगा कि जो क्रिटिसिज्म्स ( Criticisms ) हमने हाथुस के सामने रखी हैं, टॉप हेवी अक्सरेंडिचर ( Top heavy expenditure ) को खत्म करने के बारे में खास कर जो कहा गया है, वह शायद फायनान्स मिनिस्टर को जंचा नहीं। अन्होंने कहा कि टैक्स कलेक्शन और अँडमिनिस्ट्रेटिव मशीनरी पर जुमला ४६ फीसद खर्च हो रहा है तो कौनसी बड़ी बात है? लेकिन मेरी समझ में नहीं आया कि हमारी आमदनी का ४६ फीसद अिसी के अूपर खर्च करने के बाद नेशन बिल्डिंग डिपार्टमेंट के लिये हमारे पास कितना बचता है? और अुसमें हम कितना काम कर सकते हैं? अगर आप समझते हैं कि अितना ही खर्च होना चाहिये, और यही समझ लिया जाय कि यही अेक नेशन बिल्डिंग डिपार्टमेंट है, तो फिर तमाम खर्च अिसी पर क्यों न किया जाय? अगर यही सेवने का तरीका रहा तो यह टॉप हेवी खर्च कभी कम नहीं हो सकता। अन्होंने कहा कि बाकी प्राविन्सेस में भी अितना ही होता है तो हमारे यहां क्यों न हो? हमने कभी नहीं कहा कि बाकी प्रांतों में कम होता है। हमारा यही कहना है कि सारे हिंदुस्तान में अंग्रेजों ने जो चौकट कायम की थी जिसकी आज भी यहां ताजीद की जाती है अिसी के अंदर आप अपने कारोबार चला रहे हैं लेकिन यह कोजी जमहूरी हिंद का तरीका नहीं है। जो जमहूरी हिंद हम कहते हैं कि कॉमन मैन ( Common man ) का होना चाहिये बुझमें अिस तरह से टैक्स कलेक्शन और अँडमिनिस्ट्रेटिव मशीनरी पर ४६ परसेट खर्च करने की गंजाइश नहीं है। अिसके बारे में आपके सामने चायना की मिसाल दी गयी। वहां अिसके लिये सिफ़ दस फीसद खर्च किया जाता है। किस तरह से वह किया जाता है अुसको भी मैंने बतलाया है। वही चीज आपको यहां करनी

पड़ेगी और जिस चौखटे को तबदील करना पड़ेगा। अुसको आप बदलनेके लिये तैयार नहीं हैं और आपको भरोसा है कि वह टूटेगा नहीं लेकिन हमारा कहना है कि वह टूटेगा। आनेवाला जमाना बतलायेगा कि वह टूटता है या नहीं। द्रावनकोर कोचीन में वह टूटा है। आपने कहा कि नहीं टूटा। फायनान्स मिनिस्टर, साहब ने कहा कि द्रावनकोर की तरफ ही हम क्यों देखें, पेपसू की तरफ क्यों न देखें? तो मैं कहूँगा कि द्रावनकोर कोचीन हमारे नजदीक है, और पेपसू बहुत दूर है। द्रावनकोर कोचीन का ही असर हमारे अपूर जल्दी हो सकता है। अन सब बातों का स्थाल करते हुओं हुकूमत को सोचना चाहिये और कामन में का जो अनकामन बजट (Uncommon Budget) हमारे सामने रखा है, अुसमें जो अनकामन चीजें हैं, अन सभाम को वह निकाल दें। तब आप कह सकते हैं कि हमने कॉमन में का बजट बनाया। नहीं तो हम जिस तरह से कहते आये हैं कि यह बजट कलोनियल (Colonial) फ्यूडल, (Feudal) जमीनदारी या जो कुछ भी हो अुसको मैं दोहराने की जरूरत नहीं समझता, अुसको आप अच्छी तरह से जानते हैं, हमको वह कहना ही पड़ेगा। हमें आशा है कि जिसी तरह की रिपीटीशन (Repetition) की बजह से आपके चौखटे में कभी न कभी फर्क हो जायगा, और जिसीलिये हम आपको बाबार तनकीद करते हैं। मैं अमीद करता हूँ कि जो चीजें मैंने हालुस के सामने रखी हैं, अनपर हुकूमत सोचेगी।

\* شری بی - رام کشن راؤ - سسٹر اسپیکر سر - میں سارے مباحث کا جواب دینے سے پہلے صرف دس منٹ میں عام ریمارکس (Remarks) کے طور پر جو چند باتیں کہی گئی ہیں ان کی نسبت عرض کرنا چاہتا ہوں۔ بقیہ باتوں کی نسبت کچھ کہنا غیر ضروری ہے۔ چند چیزوں کے بارے میں تھوڑی بہت گرمی دو دنوں کے عرصہ میں پیدا ہو گئی۔ بجٹ کے ناموں کے بارے میں اور چوکھٹ کے سمبندھ میں بہت سی چیزیں کہی گئیں۔ اس لئے مجھے کچھ زیادہ کہنا نہیں ہے۔ میں صرف کشمکش کی اصل چیزوں کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ لیکن اس سے پہلے صرف امن قدر عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ عام طور پر کریٹیسیزم کا اثر کس وقت ہوتا ہے اور اس کی نوعیت کیا ہوئی چاہیئے تاکہ اس کا اپوزٹ پارٹی پر کچھ اچھا اثر مرتبا ہو۔ میں جنرل طور سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ بات یہ ہوئی ہے کہ بجٹ ہر سال پیش ہوتا ہے۔ ہر حکومت پیش کرنی ہے اور اپوزیشن اس پر ضرور کریٹیسائز کرتا ہے۔ لیکن کریٹیسیزم کا انداز اگر کنسٹرکٹیو (Constructive) ہو اور یہ معلوم ہو کہ جہاں کوئی اچھی چیز کی جاتی ہے تو اس کو رکھنائیز (Recognise) کیا جاتا ہے اور اس کے تقاضوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ہوسی چیزوں پر تنقید کی جاتی ہے تو اپوزٹ پارٹی کو یہ خیال رہتا ہے کہ ہماری طرف سے جو چیزیں ہوئی ہیں اگر ان کا اپریسی ایشن (Appreciation) نہیں کیا گیا تو کم از کم انہیں منشن (Mention) تو کیا گیا۔ جو خاصیاں ہیں چاہے اس سے اتفاق ہو یا اختلاف انہوں نے اس کا ذکرا ہنسے انداز میں کیا۔ لہذا ہمیں اس سے متاثر ہونے کی ضرورت نہیں۔ لیکن میں کہتا رہا ہوں اور اب بھی میرا یہ خیال ہے کہ بجٹ پر کریٹیسیزم کرنے کا جو طریقہ آریبل سیپرس آف دی اپوزیشن نے

گذشتہ تین سال سے ( یہ تیسرا بحث ہے اس لئے میں عرض کر رہا ہوں ) اختیار کیا ہے وہ کچھ اسید افزا نہیں ہے - وہ طریقہ اس قسم کا ہے کہ وہ اپوزٹ پارٹی ( میں اپنے آپ کو ان کے مقابلہ میں اپوزٹ پارٹی کہتا ہوں ) پر کوئی اچنا اثر مترتب کرنے والا نہیں ہے - اگر کریٹیسیزم دوسرا طریقے ہے کیا جاتا تو اس کی جو قدر و قیمت ہو سکتی تھی وہ قدر و قیمت ہمارے دلوں میں اور کم از کم میرے دل میں نہیں ہائی جاتی - میں مجبور ہوں - میں اس لئے اس کو نہیں پاتا ہوں کیونکہ میں یہ دیکھتا ہوں کہ جس بات پر جس حد تک کہنا چاہیئے اس کی کوشش نہیں کی جاتی - بلکہ جاویجا - موقع و بے موقع کہا جاتا ہے اور جب کڑی اچھی چیز بھی ہوتی ہے تو اس کو روکناؤ ( Recognise ) نہ کرتے ہوئے حد سے متباور ہو کر کریٹیسیزم کیا جاتا ہے - یہ سائیکلاجیکل فیاکٹری Psychological factor کے دل میں گھٹ جاتی ہے - اور اس قسم کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جیسے فرض کیجئے کہ اوپیم انجکشن ( Opium injection ) ہمیشہ دیا جاتا رہے تو آدمی جس طرح اس کے اڑات سے امیون ( Immune ) ہو جاتا ہے اسی طرح ٹریڈری ینچز میں بھی اپوزیشن کے کریٹیسیزم کے سے ایک ایمنٹی ( Immunity ) پیدا ہو جاتی ہے - اور ان کا کریٹیسیزم جائز بھی ہوتا اس کا جو کچھ اثر ہونا چاہیئے نہیں ہوتا - اسی طرح جیسے کہ اچھے کاز ( Cause ) ایک سائیکلاجیکل چیز ہے جسکو میں عرض کرنا چاہتا تھا - میزا مشورہ اب بھی اداو کپسی ( Advocacy ) سے ہارنے پر مجبور ہوتا ہے - اچھا کریٹیسیزم دوسرے طریقہ سے پیش ہوتا اس پر سوچا جاسکتا ہے - لیکن اگر وہ اس طرح کا ہو تو سوچنے کا کوئی موقع فراہم نہیں کرتا یا اس پر سوچنے کی رخصت پیدا نہیں ہو سکتی - یہ ایک سائیکلاجیکل چیز ہے جسکو میں عرض کرنا چاہتا تھا - میزا مشورہ اب بھی یہی رہیگا کہ ڈائرکٹ پائیش ( Direct points ) اور کٹ موشن پر کریٹیسیزم کی بجائے اگر کریٹیسیزم اسکیاڑا ( Scattered ) ہو اور ہر چیز کریٹیسائز کی جائے یا کریٹیسیزم کی بنیاد محسن آئیڈیولاجیکل ڈافنس ( Ideological differences ) پر ہو، جو شاندی قیامت تک رہینگے تو زیادہ تر اسکا اثر زائل ہو جاتا ہے - میں اسقدر عرض کر دینا چاہتا ہوں - اس سے بڑھ کر کچھ عرض کرنا نہیں چاہتا -

اب رہیں اصل چیزیں - انکی حد تک ابھی ابھی آریبل لہڈ آپ دی اہمیتیں نے جن پائیش ہو بحث کرتے ہوئے اسی "چوکھٹ" اور کامن بیان کا ( Common man ) Cause کو دھرا یا میں سمجھتا ہوں کہ وہ انکا فرض تھا - کیونکہ کامن میان کوں ہے اسکا بھٹ کس طرح وہ سکتا ہے - یہ ان کامن بحث ( Uncommon Budget ) ہے یا کامن بحث ہے اس مسلسلے میں جو مباحثہ ہو سکتے ہیں وہ صرف تصویرات مباحثہ ہیں - ان میں کوئی نہیں چیز نہیں ہے - چوکھٹ کو بدلتا ہے تو بدلتیں گے - ہم سمجھتے ہیں کہ بدیگا - آپ سمجھتے ہیں نہیں بدیگا - آپ مجبور ہونگے - ایک دوسرے پر ایں قسم کی آوازیں کستا یا چیلنجس ( Challenges ) دینا اس سے کوئی فائدہ نہیں ہے جس

دنیا کا چو کھٹ پدل رہا ہے اور کیسے پدل رہا ہے اس کے بارے میں کوئی نہیں کہ سکتا۔ جیسے میرے آنریبل دوست کہ رہے ہیں ویسے بدليگا یا دوسرے طریقے پر بدلنے والا ہے، اسکی پیشہنگوئی کرنا مشکل ہے۔ بعض لوگوں کا آدراش رہا ہے اور ایک آبیشن ( Obsession ) رہتا ہے۔ آنریبل لیدر آف دی اپوزیشن کو تو غریبوں کی بہبودی کا آبیشن رہتا ہے۔ میں بھی اسی کا دعویدار ہوں لیکن دیکھنا یہ ہے کہ میرا آبیشن صحیح ہے یا آپکا صحیح ہے۔ یا دونوں کا صحیح ہے۔ اسکی اصلاح کرنے کے راستے جو کچھ بھی ہوں آپ کے الگ ہیں اور ہمارے الگ ہیں۔ یہ ہر کتنا ہے۔ لیکن اگر ہمارے مقابلہ میں دیکھا جائے اور کوئی بھی نش پکش پاتی ( تیکھا ) ہے۔ یعنی غیر جانبدارانہ نقطہ نظر سے دیکھیگا تو یہی کہیں گا کہ کمیونسٹ آئینڈیالوجی ( Communist ideology ) ڈاگ میٹک ( Dogmatic ) ہے اور وہی صحیح معنوں میں آبیشن کمی جاسکتی ہے۔ لیکن جو دوسرے ڈیمو کریٹک پارٹیز ہیں ان کے خیالات فینائلک ( Fanatic ) یا ڈاگ میٹک نہیں ہوتے۔ وہ وقت کے لحاظ سے چینچ ( Change ) ہوتے ہیں۔ اور دیش۔ کال۔ اور پاتر ( . پاڑ ) کے انوسار انہیں ( Relaxation ) کی صلاحیت موجود ہے۔ ہر معنوں میں اپوزیشن کے آبیشن کے صحیح ہونے کا دعویٰ کرنا اور ہر گھوڑی چین کی مثال دینا ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ چین ہندوستان نہیں ہے۔ اور ہندوستان رشیا نہیں ہے۔

شی. بھی. ڈی. دے شاپاًڈے:— اور ہندوستان بھی نہیں ہے۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ ہندوستان انگلینڈ نہیں ہے امریکہ بھی نہیں ہے۔ ہندوستان ہندوستان ہے۔ اس کے خلاف ماننے والے آنریبل لیدر آف دی اپوزیشن ہیں اور انکے دوست۔ آپ ہندوستان کو چین بنانا چاہتے ہیں میں میں کہتا ہوں کہ ہندوستان ہندوستان ہی رہیگا یہی بنیادی فرق ہے جسکی وجہ تمام بنیادی خیالات پیدا ہوتے ہیں اور ان پر زیادہ بحث کرنا بے سود ہے۔ اب میں ٹھووس چیزوں کی طرف چلتا ہوں جنکے بارے میں مجھے جواب دینا ہے۔ میں ڈیمانڈ وائیز ( Demand-wise ) تو بحث نہیں کرتا۔ صرف کٹ موشن کے تعلق سے امپارٹمنٹ چیزوں کی تفصیل یا ان کے اپنی تقریر ختم کرنا چاہتا ہوں۔

11 نمبر: دو۔ آنریبل ممبرس نے اپالیشن، اینڈ ورکنگ آف اسٹیٹ اسکالر شپ کمیٹی ( Abolition and working of State Scholarship Committee ) کے بارے میں کٹ موشن پیش کئے ہیں۔ وہ اسٹیٹ اسکالر شپ کمیٹی کو اباش کرنے کی رائے رکھتے ہیں اور اس کی ورکنگ کے بارے میں بحث کرنے کیلئے کٹ موشن پیش کئے ہیں۔ میں اسکے بارے میں صرف چند اعداد بتا دیتا چاہتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں آنریبل ممبرس کو سب سے پہلے یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ اسٹیٹ اسکالر شپ کمیٹی ایک سپریٹ انسٹی ٹیوشن ( Separate Institution ) کی حیثیت سے اپ بھی قائم ہے اور اس پر بہت سارو بھی صرف اکھا جا رہا ہے۔ یہ خود بخواہی۔

غلطی ہے۔ اسیٹ اسکالرشپ کمیٹی کے نام سے کمیٹی ہے لیکن وہ کس طریقہ سے ہے اس کی تفصیل بتانے کی ضرورت ہے۔ اسی موقع پر آنر بیل لیدر آف دی اپوزیشن کے ایک اعتراض کا جواب دیدینا چاہتا ہوں۔ انہوں نے بحث کے بارے میں کہا کہ بعض مرتبہ اوسیں صرف لمبسم (Lump sum) دیدیجاتی ہے اور اسکی کافی تفصیلات نہیں کی وجہ سے غلط فہمی کا اندیشہ ہوتا ہے۔ میں اس کریئیسیزم میں جو اصلاحیت ہے اسکو سویکار کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اکثر دوسرے اسیٹس کے بحث میں اس قسم کی لمبسم بھی دیدیجاتی ہے۔ لیکن اگر اس کی زیادہ تفصیلات بتائی جائیں تو گورنمنٹ کیلئے بھی یہ امر باعث سہولت ہوگا۔ میں فینанс ڈپارٹمنٹ اور فینانس منسٹر سے درخواست کروں گا کہ نکست بحث (Next Budget) کے وقت اسپر غور کریں اور بجائے اسکی کہ ڈفرنٹ ہڈس (Different heads) کیلئے لمبسم رکھی جائے اور یہ امید کی جائے کہ آنر بیل ممبرس آف دی لیجسلیچر ہرمد سے متعلقہ رقم خود معلوم کر لینے کی توجیہ گئی۔ اس حد تک میں انکے سمجھیں کو سویکار کرتا ہوں۔ اس تعلق سے اسکالرشپ کمیٹی کے متعلق اتنا ہی کہنا ہے کہ اسیٹ اسکالرشپ کمیٹی سنہ ۱۹۵۰ع میں طلباء کو سائنس انجینئرنگ وغیرہ کی اونچی تعلیم کیلئے باہر بھیجنے کیلئے مقرر ہوئی تھی۔ جو اسکالر شپس دیتی تھی۔ دوسرے یہ کہ گورنمنٹ کے اپلاائز (Employees Deputation) کو ڈیپوٹیشن (Deputation) پر ہائی ائریننگ (Higher training) کیلئے بھیجنی تھی۔ سنہ ۱۹۵۰ع سے ۱۹۵۱ع تک کل ۱۶۱ لوگوں کو باہر بھیجا گیا۔ (کیونکہ ۱۹۵۰ع کے بعد کوئی فارین اسکالر شپ گورنمنٹ نے نہیں دیا) چہ سال تک یہاں سے جو اسکالر شپ فارین بھیجنے کئے آنکی تعداد (۲۶۱) ہے۔ ان میں سے یو۔ کے (U. K.) کو ۸۷ اور یو۔ ایس۔ اے کو ۸۳ اسکالر شپ بھیجنے کئے۔ ان میں سے ۹۰ اسکالر شپ اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے واپس آئے اور گورنمنٹ سرویس میں ابزارب (Absorb) کئے گئے۔ انہیں نوکریاں بھی سلچکی ہیں۔ اسی طرح جن سرکاری ملازمین کو اونچی تعلیم حاصل کرنے کیلئے ڈیپوٹیشن پر بھیجا گیا آنکی تعداد ۶ سال میں (۱۰۰) ہے۔ ان میں ۶۹ یو۔ کے بھیجنے کئے اور ۳۱ یو۔ ایس۔ اے بھیجنے کئے۔ یہ تمام لوگ ڈیپوٹیشن پر چاکر افٹے اپنے شعبوں کی اونچی ٹریننگ حاصل کر کے واپس آئے اور اپنی اپنی سرویس پر قائم ہیں۔ اور کام کرو رہے ہیں۔ ملک کی خدمت کرو رہے ہیں۔ اسیٹ اسکالر شپ کمیٹی پولس ایکشن کے بعد موقف کر دیکھی۔ اور اب ایک ایسا ایکیزیزی کمیٹی قائم ہے جو گورنمنٹ کو اس معاملہ میں مشورہ دیتی ہے کہ اب تک جو اسکالر شپ پر سلطنت ابزارب کیا جائے۔ بعد میں چکر اس کا کیا آئٹ اپ (Set up) مقرر ہو گا معلوم نہیں۔ کرنی فارین اسکالر شپ ۱۹۵۰ع کے بعد نہیں دیا گیا۔ صرف ایشیاٹک اسکالر شپس (Asiatic Scholarships) انڈیا میں اونچی تعلیم حاصل کرنے کیلئے دستِ جانتے ہیں۔ چنانچہ ۱۹۵۲-۱۹۵۳ع میں ٹیکنیکل تعلیم حاصل کرنے اور رسچ کرنے کیلئے ۴۰ اسکالر شپس سانکشن (Sanction) کئے گئے۔ اور اس سال بھی موزوں کیتیڈریٹشن بھیجنے جانے والے ہیں۔ یہ ٹیکنیکل اور

لیکنولا جیکل اسکالر شپس (Technological Scholarships) بھارت میں جوانسُتی نیوشنس ہیں وہاں اونچی ٹریننگ حاصل کرنے کیلئے دئے گئے ہیں۔ باہر کیائے نہیں دئے جاتے ہیں۔ ان اسکالر شپس کے علاوہ دوسرے چھوٹے سوٹے اسکالر شپس بھی ہارے پاس دئے جاتے ہیں۔ مادر دکن فنڈ ہے جس سے مدل اسکول اور پرائمری اسکول کے لڑکوں کو چھوٹے اسکالر شپس دئے جاتے ہیں۔ یو۔ ین۔ او اسکالر شپس اور فارین افیرس اسکالر شپس (Foreign Affairs Scholarships) لوگوں کو طلب کرنے کا کام ہوتا ہے۔ اس اسٹیٹ اسکالر شپ کمیٹی کا ایک آفس ہے۔ اور اسکو اسکالر شپس اینڈ اسٹیاٹسٹکس برانچ آف دی ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ Scholarship and Statistics Branch of the Education Department کہتے ہیں۔ اس کی وجہ سے اسکا نام بجٹ میں رکھا ہوا ہے۔ آج کل چونکہ ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ میں یہ کام چل رہا ہے اسکے اسکالر شپس اینڈ اسٹیاٹسٹکس برانچ آف دی ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ قائم ہے۔ اسکا تعلق نیشنل کیدٹ کور (National Cadet core) ایجوکیشنل اسٹیاٹسٹکس، سالانہ اور کوارٹرلی ادمینیسٹریٹیو پورٹری (Quarterly Adminis- trative Reports) کا جمع کرنا اور چیف انسپکٹر آف آفیسیس گورنمنٹ ایجوکیشن اداروں کے بارے میں جو سجناؤ دیتے ہیں ان پر غور کر کے تدبیر اختیار کرنا وغیرہ جیسے کام اس برانچ کے سپرد کئے گئے ہیں۔ اہم طرح ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کے جز ادمینیسٹریو کام ہیں وہاں برانچ کے سپرد ہیں۔ ملٹری اور نیول انسٹیٹیوٹس (Naval institutions) کی جانب سے جو اسکالر شپس گرانٹ ہوتے ہیں ان کے لئے امبلواروں کو فراہم کرنا ہوتا ہے۔ یہ سب کام اس برانچ کے سپرد ہیں۔ اس قسم کا جواہر لشکر و رک برمیٹنٹ نیچر (Permanent nature) کا ہے اور جو ہمیشہ ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ میں ہونے والا ہے اس کے لئے یہ امپیشل برانچ الگ قائم ہے اور میں یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ دوسرے اسٹیشن میں بھی اس قسم کی برانچ موجود ہے اور یہ جو نیوکلس (Nucleus) مرکز ہے وہ الگ ہے۔ پریزنسٹ اسٹاف: اور اسٹا بلشمنٹ کو املگھیٹ (Amalgmate)

اسکر کے ان میں بڑی حد تک کمی کرنے کے بعد یہ عالمی برانچ رکھنی گئی ہے۔ اسکالر شپ کمیٹی کا کوئی سپریٹ آفس نہیں ہے۔ وہ پہلے ہی ختم ہو چکا ہے۔ پہلے کا جو زائد اسٹاف تھا اسکو ریڈیووس کر کے ۲۴ کی بجائے ۳ کیا گیا ہے اور اوسے ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کے جنرل کیدٹ (General cadre) میں ضم کر کے دے دیا گیا ہے۔

اس وجہ سے جو اعتراضات اسکالر شپ کمیٹی کے سلسلہ میں ہو سکتے ہوں ویسی کوئی چیز باقی نہیں ہے۔ اور دراصل جس طرح آریل میمبرس اعتراض کر رہے ہیں کہ یہ پرانے فیوڈل ریلیکس (Feudal relics) ہیں۔ وغیرہ وہ اسکالر شپ کمیٹی کے بارے میں عائد نہیں ہو سکتے۔ اسکی نوعیت پوری بدلتی ہوئی ہے۔ جو عکایات ہم مستعے ہریٹ آئیں ہیں وہ ہارے کانوں میں گونج رہے ہیں اس وجہ سے وہ ہر ان باتیں یہاں دھائی گئی ہیں۔

شیخ، جنہیں ڈیکٹیو پارٹی: — ایسکے لیے ابکا بلال اسیسٹانٹ سکریٹری رکھنے کی کیا جاگہ رکھتا ہے؟  
جسٹیس ایڈمینسٹریٹ کے ڈا۔ سیکریٹری جس کو اپنے گھر کا م نہیں ہے سکتا?

شری بی - رام کشن راؤ - ایک اسٹینٹ سکریٹری کو یہ خاص کام سپرد کیا گیا ہے کیونکہ یہ خود کافی کام ہے - اسکا اگر یہ مطلب ہے کہ ڈپارٹمنٹ میں اسٹینٹ سکریٹریز زیادہ ہیں تو یہ کچھ اور مطلب ہے - لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ دو اسٹینٹ سکریٹریز یا ڈپٹی سکریٹری کو کام سپرد کیا گیا ہے - اسکے علاوہ اور یہی کام انکو دیا گیا ہے - جیسا کہ میں نے پہلے بتالیا انکے پاس کافی کام ہے اور دوسرا بھی کام آتا ہے تو ان کے سپرد کیجا گا ہے - یہ ایک انتظامی چیز ہے - یہ یہی عرض کرنا چاہتا تھا -

سپلائی ڈپارٹمنٹ میں جو فینانشیل اڈاؤئزر - راشنگ آفیسر میں موجود ہیں اس سلسلہ میں کٹ موشن پیش ہوا ہے - میں اس سلسلہ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہونکہ سپلائی ڈپارٹمنٹ خود رٹرنچ ( Retrench ) ہو رہا ہے اور اس رٹرنچمنٹ کے سلسلہ میں حکومت نے یہ طے کیا ہے کہ ۲۰ پرسنٹ اسٹاف - یعنی پہلے جو خرچہ تھا اسکا ۲۰ فیصد یعنی ( $\frac{1}{5}$ ) حصہ ایک نیوکلس ( Nucleus ) کے طریقہ پر یہاں رہنا ضروری ہے - اسکا اندازہ اچھی طرح چنان بین کرنے کے بعد کیا گیا ہے اور حکومت پر یہ واضح ہوا ہے کہ پورا رٹرنچمنٹ ہونے کے بعد یہی نیوکلس اسٹاف کم از کم ۲۰ پرسنٹ رکنیت کی سخت ضرورت ہے - اس ۲۰ پرسنٹ کے لحاظ سے ہی فینانشیل اڈاؤئزر کے آفس میں اسٹاف رکھنا گیا ہے - کسی نئی چیز کی وجہ سے فینانشیل اڈاؤئزر کا آفس موجود نہیں ہے - سپلائی ڈپارٹمنٹ میں جس طرح ۲۰ پرسنٹ اسٹاف رکھا گیا ہے ویسے ہی فینانشیل اڈاؤئزر کے آفس میں یہی رکھنا گیا ہے - چنانچہ میں اس سلسلہ میں آپکو چنانہ فیگر دینا چاہتا ہوں - کنٹرول آف فوڈ گرینس ( Control of food grains ) چب شو ہوا اور سپلائی ڈپارٹمنٹ وجود میں آیا امن وقت فینانشیل اڈاؤئزر کا یہ محکمہ اسکرے ساتھ اٹاچ ( Attach ) کیا گیا تھا تاکہ اسکا کروڑوں روپیوں کا جو معاملہ ہوتا تھا اس میں سپلائی ڈپارٹمنٹ کو الدائیں ( Advice ) کرے - اوس وقت ایک بہت بڑا اسٹاف دیا گیا تھا - اوس وقت ایچ - ہی - سی یہی تھا - اوسے ۱۵ کروڑ کا معاملہ کرنا پڑتا تھا - اس وجہ سے فینانشیل اڈاؤئزر کی ضرورت تھی اسکے وہ آفس رکھنا گیا تھا - کنٹرولس نکالدینے کے بعد اب جو ہو یہیں ہے وہ یہ ہے کہ پہلے وہاں نوسوتا پہندرہ سو کا ایک آفیسر اور چار سو تا آٹھ سو کے تین گز بیش آفیسر میں تھیں لیکن اب ان بیج سے دو گز بیش آفیسر میں جنکے گریڈس ( ۱۰۰۰ تا ۳۰۰۰ کا ) میں سی طرح لان گز بیش اسٹاف میں ( ۵ ) سپرینچنڈننس تھیں انکی تعداد تین کی تھی ہے - سکنڈ گریڈ ۱۲ تھے اب ۴ ہیں - اسٹینووز ۱۶ تھے اب ۳ ہیں ۱۶ ہیونس تھے اب ۵ ہیں - سطح سے بہت سے لوگوں کی تخفیف کی گئی تھی اور جو کاست آف اسٹابلشمنٹ یکم مارچ سنہ ۱۹۵۲ کو ڈائی کنٹرول سے پہلے تھا وہ ۱ لاکھ ۳۸ ہزار تھا اور اس وقت ۹۸ ہزار آچکا ہے - یعنی اسٹابلشمنٹ کے اخراجات میں ۹۰ ہزار روپیوں کی کمی ہوئی ہے -

اکتوپیٹ جنرل اینڈ میلان اکتوپیٹ و فیر کا پہلے جو اکسینڈ بھرھوتا تھا وہ لا کھتے تھا۔ اب صرف ۲۸ ہزار کا ہے۔ سینئر ڈیٹھی سکریٹری کا جو پوسٹ تین میال

سے تھا وہ اب نہیں ہے - پہلے سینیٹر عہدہ داروں میں ڈپٹی سکریٹری جوائٹنٹ سکریٹری، اگر امنر سپلائی اکونٹش - اور فینانشیل ڈاؤائزر تھے - اب انکی ضرورت معلوم نہیں ہوئی اسلائے انہیں نہیں رکھنا گیا - اب اس سلسلہ میں ڈپٹی سکریٹری سپلائی اکونٹش نہ صرف سپلائی اکاؤنٹس کا کام کرتے ہیں بلکہ سپلائی ڈپارٹمنٹ کا جو کام وہ گیا ہے وہ بھی کرتے ہیں - یہ کہا گیا کہ ایک اسٹٹٹھ سکریٹری سے کام چلا سکتے ہیں - لیکن ڈپارٹمنٹ ضروریات اور حسابات وغیرہ کے سلسلہ میں جو فینانشیل سائید (Financial side) ہے اسکا بھی کام کرنا ضروری ہے - اس وقت حکومت مجبور ہے اور اس میں فدر رٹرنچمنٹ (Further retrenchment) کرنے کی گنجائش نہیں ہے - جب سینیٹر پوسٹ کے ایزارشن کا سوال آئیگا اس وقت اس سلسلہ میں حکومت کو جو کچھ اقدام کرنا ہے کریگی - سپلائی فینانس کا جو نیوکلس اسٹاف موجود ہے اس میں مزید کمی ہونے والی ہے لیکن موجودہ صورت میں مزید کمی کرنے کی گنجائش نہیں ہے کیونکہ ہم نے پہلے ہی کمی کر دی ہے -

۱ اس سلسلہ میں میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کم از کم فینانشیل نقطہ نظر سے سپلائی ڈپارٹمنٹ کی ورکنگ کا سوال یہاں آیا - اسپارے میں میں یہ بتلادبنا چاہتا ہوں کہ سپلائی ڈپارٹمنٹ میں جو بڑا ڈراسٹک رٹرنچمنٹ (Drastic retrenchment) ہو رہا ہے اسکی حقیقی مالی بچت (ایکچویل اکنامک سیونگ) کیا ہو گی اسکا اندازہ پورے اسپلیمنٹیشن (Implementation) کے بعد ہوگا - اور جب آئندہ سال ہاؤز کے سامنے یہ پورے فیگرس پیش ہونگے تو مجھے یقین ہے کہ ہاؤز اس سے مطمئن ہوگا - جو اکنامی اس میں عمل میں لائی گئی ہے وہ ایسی ہے جس کی وجہ سے اسپلیمنٹیشن میں کاف سیونگ ہونے والی ہے - اب میں نہیں سمجھتا کہ سپلائی کے سلسلہ میں اور کوئی ایسی خاص بات کہی گئی ہے جسکا مجھے جواب دینا ضروری ہے...

شی. ڈی. ڈی. دے شاپانڈے:—سپلائی پبلیسٹی سے کشان پر ۱۸ ہजار روپے خرچ ہو رہے ہیں۔ ک्या اینفارمیشن ڈپارٹمنٹ یہ?

شری بی - دام کشن راؤ - سپلائی پبلیسٹی سکشن کو اس وجہ سے افریمیشن ڈپارٹمنٹ میں ضم کیا گیا ہے کہ وہاں روول پبلیسٹی کا ایک نیا سکشن کھولا جا رہا ہے - اب یوں کے لئے جو اندازہ لکایا گیا ہے اسکے لحاظ سے کوئی ۹۸ ہزار یا ایک لاکھ کے اسٹا بلنسٹھ کی ضرورت ہوتی ہے - بجا ہے اسکے کہ سپلائی پبلیسٹی سکشن کے اسٹاف کو روپنچ کیا جائے اور پھر یہاں نئے اسٹاف کا رکروٹمنٹ (Recruitment) ہو یہ مناسب سمجھا گیا کہ جو پبلیسٹی سکشن آل ریڈی (Already) موجود ہے اسکو یہاں ضم کر کے یہ کام لیا جائے تاکہ وہاں پر بھی جو خرچہ آئے والا ہے وہ کم ہو جائے۔ چنانچہ اس طریقہ پر اس انڈر سٹانڈنگ کے تحت فینانس نے بھی اپنے اور بینل ٹیمانڈ میں کمی کر کے اسکی اجارت دی ہے کہ اس اسٹاف کو وہاں لیا جائے اور ان لوگوں سے روول پبلیسٹی کا کام یا فائیوا ای برپلان کی پبلیسٹی کا کام یا جو بھی پبلیسٹی کا کام

لیا جانے والا ہو وہ ان ہی سے لیا جائے۔ یہ طریقہ ہوا ہے۔ میں یہ کہہ دینا چاہتا ہو نکہ انفریشن ڈپارٹمنٹ کا موجودہ اسٹاف یہ اڈیشنل (Additional) کام نہیں کرو سکتا۔ اس سلسلہ میں جب میں کہوں گا تو تفصیلات عرض کروں گا۔

اب اسکے بعد دوسرا ڈیمانڈس کے لئے کٹ سوشنس دئے گئے ہیں وہ ریلوے کے میلوں (Saloons) اور سائیڈنگز (Sidings) کے بارے میں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر ایک ایسی چھوٹی چیز کو چھوڑ دیتے تو اچھا ہوتا لیکن انہوں نے اسکو مناسب سمجھ کر کہا لہذا مجھے بھی اسکا جواب دینا لازم آ جاتا ہے۔ بات یہ ہے کہ اس ڈیمانڈ کے تحت ۲۵ ہزار روپیہ کا پراویزن مانگا گیا ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ ۲۵ ہزار خرچ ہونے والے نہیں ہیں۔ جو سیلوں نہیں وہ تمام بیچ دئے گئے ہیں۔ دو سیلوں رکھئے گئے ہیں ایک میٹر گیج (Metre gauge) پر اور ایک بڑا گیج (Broad gauge) پر۔ یہ دو سیلوں ہیں جنکو کسی وقت ضرورت ہو گی تو استعمال کیا جائیگا۔ بات یہ ہے کہ بعض اوقات کسی جگہ جانا پڑتا ہے۔ ایک دو مرتبہ فینانس منسٹر۔ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی منسٹر، ریوبنیو منسٹر اور چیف منسٹر کو تنگبھ德拉 جانے کا اتفاق ہوا تو انکا جو فرست کلاس ٹراؤنگ الونس ہوتا تھا اسکے مقابلہ میں یقیناً میلوں مستا پڑتا تھا۔ زیادہ آرام سے بھی جاسکتے ہیں۔ تو ایسے موقع کے لئے یہ دو سیلوں رکھئے گئے ہیں۔ اور ان دو سیلوں کے بارے میں اگر آنریبل ممبر سڑاک ہیچ درینگ تو معلوم ہو گا کہ گذشتہ دو سال میں وہ استعمال نہیں ہوئے ہیں۔ مسکن ہے کہ ایک آدھ بار استعمال کیا گیا ہو۔ مجھے یاد نہیں پڑتا لیکن میں جانتا ہوں کہ تین چار منسٹریں بھی گئے ہیں تو انہوں نے اسکو استعمال نہیں کیا۔ ابھی سیشن ریزو کر کے گئے ہیں۔ دو سیلوں جو رکھے گئے ہیں انکے میئنٹنس چار جس وغیرہ بھی ہیں۔ لیکن دوسری چیز جسکے بارے میں آنریبل ممبر سڑاک ہیچ منسٹر کو غلط فہمی ہو رہی ہے وہ ریلوے سائیڈنگز (Railway sidings) کے

بارے میں ہے۔ نامیل ریلوے اسٹیشن کے پاس جو سائیڈنگز ہیں اسکے میئنٹنس کے اخراجات گورنمنٹ نہیں پرداشت کرتے بلکہ نظام پرداشت کرتے ہیں۔ صرف ایک ریلوے سائیڈنگ گلبرگہ اسٹیشن پر ہے اور جسے پچاس مال پیشتر گورنمنٹ نے انہی خرچے سے بنایا تھا۔ ان سائیڈنگ کے سلسلہ میں گورنمنٹ کو تھوڑے بہت اخراجات پرداشت کرنے پڑتے ہیں۔ جب بن ہی گیا ہے تو اسے میئنٹن کرنا لازم ہے۔ اس سے کس طریقہ سے سبکلوشی حاصل ہو سکتی ہے اسپر کچھ طریقے کرنے اور غور کرنے کے لئے میں تیار ہوں۔ لیکن جو ۲۵ ہزار کا پراویزن ہے وہ پورا اسپر خرچ ہونے والا نہیں ہے۔ ایسی چھوٹی چیزوں پر آنریبل ممبر سڑاک دی اپوزیشن کٹ سوشنس ہی نہ لائیں تو یہ انکے شایان شان ہو گا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ انکی شان کے خلاف ہے کہ ایسی چیزوں پر توجہ کریں۔

اب دوسری اور چیزوں کی طرف چلتے۔ یہ کہا گیا کہ امنسٹریشن کا ثاب ہیوی اکسٹنڈیچر ہے۔ امنسٹریشن ہر یہ سب سے بڑا اعتراض ہے اور اسکا جواب دہنا

ضروری بھی ہے۔ آنرپبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے بھی اپنی آخری اسپیچ میں اس پر بہت زور دیا۔ کہا گیا کہ دیکنئے چین میں کیا ہرتا ہے۔ غلہ لیکر منشہ کام کرتے ہیں۔ کپڑا لیکر کوٹ بنالیئے ہیں انہوں نے چین کی بہت سی سالیں دب۔ میں نہیں جانتا۔ میں چین کے بارے میں زیادہ بڑھا نہیں ہوں۔ سنا بھی نہیں ہوں۔ مجھ سے غلطی ہوئی۔ حال میں چین کے امباشدور (Ambassador) یہاں آئے نئے۔ ان سے پوچھنے کا موقع نہیں ملا۔ ممکن ہے نہ صحیح ہو اس واسطے کہ.....

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—पंडित सुन्दरलाल और कुमारपा की किताबें हैं, युसकाजो मैंने हवाला दिया है।

شری بی - رام کشن راٹ - اسکا حوالہ دیا گیا ہے میں اوسے پڑھونکا - کماراپا کی کتاب کا ایک دوسرے آنریبل نے بھی حوالہ دیا ہے - ہوسکتا ہے جن میں ایسا ہو لیکن میں سمجھتا ہونکہ دنیا میں چین ایک ایک ہی ملک ہے جہاں پر انقلاب ہوا اگر اسکو انقلاب کہا جاسکتا ہے - اس انقلاب کی تقلید دنیا کے اور ملک کو سکتے ہیں یا نہیں کو سکتے میں اسکے متعلق رائے نہیں کرنا چاہتا - ہوسکتا ہے جب چوکھٹ پدلے گا، جسکا آنریبل لیدر آف دی اپوزیشن کو یقین ہے تو اس وقت ہے ہوسکے گا۔ اب ہندوستان کا چوکھٹ بدلہ ہوا نہیں ہے - وہ برانا چوکھٹ ہی ہے - اس میں رنگ سازی کر کے لال رنگ کو پیلا کر دیا گیا ہے - جب چوکھٹ بدلے گا تو جوار لیکر یا غلمہ لیکر یا کیا لیکر منسٹری کرینگ میں نہیں جانا - آنریبل لیدر آف دی اپوزیشن اور انکے دوستوں کی باری آئیگی نو ایسا ہو گا کم از کم دوسرے لوگوں کے ذمہ جب یہ کام ہے تو ابھی بوف کرنا بہب ہی غلط بات ہو گی اور انہوں نے خود ہی فرمایا کہ ہم آپ سے اکسپکٹ (Expect) بھی نہیں کرتے۔ آپ نے جو کچھ کہا ہم نے بھی سن لیا - جو کچھ ہوئے والا ہے وہ ہو گا - لیکن جنرل سوال کی نسبت میں اتنا ہی عرض کرنا چاہتا ہوں - آنریبل ممبر فرامکلو اکری ڈر بھی اعتراض کیا گیا کہ انہوں نے یہ کہا - لیکن صرف انہوں نے ہی بہ نہیں کہا - کئی ممبروں نے بھی کہا - کئی لوگوں نے کہا - رہوڑوں میں بھی درج ہے - باوجود اس کے کہ پرنسپل مسمم آف بیورو کریسی(British System of Bureaucracy) میں جو آئی - سی - پس کا اشیل فرم ہے اوس میں کچھ تباہی لیکن اس کے باوجود ہر شخص نے یہ تسلیم رکھیا ہے کہ اوس میں گن ( گن ) اور او گن ( او گن ) دونوں بھی نہیں - میں نے بھی "ہریجن" پڑھا ہیے - اوس میں گاندھی جی نے اون کے گنوں اور او گنوں دونوں کو بتلایا ہے - میں اوسکو برایر کوٹھ ( Quote ) کر سکتا ہوں اور آنریبل لیدر آف دی اپوزیشن کو کنونس ( Convince ) کر سکتا ہوں - میں چاہتا ہونکہ ہمارے دوست آنریبل ممبر اس آف دی اپوزیشن گاندھی ہی سکو طریقہ کا کریٹیزم اختیار کریں - اور گن اور او گن دونوں پیش کیا کریں ۰۰۰ مولے پر چاہیے۔

شریکی - رام کشن راؤ - میں نے پہلے بھی کہا ہے اور اب بھی یہی کہتا ہوں۔ واقعہ یہ ہے نہ انڈیا کی جو سیول سرویس ہو بڑش ٹریدیشنز (British traditions) لئے ہوئے ضرور ہے۔ یہ بھی ہرسکتا ہے کہ بڑش ٹریدیشنز میں جو اوگن تھے اور جن کی تفصیل گاندھی جی نے بتائی ہے اون میں سے کچھ اون کے پامن ابھی رہ گئے ہوں۔ انہیں کسلیلی (Shake off Completely) کہا جائے گا۔ اسکو میں نسلیم کرتا ہوں۔ میں نے سیول سروٹس کے سامنے اور ککٹر بکنفرنس میں اور دوسرا جگہوں پر علانیہ کہا۔ اور اس کو نسلیم کیا ہوں۔ لیکن کس حد تک۔ اس حد تک کہ کچھ اون ٹرین اسٹیل فریم کے اون میں رہ گئے ہیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ جو گن تھے وہ باقی نہیں رہے۔ اب رہی یہ بات کہ ہمارے سکرٹریز (۲۰۵۰) روپیے ننخواہ کیوں لیتے ہیں۔ کیوں نہیں لیتے؟ یہ تو ہوئے سماج کا ڈھانچہ اور ہمارے دوست آنریبل لیڈر آف دی ایوزشن کے الفاظ میں ہوئے چوکھٹ کو بدلنے کا معاملہ ہے۔ آج سارے ہندوستان میں جو چوکھٹ موجود ہے۔ غلط ہو یا صحیح۔ بڑی ہو یا اچھی۔ ان ڈفرنٹ (Indifferent) طور پر اسکو آپ جیسا بھی سمجھیں اوس میں جنی تبدیلیاں ہم کو سکتے تھے کہ رہے ہیں۔ اور وہ چوکھٹ ایسی ہے کہ اسی میں زبانی طور پر کہنے سے یا اوسکے بارے میں ادھر اودھر کی باتیں کرنے سے بدلنے والی نہیں۔ کسی ملک کی سماجی یا سیاسی چوکھٹ اگر بدلنا ہوتی وہ محض باندروں سے نہیں بدلے گی۔ اوس کا ہستاریکل بیک گرافٹ (Historical background) تاریخی پس منظر ہوتا ہے۔ اوس کا ایک فیوچر (Future Prospect) اوسکا پر اسپکٹ (Prospect) ہوتا ہے۔ اور ری ٹریاسپکٹ ایولیوشن (Retrospect evolution) ہوتا ہے۔ محض بولنے سے یا میٹھی میٹھی چکنی چپڑی باندروں سے وہ بدلنے والی نہیں۔ اگر ہوئے ہندوستان کی سماجی حالت بدلنا ہوتا تو اسکے دو الگ الگ اور متضاد طریقے ہو سکتے ہیں یا تو جیسا کہ آنریبل لیڈر آف دی ایوزشن نے کہا دو کامن میان (Common man) میں۔ اون دونوں کو ملا کر ایک بنانے کی کوشش ہو سکتی ہے۔ یا یہ ہرسکتا ہے کہ ایک کیٹیگوری (Category) کے کامن میان کو یعنی آفیسرمن کو جن کی تعداد آپ نے (۶۶٪) بتائی اور کہا کہ اون پر ۲۲ لاکھ روپیے خرچ ہو رہے ہیں امن میں کمی کو متکھنے ہیں۔ آفیسرس پر زیادہ خرچ ہو رہا ہے اور سب آرڈینیشن پر کم خرچ ہو رہا ہے، خانہ ہو رہا ہے۔ ساری دنیا میں بھی ہو رہا ہے جب ساری دنیا کی چوکھٹ بدلے گئی تو ہنٹوستان کی بھی چوکھٹ بدلے گئی۔ حیدرآباد کی بھی چوکھٹ بدلے گئی۔ آج کے سماج کی چوکھٹ میں یہ چیز ہے۔ میں تو تفصیلات میں جانا نہیں چاہتا۔ اس کے لئے وقت زیادہ لگ کا۔ لیکن یہ بتاسکتا ہوں کہ رشیا اور لوسمرے کاٹی تنش (Continental Differences) دیشون میں جہاں ہمارے سے نرال چوکھٹ ہے اور جو ہمارے دوستوں کو پسند ہے وہاں نہیں یہ ڈفرننس آف ایمو لیومنس (Differences of emoluments) موجود ہیں۔ جو اچھے دماغ ہیں، اچھا کام کرتے ہیں اون کو ایمولیومنس (Emoluments)

زیادہ دیتے ہیں - جو کم درجے کا کام کرتے ہیں اونہیں کم دیا جاتا ہے - بدقدامتی سے انسان کے ٹیلٹ (Talent) میں ، انٹلیجنس (Intelligence) میں بدھی میں اوسکی شکتی میں فرق رہا ہے - اس قسم کی ان اکوالیٹی (Inequality) فطرتاً اوس میں موجود ہے - یہ چیز ساری دنیا میں ہے - اور اگر کوئی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ کہیں پر ایسا نہیں ہے تو وہ غلط ہے - کہیں کم ہے اور کہیں زیادہ کہیں پر اس ان اکوالیٹی کو کم کرنے کی کوشش کی گئی کہیں پر کچھ گنجائش موجود ہے - اس پر حکومت غور کر رہی ہے - آج کل اکسپیشن پر بڑھنے کا زمانہ ہے - سہنگائی کا زمانہ ہے - جہاں دوسرے کشکست (Context) میں ہمارے دوست مانتے ہیں کہ مہنگائی اتنی ہے - یہ ہے اور وہ ہے - وہاں اس سلسلہ میں یہی کیوں نہیں مانتے؟ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ اس کیثیگوری کے کامن میں کے استانڈرڈ آف لیونگ (Standard of living) کو گھٹا کر نیچے لا جائے - یا اون کے اسٹینڈرڈ آف لیونگ کو اوپر لیجا جائے - یہ ایک ڈائلیما (Dilemma) ہے جس سے ہم گزر رہے ہیں - اس کے متعلق اختلاف رائے ہو سکتا ہے - بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جن لوگوں کا اسٹینڈرڈ گراہوا ہے - اوس کو اوپر والوں کا اسٹینڈرڈ نیچے لاٹے بغیر اونچا کیا جاسکتا ہے - بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اوپر والوں کا اسٹینڈرڈ نیچے لاٹے بغیر نیچے والوں کا اسٹینڈرڈ اونچا کرنا ناممکن ہے - اس سلسلہ میں کئی کمپرومائزنگ (Compromising) طریقے ہو سکتے ہیں جن پر غور کیا جاسکتا ہے - لیکن اس کے متعلق ابسلیوٹ کریسم (Absolute criticism) سے فائدہ نہیں - چونکہ جواب دینا ہے اس لئے میں اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ ٹاپ ہیوی اکسپیشن پر کو کم کرنے کے لئے ہم نے کئی کوششیں کیں - اس کے پہلے ایک سوال کے جواب میں یا کسی اور موقع پر میں نے یہ کہا تھا کہ گور والا کمیٹی نے اپنی سفارشات میں مختلف مدت کے تحت تین کروڑ کم کرنے کی گنجائش بتلائی تھی - اون سفارشات پر ہم نے قریب قریب عمل کیا اور دو کروڑ کی حد تک ہم نے اکامی کی - لیکن ایک کروڑ کی حد تک ہم اکامی نہیں کر سکے - کیونکہ اس کے کچھ زبردست وجود موجود ہیں کسی کمی کے لئے بخض سوچ کر ایک راستہ نکالنا یا اس کے لئے کوئی اپنائے (Practical difficulties) سمجھانا آسان ہے - لیکن جب اون کا ایمیلتیشن کوئی نہیں ہوتے ہیں - ان ہی پریکٹیکل ڈیفیکلٹیز کی وجہ سے ہم ایک کروڑ کی حد تک اکامی نہیں کر سکے - یہ بات بالکل صاف ہے -

سکرٹریز وغیرہ پر جو تنقیدیں کی گئیں اون سلسلہ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ (۲) لاکھ (۳۰) ہزار تک جو سیونگس ہوئی ہیں وہ حال حال میں کی گئی ہیں - چیف انسپکٹر آف آفسس نے اچھی طرح سے انسپکشن کر کے جو سفارشات ہمارے واسطے

پیش کیں اون کے پیش نظر کچھ تبدیلیاں کی گئیں۔ جسکی وجہ سے رُٹنچمنٹ عمل میں لا یا گیا اور رف اسٹیمیٹ (Rough estimate) کے بحاجب (۲) لا کرہے (۳۰) ہزار کی سیونگ ہوئی۔ یہ نتیجہ ہے ڈائٹ کٹلی اون سفارشات کا جو چیز انسپکٹر آف آفیسمن نے کئی ہیں۔ اس کے علاوہ گوروا لاکھی کی سفارشات پر عمل کرنے کی وجہ سے جو نتیجہ پر آمد ہوا ہے اوسکے متعلق میں نے ابھی بتایا ہے کہ ہم نے دو کروڑ کی سیونگ کی۔ اس مسئلہ میں کم از کم یہ بتادینا چاہتا ہوں کہ ...

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—आप के बजट में तीन लाखका अिजाफ़ा है।

شری بی - رام کشن راؤ۔ اس کا جواب میں ابھی دے دوں تو اچھا ہے ۔ یہ واقعہ  
کہ تین لاکھ کا اور آل ( Over all ) اضافہ ہوا ہے ۔ ایک طرف تو دو  
کروڑ کی کمی ہوئی ۔ اور دوسری طرف کچھ اضافہ ہوا ۔ جہاں رٹرنج کرنے کی ضرورت  
تھی وہاں رٹرنج کیا گیا اور جہاں بلڈاپ ( Build up ) کرنے کی ضرورت تھی  
بلڈاپ کیا گیا ۔ کیونکہ گورنمنٹ کی مشیری میں یا کسی اور کاسٹی ٹیوشن میں ایک  
نیچرل پا اور آف گروٹھ ( Natural power of growth ) رہتی ہے ۔ کوئی  
نیشن بلڈنگ ڈپارٹمنٹ ہویا نیشن بلڈنگ ڈپارٹمنٹ نہ سمجھی کوئی اور ڈپارٹمنٹ ہو ۔ اوس  
میں ڈیولومنٹ کی ایک انہرنس کیپسٹی ( Inherent capacity ) رہتی ہے ۔  
اور وہ بڑھتی جاتی ہے ۔ گھٹتی نہیں ۔ آج ہمارا کام وستہ ہو رہا ہے ۔ وہ بڑھتا جا رہا  
ہے ۔ ہرسال ۶۰۔۷۰۔ لاکھ روپیے نیشن بلڈنگ ورک کے نیوائیٹس (New items)  
کے لئے اضافہ کئے جا رہے ہیں ۔ اس کے لئے اوسی تناسب سے نئے اسٹیلشمنٹ کی بھی  
ضرورت ہوتی ہے اور اوس میں اضافہ ہوتا ہے ۔ میں یہ سوال ہاؤز سے پوچھنا چاہتا  
ہوں کہ گورنمنٹ کا کام بڑھ رہا ہے یا کم ہو رہا ہے ؟ اکانمی تو ہم ضرور کر رہے ہیں  
لیکن کام بڑھ رہا ہے یا نہیں ۔ آنریبل ممبرس آف دی اپوزیشن کہتے ہیں کہ  
کلیان کاری اسٹیٹ بنانा چاہئے ۔ ولغیر اسٹیٹ بنانा چاہئے ۔ لیکن ولغیر اسٹیٹ کی تشکیل کے لئے  
ہمارا کام کتنا بڑھتا جاتا ہے اوسکا اندازہ بھی آنریبل ممبرس کو ہونا چاہئے اور ہے ۔ میں یہ  
نہیں مانتا کہ اون کو اس کا اندازہ نہیں ہے ۔ لیکن اس کے باوجود ان کو انکور  
( Ignore ) کر کے کریٹیزم کرنا چاہتے ہیں اس وجہ سے اون کو نظر نہیں  
آتا ۔ جب اون کو نظر نہیں آتا تو دکھانے کی قوت کم از کم مجھے میں نہیں ۔ دراصل  
اوسم ائرنس کیپسٹی آف گروٹھ کی وجہ سے اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور ہونا لازمی ہے ۔  
گورنمنٹ نے کوئی نئے ٹیکسٹ نہیں لکائے یہ کہا گیا ۔ اکانمی کی گئی ہے تو خرچہ میں  
کیسے اضافہ ہو رہا ہے ؟ لیکن خرچ میں اضافہ ہونے کے باوجود بھی اکانمی کرنے کی  
وجہ سے ہم یہ بجٹ آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں ۔ کیا ہم نے کوئی نئے ٹیکسٹ  
لکائے ہیں ؟ نہیں لکائے ہیں ۔ پھر نئے ٹیکسٹ لکائے بغیر پرانے اسٹیلشمنٹ کو  
وہسا کا ویسے ہی رکھتے ہوئے نئے اسٹیلشمنٹ کو کس طرح کوئی حکومت مقرر کر سکتی ہے  
یہ طرف اکانمی ہو رہی ہے ۔ رٹرنجمنٹ ہو رہا ہے اور دوسری طرف ڈیولومنٹ ہو رہا ہے ۔

یہ دونوں چیزیں سائیڈ بائی سائیڈ (Side by side) ہیں۔ ڈسٹرکشن (Destruction) اور کنستھرکشن (Construction) دنیا میں ساتھ چلتا رہتا ہے۔ ہر اڈیشن (Addition) کا سب ٹریکشن (Subtraction) دنیا میں ساتھ چلتا رہتا ہے۔ یہ میتھمیٹیکس (Mathematics) کا بنیادی روں ہے۔ اس کا جواب تو یہ ہوا۔

اس طرح کی چند چیزیں اور بھی کہی گئی ہیں۔ میں اس کا جواب یہ دینا چاہتا ہوں کہ ممکن ہے کہ ایک زمانہ ایسا بھی یہاں آجائے جیسا کہ آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن اور اون کے دوستوں کا خیال ہے کہ ہمارے یہاں عام طور پر گورنمنٹ سونٹس کی تنخواہیں کم ہو جائیں۔ لیکن ہم نے بھی تھوڑا بہت کم کیا ہے۔ آئی۔ اے۔ ایس آفیسرس کے سلسلہ میں فیکشن آف پے (Fixation of pay) کا سوال آیا تھا تو ہم نے اوس وقت پہلے کے مقابلہ میں کم تنخواہ رکھی۔ البتہ جن لوگوں کو پہلے سے ایسی تنخواہیں مل رہی تھیں اون کو کم نہیں کیا۔ کیونکہ کسی کو اپنے محصلہ حقوق سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔ اس وجہ سے جو لوگ (۲۲۰۰) روپیہ یا بڑی بڑی تنخواہ پا رہے تھے اون کو ہم نے مستثنی کیا ہے۔ باقی فیوچر سرویس کے لئے ہم نے تنخواہیں کم رکھی ہیں۔ آئی۔ اے۔ ایس کے جو نیر آفیسرسون کے لئے ابتدائی تنخواہ بجائے تین سو کے (۳۰۰) مقرر کی گئی اون کے اوپر کے گرینڈ کو بھی ہم نے کم کیا۔ اسی طرح سینیر آئی۔ اے۔ ایس آفیسرس کا گرینڈ جو (۸۰۰ تا ۱۸۰۰) تھا وہ (۹۰۰ تا ۱۵۰۰) کر دیا گیا۔ اس طرح نئے آنے والوں کو (۲۲۰۰) روپیہ تنخواہ نہیں ملے گی۔ چیف سکرٹری کی تنخواہ کے متعلق ایک آنریبل سبیر نے کہا کہ اون کو (۲۲۰۰) روپیہ تنخواہ کے علاوہ اسپیشل پے (Special pay) (۱۳۲۰۰) روپیہ بھی ملتی ہے۔ ہماری پدقسمتی سے وہ فیگر میں پرنٹ (Misprint) ہو گیا ہے۔ (۱۳۲۰۰) غلط چھپ گیا۔ وہ فیگر در اصل (۳۲۰۰) روپیہ ہے۔ وہ اونکی اسپیشل تنخواہ ہے۔ اونکی اصل تنخواہ (۲۲۰۰) روپیہ ہے جس طرح کہ ہمارے دوسرے سکرٹریز کو ملتی ہے۔ یہ بھی کہا گیا کہ وہ ایک اچھے آدمی ہیں لیکن مقامی لوگوں کو کیوں موقع نہیں۔ دیا گیا۔ یہ متضاد آرگیومنٹ ہافز میں کئی مرتبہ پیش کیا گیا۔ میں اس کا جواب دیتا ہوں لیکن یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اس قسم کے دیپانسیبل پوسٹ (Responsible post) کے لئے جیسا کہ چیف سکرٹری کا ہوتا ہے اس امر کی سخت ضرورت تھی کہ ایک ایسا آدمی اس پوسٹ پر لیا جائے جو دوسری چکہ خود بھی اسٹرکٹ ڈسپلین (Strict discipline) میں رہ کر کام کیا ہو اور دوسروں پر اسٹرکٹ ڈسپلین عائد کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ میں ہمارے یہاں کے عہدہ داروں کی لیاقت پر حرف نہیں لارہا ہوں وہ اچھے اور لائق لوگ ہیں۔ اچھی اچھی معلومات رکھتے ہیں۔ انہوں نے ہرانے زمانے میں بھی افسوسی دکھائی اور اب بھی دکھا رہے ہیں۔ لیکن اونیں طرف کے آنریبل سبرس ۴۰۰۰

*Shri V. D. Deshpande*: Is this not self-contradictory?

*Shri B. Ramkrishna Rao*: Self-contradictory arguments are the arguments of the Members of the other side. They want the Government to be efficient and perfect-so efficient that it must top the list of other Governments and at the same time they do not want a single man from outside to be brought who could introduce certain fresh methods and a different outlook. That is the contradiction inherent in the criticism of the Members of the Opposition. My arguments are not self-contradictory.

جیسا کہ میں نے ابھی کہا اس کی کوشش کی جا رہی ہے کہ سرویس کو ری آرگائز کیا جائے۔ اور یہاں کے رولس میں اسٹرکشن斯 ( Strictness ) پیدا کی جائے۔ سرویس ریگولیشنس بنائے جائے جائے۔ اس کے لئے بھی ایک کٹ موشن لایا گیا ہے۔ میں یہ کہونا کہ یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ کام ہو رہا ہے۔ اس کے لئے ایک چھوٹا سا اسپیشل استاف بھی جی۔ اے۔ ڈی میں رکھا گیا ہے۔ ہارٹ بی اینڈ پارٹ اے اسٹیشنز ( Part B and Part A States ) میں یہ مواد طلب کر کے اسپر غور کیا جا رہا ہے کہ اس میں کوئی تقضی نہیں ہے۔ ان تمام چیزوں کو دیکھ کر نئے پروپوزلز ( Proposals ) بنائے جا رہے ہیں۔ پانچ ڈپارٹمنٹس کے بارے میں اسکا عمل ہو چکا ہے۔ اس سہیں کے آخر میں ہلتھ ڈپارٹمنٹ ( Health Department ) کے رولس آنے والے ہیں۔ یہ کوئی ایسا کام نہیں ہے کہ زبان سے کہتے ہی ہو جائے۔ یہ ایسی چیزیں ہیں کہ انہیں نئے اوٹ لک ( Outlook ) کے تحت دیکھنا پڑتا ہے اور باہر کے لوگوں کو لا کر کام لینے نے یہ چیزیں حاصل ہو سکتی ہیں۔ یہی درشتی ( حیرت ) ہے۔ سلکی پیوریٹیزم ( Mulki Patriotism ) میں میں کسی آریبل میبن سے کم نہیں ہوں۔ میں پہلے سے اس میں حصہ لیتا آ رہا ہوں۔ باہر سے جو ایسوس ڈیپوٹیشن ( Deputation ) ہو آئے تھے اون میں سے جنکی مجھے ضرورت محسوس نہیں ہوئی اونکو بھی جدا گیا ہے۔ اسٹیشن کے آفیسرس کی ایشنسی کو پڑھا کوئی ان میں تھوڑا بہت جو تقضی ہے اسکو دور کرنے ہوئے ہم ان ہی سے کام اپنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مجھے اس بات کے اعلان میں خوشی محسوس ہوئی ہے کہ ہمارے ٹکھنیکی دار ریسپانسیو ( Responsive ) ہیں اور ٹھیکٹک طور پر کام کرنے ہیں۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ پچھلے حالات کے لحاظ سے ابھی موشکوار تبدیلی پیدا ہو گئی ہے اور گرا جولی ( Gradually ) تبدیلی ہو رہی ہے۔ لیکن یہ خیال کہ فوری تبدیلی ہو جائے، اور رانیٹک ( Overnight ) تبدیلی ہو جائے اس قسم کا شعبدہ میرے ہاتھ میں نہیں ہے۔ ایسی شکنی ( شकست ) مجھے میں نہیں ہے البتہ گرا جول ریولویشن ( Gradual revolution ) ہو رہا ہے۔

کسی خاص جگہ کے لئے کسی خاص کام کے لئے بھارت سے کسی عہدہدار کے لئے کی ضرورت ہوتو ہمیں پیچھے ہتنا نہیں چاہئے۔

ریٹرنچمنٹ (Retrenchment) کے سلسلہ میں دو تین مثالیں میں گناہکا ہوں۔ چیف آرکیٹھ (Chief architect) جنکو ہڑی تنخواہ دیجاتی تھی انکو ہٹا دیا گیا ہے۔ الکٹریکل اڈوائیز ٹاؤن پلاننگ آفیسر اور چیف آرکیٹھ کے آفیسس کو ریٹرنچ کر دیا گیا ہے اور انکے اسٹاف کو ابزارب کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ ایسے معاملات نہیں ہیں کہ بس چھوڑی ہاتھ میں لیکر کتابخانے جائیں اور ختم کر دیں کیونکہ جو لوگ تعفیف میں آئنگے انکو ابزارب کرنے کا سوال بھی پیدا ہوتا ہے اور یہ چیز خاص طور پر پیش نظر ہے۔ ان حالات کے تحت میں کہونگا کہ محض ٹاپ ہیوی اڈنسنٹریشن کہدینا درست نہیں ہے۔ اسبارے میں فیگرس بتائے گئے ہیں لیکن میں کہونگا کہ وہ (Illusory) ہیں۔ میری پارٹی کے بتائے ہوئے فیگرس (Illusory) نہیں ہیں بلکہ اوس طرف کے بتائے ہوئے فیگرس (Pensions) ہیں۔ جو پیسہ نیشن پالٹنگ ڈپارٹمنٹ سے بچتا ہے وہ سب کا سب ان پر خرج نہیں ہوتا۔ اسٹاپلشمنٹ (Establishment) پر کتنا خرچ ہوتا ہے اسکے فیگرس فینанс منسٹر نے بتائے ہیں۔ پشننس (Pensions) کو چھوڑ کر (۱۹) پرنسٹ اسٹاپلشمنٹ پر خرچ ہوتا ہے۔ پشنری کنشریوشن (Pensionary contribution) پر زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ بہت سے لوگوں کو ریٹائر (Retire) کرنے کی وجہ سے پشنری کی تعداد زیادہ ہو گئی ہے۔ اس طرح انکو شامل کر کے (۲۶) پرنسٹ خرچ ہوتا ہے۔ اگر اسکو الگ کر دیں تو حقیقی خرچہ روپنیو کا ۱۹ پرنسٹ ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ چوکھٹ میں یہ فیگر کوئی برا فیگر نہیں ہے۔ میں سے پاس دوسرے امشیٹوں کے فیگرس بھی موجود ہیں لیکن آپکو تواہ کے فیگرس پر بھی اعتراض ہے۔ سارے ہندوستان کی چوکھٹ پر جنکو اعتراض ہو انکو اسکا حوالہ دونگا تو انکے لئے یہ کوئی قوی دلیل نہوگی۔ ہاں دوسرے لوگوں کو جو اس سے مطمئن ہونے پر مائل ہوں بتا سکتا ہوں۔ مگر اتنا اطمینان دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے چوکھٹ میں ہمارے فیگرس قابل اطمینان ہیں اور ان سے مجھے شرمندہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ مجھے اطمینان ہے کہ حیدر آباد گورنمنٹ کا جو خرچہ ہورہا ہے وہ زیادہ نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ ایک دو امشیٹ کے مقابلہ میں ہمارے پاس چند پوشاں اونچے درجے کے ہوں۔ مگر سکرٹریز اور ممبر آف دی روپنیو بورڈ کو عام طور پر یونیفارملی (Uniformly) آئی۔ اسے اس کپڈر (I.A.S. Cadre) میں جو تنخواہ سارے ہندوستان میں دیجاتی ہے وہی یہاں بھی لا گو کیجا رہی ہے اسلئے میں کہونگا کہ اس سلسلہ میں ٹاپ ہیوی اڈنسنٹریشن کے متعلق جو اعتراضات کئے گئے ہیں وہ کچھ زیادہ وقیع اعتراضات نہیں کسی جا سکتے اسلئے میں انکے جواب کی ضرورت نہیں سمجھتا۔

جي۔ اے۔ ڈي (G. A. D.) کی ورکنگ (Working Generally) کے سلسلہ میں چنرلی (Generally) بہت کچھ کہا گیا ہے۔ ڈیمانڈ نمبر ۱۲ بہت

بڑا ڈیمانڈ ہے (۶۸) لاکھ کا ڈیمانڈ ہے اور اڈمنیسٹریشن کی پوری مشنری (Machinery) پر مشتمل ہے اسلئے جنرلی اس ڈیمانڈ پر بہت سی باتیں کہی جاسکتی ہیں - میں کن کن اعتراضات کا جواب دوں اور کن کا نہ دوں .....

شی. ہندی. ڈی. دے شاپاونڈے :— آپ ایسکے لیے اعلان ڈیمانڈ جو بنانا کر کرے ؟ ہم میں ایسے بहت تکالیف ہوتی ہیں۔ ۶۸ لاکھ یا ہم کو تباہی گئے ہیں، جو سے سے کروٹری ہیں، اور مینیسٹری ہیں۔ ایسے واجہ سے جیتنا ہم کو تباہی ہے دنیا چاہیے وہ ہم نہیں دے سکتے، اور انہرے جو بھی نہیں نیکاں سکتے۔ یہ ایتنی بडی ڈیمانڈ بنانی گئی ہے کہ ایسے ہم سے ہم سے اسکے لیے اعلان (Attention) بھی نہیں دے سکتے۔ اس سے کم ایسکا خواہ اگلے وکالت رخوا جائی تو موناصل ہوگا۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ ڈیمانڈ پر ڈپارٹمنٹ وائیز (Department-wise) یا منسٹر وائیز (Minister-wise) بجٹ کر کے منظوری لینے کا طریقہ دوسرا اسٹبلیزیز میں راجح ہے۔ اس سلسلہ میں جو تفصیلات چاہی جا رہی ہیں وہ بجٹ میں موجود ہیں۔ پورے ۶۸ لاکھ کی تفصیلات بجٹ میں موجود ہیں۔ اگر مزید تفصیلات کی ضرورت ہو تو میں خروج بتلانے کی کوشش کروں گا۔ لیکن ساتھ ساتھ ورکنگ کے بارے میں بہت ساری باتیں کہی گئی ہیں۔ کرپشن (Corruption) کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ بھی بوجھنا گیا ہے کہ ڈپارٹمنٹل رولس (Departmental Rules) بنانے میں کیوں دیر ہو رہی ہے۔ منسٹر کا رس کے بارے میں بھی اعتراض کیا گیا ہے۔ اگر میں ان تمام باتوں کا جواب دوں تو اسکے لئے بہت زیادہ وقت صرف ہو گا اسلئے میں اسکی ضرورت نہیں سمجھتا۔ جو ہے وہ ہے۔ کرپشن کے بارے میں بعض آنریبل ممبرس نے کہا کہ یہ ثابت سے شروع ہوا ہے۔ لیکن میں یہ کہوں گہ کرپشن صرف سبارڈینیٹ آفیس (Subordinate offices) میں ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ کرپشن کہاں نہیں ہے؟ سب جگہ ہے۔ اس ہافز میں کرپشن ہے۔ جو آنریبل ممبرس کرپشن کی شکایت فرماتے ہیں ان میں خود کرپشن ہے اسلئے سوائے اسکے کوئی اور چیز آنریبل ممبرس کو نظر نہیں آئیگی۔ وہ ایک ماہہ ہو گا۔ وہ ماہہ (ماہ) ایسا ہے کہ ...

شی. ہندی. ڈی. دے شاپاونڈے :— اور بُس میں آپ پُرلٹ ہے!

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ ہاں وہ پُرکرنگ (Purkraning) ہے تو ہم پورش (Purchase) ہیں۔ اصل میں آنکھ پر جو پردہ پڑا ہوا ہے یہ اس ماہہ کا پردہ ہے۔ میں سنسنیل (Sincerely) پوچھتا ہوں۔ میں ایسی ہی باتوں پر اپنے فائلنگس (Feelings) پر کنٹرول نہیں کر سکتا۔ میں دیکھتا ہوں کہ بالکل آئویں ٹرتھ (Obvious truth) کو روکنگائیز (Recognise)۔ نہیں کیا جاتا۔ ایسی بات کہی جاتی ہے جس کو سنکر کسی انسان کو بھی غصہ آجائے۔ چاہے کوئی شخص کیوں نہ دھتنا ہو۔ چاہے اس ایوان کے آنریبل ممبرس ہی کیوں نہ ہوں جب مجھ سے کہتے ہیں کہ۔

حیدر آباد اسٹیٹ کے امینسٹریشن میں نیچے سے اوپر تک مارے کے سارے دفاتر کر پشن سے بھرے ہوئے ہیں ۔ اگر وہ صرف یہ کہتے کہ سبارڈینٹ آفیس میں کرپشن ہے تو خیر میں ایک حد تک اعتراف کر لیتا لیکن یہ کہا جاتا ہے کہ اوپر سے نیچے تک کرپشن ہے اور اوپر کے درجے کے لوگ بھی کروپت (Corrupt) ہیں ۔ اگر یہ کہا جاتا کہ کسی حد تک کرپشن ہے تو مجھے غصہ نہ آتا لیکن کچھ اس انداز سے اس اسپلی میں ذمہ داری کو محسوس نہ کر کے ریپریزنسٹیو آف دی پیویل (Representatives of the people) جو ڈیموکریسی کے دعاویدار بھی ہیں کہتے جا رہے ہیں ۔ حالانکہ جو تبدیلی ملک میں پیدا ہوئی ہے اسکے وہ ذمہ دار ہیں اور دیدہ دلیری کے ساتھ کہتے ہیں کہ ملک میں کرپشن بڑھا ہوا ہے ۔ میں اس آر گیومٹ (Argument) کا جواب دئے کی ضرورت نہیں سمجھتا جو اس انداز سے پیش کیا جائے جسکا جواب ہی نہیں ۔ اگر لیمٹ (Limit) کے اندر کریسیزم ہوئے موقع نہ ہو، با موقع ہو اور ریز نیبل (Reasonable) ہو تو اسکا جواب بھی دیا جاسکتا ہے ۔ جو کریسیزم بے موقع اور ان ریز نیبل (Unreasonable) ہو اسکا بہترین جواب سکوت ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ حیدر آباد اسٹیٹ میں بالکل کرپشن نہیں ۔ میں کہ اس کا دعوا یا رہا ہوں کہ حیدر آباد اسٹیٹ میں کرپشن کا شائیہ نہیں ہے ۔ کوئی گورنمنٹ اسکا دعوی نہیں کر سکتی ۔ میں چالانچ (Challenge) دیتا ہوں کہ کوئی آنریٹن معتبر اپوزیشن کے ہوں یا اس طرف کے مجھے بتائیں کہ دنیا میں کوئی ایسا اسٹیٹ ہے جسکے امینسٹریشن میں کرپشن کی شکایت نہیں ہے ۔ کہیں بھی اسپلیز (Assemblies) اور پارلیمنٹس (Parliament) میں شکایت ہوئی ہے تو لمش (Limits) کے اندر ہوئی ہے ۔ لمٹ سے متجاوز ہو کر نہیں ہوئے ۔ محض کیچھ اچھا لئے کی خاطر اسپلی میں باتیں نہیں کی جاتیں ۔ میں کم حصے کم یہ توقع رکھتا ہوں کہ جب کرپشن کے بارے میں کریسیزم ہوتا ہے یا کسی ایک بڑے مسئلہ پر کریسیزم ہوتا ہے جس سے کسی قوم کے مارلس (Morals)، کسی قوم کے اتھیکل ابیٹیو (Ethical attitude) یا اوث لک (Outlook) پر اثر پڑنے والا ہے تو یہت احتیاط ہے بات کرنی چاہئے ۔ ذمہ داری سے بات کرنی چاہئے ۔ غیر ذمہ داری سے بات کرنا اس امر کی دلیل ہے کہ وہ اس ہاؤس میں بیٹھ کر ذمہ داری سے سوچنے کیلئے نہیں آئے ہیں بلکہ گلری کوکیٹ (Cater) کرنے کیلئے تغیری کرنے کی دہن میں تغیری کر رہے ہیں ۔

شیخ، جنہیں، جنی، دے پارڈے:— دہلی میں جی تہہ کیکات ہوئے وہ تی گولری کے لیے نہیں ہوئے ہے؟

شری بی ۔ رام کشن راؤ ۔ دہلی کی تحقیقات کا نتیجہ وہ نہیں ہے جو اس طرف کے آنریٹل ممبر میں نہ پتا یا ۔ دہلی کی تحقیقات پر حکومت ہند اور اسٹیٹ کی حکومتیں غور کر رہی ہیں ۔ ہمارے ہاں بھی کمیٹی مقرر ہوئی ہے تاکہ غور کرے کہ ان سفارشات پر کسطroph عمل کیا جاسکتا ہے ۔ جو عمل ہو سکتا ہے وہ ہوگا ۔ لیکن کرپشن کو اسٹیٹ یا دنیا ہے نکا لدینا یہ اسوقت تک نہ ہوگا ۔ جب تک کہ انسانوں کا ماں کہیں کہیں

(Moral Character) بلند نہوگا۔ تھوڑا بہت کرپشن ہوتا رہتا ہے۔ اسکے یہ معنی نہیں کہ میں اس سے منفی ہوں۔ میں کرپشن کے وجود کو جسمی فائی (Justify) نہیں کر رہا ہوں۔ میں خود یہ چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں کو اس بارے میں کم سے کم کہنے کا موقع دوں۔ لیکن یہ ایک چیز ہے جسکو اور نائیٹ (Overnight) شعبدہ بازی کے ذریعہ حل نہیں کیا جاسکتا۔ ردِ ٹیپیزم (Red tapism) کے سلسلے میں بھی کہا گیا۔ میں مختصر طور پر کہتا ہوں۔ انڈومنٹ ڈپارٹمنٹ کے متعلق بھی کہا گیا۔ میں بتانا چاہتا ہوں کہ انڈومنٹ ڈپارٹمنٹ میں پہلے (۱۸,۸۳, ۹۰) روپیے کا بیٹھ تھا۔ اکتوبر سنہ ۱۹۵۰ع میں جب اسکی شکل بدل دیگئی تو اس میں قریب قریب دس لاکھ کی کمی کی گئی۔ اب اسکے استابلشمنٹ پر جو خرچہ ہوگا وہ (۲,۹۷,۳۰۰) روپیے ہے۔ اسکے علاوہ انڈومنٹ ڈپارٹمنٹ وہی کام کرتا ہے جسکو آنریبل ممبرس آف دی اپوزیشن نے سمجھایا ہے۔ انہوں نے کیا کہا؟ انہوں نے بھی کہا کہ مندروں اور درگاہوں کے متولیان پرہماں یا دبیوں کے نام پر روپیے حاصل کرنے ہیں اور ان کا مس پوز (Misuse) کرتے ہیں۔ وغیرہ۔ انکو روکنے کیلئے انڈومنٹ ڈپارٹمنٹ کام کرتا ہے۔ ایسے مقامات پر جہاں کوئی شکایت ہوئی ہے انتظامی کمیٹیاں مقرر کیجاتی ہیں۔ اس میں نان آئیشیں بھی مقرر کئے جاتے ہیں۔ ان کمیٹیز کی نگرانی میں آج بمقابل پہلے کے بہت اچھا انتظام ہو رہا ہے۔ اگر آنریبل ممبرس چاہتے ہیں تو جا کر دیکھیں اور بتائیں کہ کہاں نقص ہے تاکہ ڈپارٹمنٹ توجہ کرسکے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ آج انڈومنٹ ڈپارٹمنٹ کی یہ صورت ہے کہ دراصل وہ آج خود مکتفی ہے۔ سلف سفیشنسٹ (Self-sufficient) ہے۔ اس میں اسیا بالشمنٹ یا کسی دوسری غرض کیلئے کوئی زائد خرچہ نہیں کیا جا رہا ہے۔ اسلئے کہ ۲ لاکھ ۹ ہزار یا ۳ لاکھ کے قریب جو خرچہ اس پر ہوتا ہے وہ ۳ لاکھ ۶ ہزار کی آمدنی میں سے ہے۔ کیونکہ اوقاف کے انتظام کیلئے حکومت فہیصلہ حق انتظام حاصل کری ہے۔ اس طرح دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ ہمیں ۳ لاکھ ۶ ہزار روپیہ سل رہا ہے اس میں سے یہ خرچ ہے۔ وقف کے انتظام کیلئے ہم نے یہ طریقہ نکالا ہے جو ۱۹۵۰ع کے بعد سے ہوا ہے۔ یہ نیا اسٹپ (Step) نئے چوکھے میں ہی لایا گیا ہے۔ یہ ہر اتنے چوکھے کا نہیں ہے۔ اس طرح ایک سال میں ہمنے ہزار سے زیادہ انڈومنٹ کو ریجسٹر کیا ہے۔ ان کی ریجسٹری کا کام تیزی سے چل رہا ہے۔ دھرمدادا (Dharmada)

کے متعلق بھی مجھے یہ کہنا ہے کہ حکومت اس کو کثیروں میں لینے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس ریاست میں انڈومنٹ کے ۱۰ کروڑ کی مالیت کے اوقاف ہیں۔ انکو اچھے طریقہ پر چلایا جائے تو اس کی توقع کی جاسکتی ہے کہ کئی مدرسوں ہا سپلیش اور کئی قسم کی نیشن بلڈنگ (Nation-building) ضروریات کیلئے انڈومنٹ سے پیسہ نکل سکتا ہے۔ جن انسٹی ٹیوشن کیلئے انڈومنٹ ہمیں کہیے گئی ہیں ان پر خرچ کرنے کے بعد بھی یہ بہسے باقی رہتا ہے۔ ان پر خرچ کیا جاسکتا ہے۔ یہ انڈومنٹ کے بارے میں مختصر سا جواب ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ عالیجناب مجھے ساڑھے سات بھی تک تقریر کرنیک اجازت دینگے۔ اسلئے کہ آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے بھی وقت لے لیا ہے۔

شی. جھی. ڈی. دے شاپاڈے:—ہم میں کوئی اتراراج نہ ہیں ہے।

مسٹر اسپیکر۔ آپ سوا سات تک اپنی تقریر ختم کیجئے۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ ساڑھے سات بھی تک اجازت دیجائے تو اچھا ہے۔ کیونکہ بعض چیزوں دوسرے موقعوں پر اس تفصیل کے ساتھ نہیں آئیں جس تفصیل کے ساتھ مجھے اب کریں سمنے کے بعد کہنے کا موقع ملتا ہے۔

بورڈ آف ریوینیو کے بارے میں کہا گیا۔ میں نہیں جانتا کہ آنریبل سمبر کو کہاں یہ خیال پیدا ہوا کہ بورڈ آف ریوینیو کو ابالش (Abolish) کرنے کی رائے دنیا میں بہت سے لوگوں کی ہے یا حیدر آباد میں سوچنے سمجھنے والے کچھ لوگوں کی یہ رائے ہے۔ یہ غلط ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ خیال آپ کے ذہن میں کیسے آیا۔ میں تو پہلی مرتبہ اسمبلی میں یہ سن رہا ہوں کہ بورڈ آف ریوینیو کو ابالش کرنا چاہتے۔ ابالش کر کے کیا کرنا چاہئے؟ بہبی میں بورڈ آف ریوینیو قائم کرنے کی کوشش کیجا رہی ہے۔ مدراس میں موجود ہے۔ اس میں شک نہیں کہ راجہ جی نے حال ہی میں اس بارے میں سوچا تھا کہ اس کی شکل میں تبدیلی پیدا کیجائے ان سے میری بات چیت بھی ہوئی۔ لیکن آخر میں انہوں نے اسی بات کو مانا کہ اس سے کوئی خاص فائدہ نہیں ہوئے والا ہے پہلے بورڈ آف ریوینیو نہیں تھا۔ اس وقت اسٹا بلشنٹ پر جو خرچ ہوتا تھا میں آپ کو پتلاتا چاہتا ہوں۔ اور یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ بورڈ آف ریوینیو کے قیام کے بعد (۴۰۵۳۰۲) روپیہ کی سونگ ہوئی ہے۔ پہلے صوبیداری تھی۔ اس کے ریوینیو ادمینیسٹریشن پر جو خرچ تھا وہ (۹۸۰۹۰۲) روپیہ تھا۔ اس میں سے (۳۹۸۹۳۸) روپیہ روپیہ سکریٹریٹ پر اور چار صوبیداریوں پر (۴۹۰۹۶۳) روپیہ خرچ ہوتا تھا۔ اسکے مقابلہ میں آج خرچہ (۸۲۰۶۰۰) روپیہ ہے۔ یعنی سیکریٹریٹ اور بورڈ آف ریوینیو دونوں کو ملا کر اتنا خرچہ ہے۔ جس سے خرچ میں (۱۰۰۳۰۲) روپیہ کی بچت ہوئی ہے۔ ایک بات تو یہ ہوئی۔ دوسری بات یہ ہے کہ فیکس یہ پتلائیت کہ ریوینیو سیکریٹریٹ پر (۱۶۰۰) روپیہ بخچ ہوتا ہے۔ یا چون لا کہیے ہزار بورڈ آف ریوینیو کا خرچ ہے۔ یہ بھی دو کوکھی کو کھجھ کہ بورڈ آف ریوینیو کیا کام کرتا ہے۔ بورڈ آف ریوینیو ساوے نہیں کرتے۔ کہ ریوینیو ادمینیسٹریشن کو ایک جگہ کر کے کوآرڈینیٹ (Co-ordinate) کرنے ہوئے پایا گیا ہے۔ پہلے چار سمت کی چار صوبیداریاں ہوتی تھیں۔ وہ صوبیداریاں اپنے اپنے ٹسٹرکٹس کو قابو میں رکھتی تھیں۔ اور وہیں ڈیسیشنز (Decisions) دیتی تھیں۔ کلکٹر کو وہ اختیارات نہیں تھے جو آج حاصل ہیں۔ آج کلکٹر اپنے ٹسٹرکٹ کا ادمینیسٹریشن ہے۔ اس زبانے میں نہیں تھا۔ تعلقدار صوبہ دار کے ماخت تھے۔ کلکٹر ان معنوں میں ٹسٹرکٹ کے ہدف نہیں تھے جیسا۔

آج ہیں - بورڈ آف ریوبنیو صرف ایک کوآرڈینینگ بادی (Co-ordinating body) تھی - کلکٹر کو جو امنسٹریшیو پاؤرس (Administrative Powers) انتظامی اختیارات حاصل ہیں ان میں بورڈ آف ریوبنیو کچھ مداخلت نہیں کرتا - باہر سے کام کو کوآرڈینینٹ کرتا ہے - دوسری چیز یہ کہ بورڈ آف ریوبنیو کے قیام کی وجہ سے یہ ہوا کہ ہر صویڈاری اپنے اپنے صوبہ میں پہلے الگ سوچتی تھی - اب یہ صویڈاریاں اپنے اپنے صوبوں میں الگ الگ سوچنے کیلئے نہیں ہیں - اب بورا بورڈ آف ریوبنیو بیٹھتا ہے - ڈسٹرکٹ کا کلکٹر تمام عہدہ داروں سے ریبورڈ منگاتا ہے اور جو پالیسی ریوبنیو بورڈ بناتا ہے وہ یونیفارم ہوتی ہے - اس سے پہلے کی میں کئی منالیں کوٹ کرسکتا ہوں جب کہ ایک صوبہ میں ایک عمل اور ایک صوبہ میں ایک عمل ہوتا تھا - ایک یونیفارم امنسٹریشن کی پالیسی چلانے کیلئے بورڈ آف ریوبنیو کا رہنا ہی مفید سمجھا گیا - اور اسی وجہ سے دوسرے اسٹیشنوں میں بھی اسکو مفید سمجھکر اس میں مزید ریفارمس کئے گئے - اسکی بجائے آپ اس کو ابالش کرنے کیلئے کہہ رہے ہیں - میں سمجھتا ہوں یہ واقعات کی لاعلمی کی وجہ سے ہے - اور سائل پر غور نہ کرنے کا نتیجہ ہے - میں یہی سمجھتا ہوں - روزانہ ۱۲ سو رفرنس بورڈ آف ریوبنیو کو ہوتے ہیں - کسٹم - اکسائیز - اندومنٹ - یہ سب ڈپارٹمنٹس بورڈ آف ریوبنیو کے سب کے ماتحت ہیں - کورٹ آف وارڈز بھی انہیں کے ماتحت ہے - اس سے پہلے ان کے الگ الگ ڈپارٹمنٹس تھے - ہمنے حکومت کی پالیسی کو آرڈینینٹ کرنے کیلئے ساری چیزوں بورڈ آف ریوبنیو کے تحت کر دی ہیں - یہ امپروڈسٹم (Improved system) ہے - اس کو ابالش کرنے کی جو رائٹ دیکھی ہے وہ غلط رائٹ ہے - اس سے حکومت کو کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا.....

شریکے - وی - رام راؤ - ٹینٹش وغیرہ کی جانب سے جو ریویژن (Revisions) ہوتے ہیں وہ ہائیکورٹ میں جاتے ہیں - پھر بورڈ آف ریوبنیو کیلئے کیا کام ہے - اور ریوبنیو سیکریٹریٹ کس کام کیلئے ہے ؟

شریکی - رام کشن راؤ - میں اسکا بھی جواب دیتا ہوں - جو فیصلے ہوتے ہیں ان پر قانون کے لحاظ سے عمل ہوتا ہے - جنکو مداخلت کا اختیار ہے وہ تو ہے - ہائیکورٹ کے انہیں جو رسڈکشن (Enhanced jurisdiction) میں وک پیش کرنے کے لئے (Writ petition) بھی ہے - آج تک جو قانون بنایا ہے وہ اسی قسم کا ہے - وک پیش کی ساعت کا اختیار ہائیکورٹ کو دیا گیا ہے اسلئے ہائیکورٹ میں کیس جاتے ہیں - ورنہ پہلے ہائیکورٹ کا اختیار کم تھا - میں اسکو مانتا ہوں - لیکن اسکے باوجود ریوبنیو ڈپارٹمنٹ کے اپنے جو رسڈکشن میں فصل خصوصیات کا کام شریک ہے اور اوسے امنسٹریشیو کام بھی کرنا ہوتا ہے - یہ ساری چیزوں کرنی ہوتی ہیں - کسی ایکٹ کی رو سے عدالتیں دست اندازی کر سکتی ہیں تو اسکی ذمہ داری بورڈ آف ریوبنیو پر کیسے ہو سکتی ہے - آپ ایکٹ بدل دیجئے - یہ طبق کردیجئے کہ بورڈ آف ریوبنیو کے فیصلے قطعی ہونگے تو وہ اپنی ذمہ داری سے بری ہو جاتا ہے - اسکا تفصیلہ قطعی ہو جاتا ہے - اسکی ذمہ داری

اس پر نہیں ہے ۔ یہ اسکا نقص نہیں ہے ۔ میں تفصیلات میں جانا نہیں چاہتا ۔ مددیہ پر دیش۔ اُزیسہ ۔ ٹراونکور ۔ کوچن تمام اسٹیلوں میں ریونینیو بورڈس ہیں ۔ بمبئی میں بورڈ آف ریونینیو کے قیام کی کوشش کیجرا رہی ہے ۔ چنانچہ ہمارے ہاں کے قانون کی کاپیاں اوس نے منگوانی ہیں ۔ دوسری جگہوں سے بھی منگوانی گئی ہیں ۔ اور میں سمجھتا ہوں عنقریب وہاں بھی ریونینیو بورڈ قائم ہونے والا ہے ۔ ایک آنریبل سبیر نے ایک خاص سبیر کے تقریکے متعلق اعتراض کیا ۔ میں بارہا کہہ چکا ہوں کہ میں انکے منہ لگنا نہیں چاہتا ۔ میں اسکا جواب دینے کی ضرورت نہیں سمجھتا ۔

بورڈ آف ریونینیو کی ورکنگ اور بورڈ آف ریونینیو میں ڈیلے (Delay) کے بارنے میں شکایت کی گئی ۔ ڈیلے کی جو شکایت کی گئی ہے وہ تھوڑی بہت تحت کے دفاتر میں بھی ہوتی ہے ۔ اس ڈیلے کو کس طریقہ پر دور کیا جاسکتا ہے اب میں سلسلے میں ڈیوولیشن آف پاورس (Decentralisation of powers) اور آئی سٹرالائزیشن (Centralisation) اور آئی سٹرالائزیشن (Centralisation) اور آئی اختیار کرنے کے پارے میں حکومت غور کر رہی ہے ۔ نہ صرف کلکٹریں کافرنسوں میں اسکی جانب توجہ دلائی جاتی ہے اور ڈسٹرکٹ کافرنسیس ہوتی ہیں بلکہ سکرٹریز بھی کافرنس کر کے ان ڈیلیز (Delays) اور رد تپیزم (Red-tapism) کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ اگر میں انکی تفصیلات بتاؤں تو اس کیلئے ایک گھنٹہ لگیگا ۔ اسلئے میں ان تفصیلات میں نہیں ہمچاہتا ۔ میرے پاس پورے نوٹس موجود ہیں کہ ان خامبوں کو دور کرنے کیلئے کیا کیا تدبیر اختیار کی گئی ہیں ۔ یہ تدریجی مسئلہ ہے ۔ اسکے سوا میں کچھ کہنا نہیں چاہتا ۔ اب انفرمیشن ڈپارٹمنٹ کے سلسلے میں میں کچھ کہونگا ۔ میں تفصیل میں ذہ جاؤنگا کیونکہ وقت کم ہے ۔

انفرمیشن ڈپارٹمنٹ کے پارے میں بہت شدید کے ہاتھ کچھ گربا گرم بھٹ ہوئی ۔ حکومت پر یہ الزام عائد کیا گیا کہ حکومت پر میں کو سبیل اائز (Subsidiary) کر کے اپنی اشتہار بازی کر رہی ہے اور اپنا راگ الائی کی کوشش کر رہی ہے اور دوسرے لوگوں سے طبلہ بھوارہی ہے ۔ کیا کیا یاتیں کہیں گئیں؟ میں آنریبل سبیر دی اپوزیشن سے پوچھتا چاہتا ہوں کہ اس قسم کا کرٹیزم کر کے انہوں نے کیا فائدہ حاصل کیا ۔ حکومت کی جانب سے جو بحث اس سلسلے میں پیش ہوا ہے وہ بالکل سیدھا سادھا بھیت ہے ۔ پر لاکھوں ہزار روپیہ کا چھوٹا سا بھٹ کیا جاتا ہے اس کے آپ سارے ہندوستان کے جو کچھ ہے نابراحت ہیں ۔ اسلئے میں دوسرے اسٹیلوں کے نیکوں پیش کروں تو آپ کو اس ہے اطمینان نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر آپ اس سلسلے پر دیکھوں ہماری جگہ پر بیٹھ کر دیکھوں اور اپنے بھٹ کی جانچ کریں تو ستموں میں کہ ہم دوسرے اسٹیلوں کے مقابلہ میں انفرمیشن اور پیلسٹی پر بہت کم خرچ کر رہے ہیں ۔ زیادہ نہیں خرچ کر رہے ہیں ۔ انکی آمدی ۔ انکے اپریا اور انکے پاپولیشن (Population) کے لحاظ سے جو خرچ ہو رہا ہے ہم ابھی آئندی اور اپنی

پاپولیشن کے مقابلہ میں کم خرچ کر رہے ہیں ۔ بہت شدومہ کے ساتھ کہا گیا کہ برس کو سب سیدائیز کیا جا رہا ہے ۔ آنریبل سمبرس آف دی اپوزیشن بتلائیں کہ جہا رہا باد میں وہ کرنسا اخبار تلنگی، انگریزی یا اردو یا کسی اور زبان کا ہے وہ کونسا اخبار ہے جسکو حکومت کی جانب سے ایک بانی بھی دیجاتی ہے ۔ کونسا ہے؟، پرس، کے لفظ میں نیوز سرویس کو بھی شامل کر کے کہا گیا۔ کہنے لگے کہ اپنی تصویریں چھپا لیتے ہیں ۔

کیا نیوز سرویس کسی کی تصویریں بھی جاتی ہے ۔ نیوز سرویس کس طریقہ سے کام کرتی ہے اتنا یہی اگر آنریبل سمبرس کو .....

شہری. ڈی. ڈی. دے شاپانڈے : — کیا بینافرمرے شان بُرُوڑو کی ترک سے پیچلے نو کاؤنٹیڈننس مُوشاں ( No Confidence Motion ) کے وقت تماام کاؤنٹریس مُبَارِرَوں کی تکاریر اور تساویار نہیں بھیجی گئیں اُنکو ڈیا پیش کیا جائے؟ بیسکو آپ کا ڈاکٹر ( Contradict ) کیجیے ।

شری بی۔ رام کشن راؤ ۔ بالکل کہتا ذکر ( Contradict ) کرتا ہے۔

شہری. ڈی. ڈی. دے شاپانڈے : — میں چیلنج کرتا ہوں ।

شری بی۔ رام کشن راؤ ۔ نہیں بھیجے گئے ۔

شہری. ڈی. ڈی. دے شاپانڈے : — میں چیلنج کرتا ہوں । اگر یہ گلط ہو تو میں اس سنبھالی سے ریزا بین ( Resign ) کر سنگا ।

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ ۔ اس سلسلے میں آپ نے خود مان لیا ہے کہ ان فریشن ڈپارٹمنٹ کو پورے فرنٹ بلک کہ بھیجے گئے ہیں ۔ میں اس بیل کے ریکارڈ میں یہ چیز بتلا سکتا ہوں ۔

شری بی۔ رام کشن راؤ ۔ آنریبل سمبرس کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ انبارات والے اپنے پاس بلا کس رکھتے ہیں اور وہ .....

شہری. ڈی. ڈی. دے شاپانڈے : — بین سیل سیلیلمے میرا چیلنج ہے । آپسے کہتا ہوں کہ آپ بین میں بین ایسٹیگیزیشن ( Investigation ) کیجیے । ہابس کی کمیٹی کا یہ کام کر کے بین کا بین ایسٹیگیزیشن کیجیے । آپ کے بینافرمرے شان بُرُوڑو کی ترک سے کاؤنٹریس مُبَارِرَوں کی تکاریر بھیجی گئیں، اور بُرُوڑ کے ڈیکسیس بھیجے گئے، اُر بُرُوڑو کو سارے دنیا میں پیش کیا گیا کہ بُرُوڑ کی پیلسیستی کر دے ।

شری بی۔ رام کشن راؤ ۔ یہ تو براہر ہوتا ہے اور ہوتا رہیگا ۔

شہری. ڈی. ڈی. دے شاپانڈے : — میرا چیلنج ہے ۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ دس گناہوتا رہے گا!

[Interruption]

شری. بھی. ڈی. دے شاپانڈے:—آئسا نہیں ہو سکتا ہے۔ اس سੌنڈلی کے بارے میں نہیں ہو سکتا ہے۔ (Publicity) گلہنمنٹ کی آپ دوسرے تریکے سے پبلیسٹی (Partiality) کر سکتے ہے۔ لے کین جیس ترہ سے اس سੌنڈلی کی تکریر اُنکے پارٹیالیتی (Partiality) کے تیور پر اُنکے پارٹی کے لیے جیسے ممالک نہیں کی جا سکتیں۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ یہ دنگل نہیں ہے۔ اس میں کوئی لڑنے کا معاملہ نہیں۔ آپ نے کریسزم کر دیا۔ اب میرا جواب بھی سن لیجئے۔ جواب سننا پڑیگا۔ اس بیلی ہو چاہے کوئی اور مقام ہو۔ آپ اگر اس کی امید رکھتے ہیں کہ گورنمنٹ اپوزیشن پارٹی کی تشویش کرنے کے لئے کیوں (Cater) کریں گے تو آپ کے لئے میں کیا الفاظ استعمال کروں؟ کیا آپ دنیا میں کسی گورنمنٹ سے یہ امید رکھتے ہیں کہ اپوزیشن کی پارٹیز کے لئے وہ تشویش کرے؟ (Laughter) آپ اپنی نیوز سروس (News service) نکالئے۔ آپ اپنے اخبارات نکالئے۔ تشویش بازی کیجئے۔ اعلان بازی کیجئے۔

شری. بھی. ڈی. دے شاپانڈے:—آپ اپنی کانگریس پارٹی کی ترک سے اخبار نیکال کر پبلیسٹی کیجیے، لے کین جا بھوس کا اور نہشان کا پیسہ کیجیے جیس ترہ اُنکے ترکا تیور پر خرچ کرتے ہے؟

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ گورنمنٹ کرسکتی ہے۔

شری. بھی. ڈی. دے شاپانڈے:—نہیں کر سکتیں۔ جا بھوس پروسیڈنچ (Proceedings) بند کیجیے، ہمارا یہاں بیٹھنا بند کیجیے، اور ہماری بھس بند کیجیے، فیر چاہے جو کیجیے۔

.....  
شری بی۔ رام کشن راؤ۔ اس بیلی کی اس بیجس کے بارے میں یہی .....

شری. بھی. ڈی. دے شاپانڈے:—آپکے دُور (tour) کی پبلیسٹی آپ کر سکتے ہے۔ اُسکے بارے میں جس کوچ نہیں چاہتے۔ لے کین نوک کوئن فیڈننس مोشان کے وکٹ جا بھوس میں کی گذی تکریر میں سے اُنکے پارٹی کی پبلیسٹی دیپارٹمنٹ کی ترک سے چپوا نے کے لیے کہنا اُنکے ترک سے پرس کو سب سیڈا بیج (Subsidise) کرنا ہے۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ بالکل غلط ہے۔ میں یہ کرتا رہوں گا۔

شری. بھی. ڈی. دے شاپانڈے:—فیر ہم بھی آپکے بُوپر کلیتی سیج (Criticism) کرتے رہے گا۔

*Shri K. Venkatrama Rao : The Information Department cannot.....*

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ آنریبل سبزی بیٹھ جائیں۔ میں جب بولتا ہوں تو گسترب (Disturb) کرنے کی ضرورت نہیں۔

شری سی ایچ۔ وینکٹ رام راؤ۔ اسپیکر کو بٹھانے کا اختیار ہے۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ اس سے پہلے میں نے کسی کو ڈسٹریب نہیں کیا ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ بھی مجھے ڈسٹریب نہ کریں۔ میری بات سنیں۔

اسمبیلی کے ممبرس کی تشهیر کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے کوئی انتظام نہیں ہے۔

اگر کسی وقت آنریبل ممبرس کی اسپیچس کو بھیجا جاتا ہے تو انفرمیشن ڈپارٹمنٹ کی طرف سے بھیجا جاسکتا ہے۔ مجھے تو شکایت یہ ہے کہ آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے جنرل بھٹ پر جو تقریر کی آج پریس میں اس کے چار کالم آتے ہیں اور میں یہ دو کالم بھی نہیں آتے۔ مجھے شکایت ہے، آپ کو شکایت نہ ہون چاہیئے۔ آپ پریس کو بلاک میں (Black mail) کر رہے ہیں جوہ بیان کر رہے ہیں کہ پریس کو گورنمنٹ سبسیڈیائز کر رہے ہیں۔ اس طرح سے پریس کو بلاک میں کر کے حکومت پر تنقید کر کے آپ زیادہ پیلسٹی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس مقصد میں آپ نا کامیاب رہیں گے۔ میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ پریس ڈرکر آپ کی زیادہ پیلسٹی نہیں کریگا۔ آپ کہیشے کہ سبسیڈیائز کر رہے ہیں۔ کیا سبسیڈیائز کر رہے ہیں؟ گورنمنٹ نیوز سرویس کو برابر سبسیڈی دیتی ہے۔ نیوز سرویس کو ہندوستان کے ہر اسٹیٹ کی گورنمنٹ دیتی ہے۔ میں یہ پاس فیگرس ہیں۔ یو پی۔ مدرس۔ بھائی۔ بنگال ہر جگہ سے سبسیڈی دی جاتی ہے۔ (Subsidy) رشیا میں بھی دی جاتی ہو گئی میں کوئی سوال اوس طرف کا اٹھانا نہیں چاہتا ورنہ وہ غصہ میں آجائیں گے۔

ایک آنریبل ممبر۔ کون غصہ میں آ رہے ہیں؟

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ ان کی مالی حالت۔ اخلاقی حالت۔ ان کا اسٹانڈرڈ۔ ان کا سیمار بلند نہیں ہے۔

خاص کر ان کی مالی حالت بلند نہیں ہے کہ وہ نیوز سرویس سے خرید سکیں۔ جب بھیں خرید سکتے تو وہ بھی محروم رہنگے اور گورنمنٹ بھی۔ انفرمیشن ڈپارٹمنٹ اور نیوز سرویس (پی۔ آئی۔ اور پو پی۔ آئی) نہیں تو آپ کی اسمبیلی کی ہروسٹنگ (آنریبل وی۔ ڈی۔ دیشبانڈلی) نے وہ جو تقریر کی (دلی تک جانے ہی نہ پائیں گی۔ تو ہم ان کو کیا دیر ہے ہیں۔ ہم ان کو خاص طور پر کچھ زیادہ اس وجہ سے دیر ہے ہیں کہ ان کے امیالشمنٹ کے چار جس کے لئے یہی ان کے پاس کوئی گنجائش نہیں تکلتی۔ کوئی دوسرے اخبارات اگر ان کے نیوز کو خرید نہیں جیسا کہ مدرس۔ بھائی اور کچھ میں ہوتا ہے تو ان کو ان کے معاملات اور ہماری حیثیت کے لحاظ سے کم سبسیڈی دیتے۔ میں سانٹا ہوں کہ ان کے مقابلہ میں کچھ زیادہ رقم دے رہے ہیں اور اس وجہ سے دیر ہے ہیں کہ پاس کے بھیں ان کی نیوز سرویس تک نہیں سکتی۔ میں کئی ایسی مقابلیں دے سکتا ہوں کہ پی۔ آئی۔ یو۔ پی۔ آئی اور اے۔ ائن سے اسی انٹکی سند خبریں نکلیں۔ چہاں یہن کئی پیغام غیر معمولی خبریں دیتے کی وجہ سے لوگ شہد میں ہو۔ کہیں۔ بھر بھی آپ کہتے ہیں۔ لیکن یہ کہتی ہے کہتی ہے۔ ہیں کہ حکومت

سبسیڈ ائز کرتی ہے۔ ہان سبسیڈ ائز کرتی ہے۔ پریس کی جو حالت ہے اسکے لئے ۶۔ اخبارات کے مقابلہ میں شکایت کرنا ضروری ہو گیا۔ وہاں تو دوسری پارٹیز کے پریس کو دیا جاتا ہے۔ اگر اس قسم کے طریقہ یہاں اختیار کشی جائیں تو پھر معلوم ہو گا کہ

Cheers

..... آنرپیل لیدر آف دی اپوزیشن اور دوسرے آنرپیل ممبرس .....

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—तो क्या आप अनुकी कॉपी कर रहे हैं?

شری بی - رام کشن راؤ۔ ہاں جو چیز اپنی ہے۔ آپ کے دیش کی جو اچھی چیز ہے  
امن کی کلپی میں کیوں نہ کروں؟ میں بتلانا پاہتا ہوں کہ کوئی اور اریسپانسل (Irresponsible) cheers

شخص کے سوائے دوسرا شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ حیدر آباد کی گورنمنٹ پریس کو سب سیلائیز کرنے کے اپنی تشویش کرنی ہے۔ آج دیکھئے کہ اخبارات میں کیا نکلتا ہے۔ ایک پائی بھی ہم کسی اخبار کو نہیں دیتے ہیں۔ اخبار کے ایڈیٹر اور تصویریں چھاپنے والوں کو ضروری خبریں پی۔ ٹی۔ آئی۔ یو۔ پی۔ آئی اور اے۔ ان۔ یعنی۔ کے ذریعہ سے دیتے ہیں۔ جو صحافت ہے ان میں سے آج فرست ریٹ نیوز سرویس کوئی نہیں خریدتا۔ ایک دکن کرانیکل ہے جو سکنڈ ریٹ نیوز خریاتا ہے۔ باقی اخبارات صفا چٹ میدان، . . . .

شری سید اختر حسین - صحافت کی جو حالت ہے .....

شری بی- رام کشن راؤ۔ میں ڈسٹرپ ہونا نہیں چاہتا ۔ آنریل ممبر معاف کرنوں تو اچھا ہے ۔ اخبارات کی جو حالت ہے اس کے باوجود بھی کہتے ہیں کہ آپ پریس کو سب سینا ائز کرنے ہیں اگر مجھے غصہ آتا ہے تو آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس میں صداقت ہے اور صداقت کی وجہ سے ہی میں انڈگنٹ ( Indignant )

(Cheers and Langhter) آپ کارٹوونز دیکھئے ہوں گے پہنچ جواہر لعل نہ رکھوں گے میرے اور دوسرے لوگوں کے۔ کوئی مرتبہ۔ جس زبان ہے۔ آپ یہاں بولنے چاہیں اُسی زبان سے اخبارات میں معاذ کی سپورٹ میں جبو اخبارات ہیں انہ میں یہ پھرستیں تھیں ہیں۔ ان کے ایسے ہی الفاظ ہوتے ہیں اور ایسے ہی غریب (Phrases) ہوتے ہیں جس طریقہ ہے کہ بھاذ کے افریقی صوبوں نے یہاں اعتماد کئے ہوئے۔

شہری کے سوپورٹر زامِ حرام۔ معاذ کا گھوئی اخبار نہیں ہے۔  
شہری کے زامِ حکمیت رائے معاذ کا نہیں۔ معاذ کے سوپورٹر (Supporters) میں ہے۔  
کہدیں ایک اخبار ہے، سوپورٹر نہیں ہے۔

श्रीः रहीः डॉ. देशगांडे :—यह तो गव्हर्नरेट की हालत है।

شہری اناہی راؤ گوانے (ہربھنی)۔ یہ گورنمنٹ کی ہا ہولاریٹی (Popularity)

شری بی - رام کشن راٹ - بالکل ثبیک - میں ملتا ہوں۔

**Mr. Speaker :** Hon. Members should address only the chair and not speak across the table.

شریعتی آرٹلا کلادیوی - پھر دوسرے اتنا کیوں چلا رہے ہیں؟

شریعتی - رام کشن راؤ - میں صرف اتنا عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ اس بارے میں جو بحث ہوئی بہت گرم ہری - اس بحث کے نتیجہ کے طور پر آنریبل ممبرس کو فائدہ بھی نہیں ہوا اور پریس کو پلاک میل کر کے وہ گھائے میں ہی رہے۔

اب دوسری چھوٹی چیزیں بہت ہیں - حیدرآباد ہاؤز - نیبین ہاؤز - میں ان تمام کے بارے میں کہہ دینا چاہتا ہوں - یہ جو باہر کی پراپرٹیز ہیں ان سب کو یچنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کچھ کے نگرشیشنز (Negotiations) قریب قریب ختم ہوئے ہیں - حیدرآباد ہاؤز جو دل میں ہے اس کے لئے کوئی خریدار نہیں مل رہا ہے۔ گورنمنٹ آف انڈیا بھی اس کو استعمال کر رہی ہے۔ ہم کو کرایہ دیرہ ہی ہے اور اس سے ہم کو کوئی ۳۰ ہزار سالانہ کی آمدنی ہوتی ہے ان میں جو گشں آتے ہیں وہ پے انگ گشں (Paying Guests) ہوتے ہیں جن رومس میں وہ ٹھیرتے ہیں ان کا کرایہ ادا کرتے ہیں - بھائی ہاؤز کے پے منش (Payments) ہم کو ملتے ہیں - اس سے کچھ آمدنی بنی ہری ہے - پہلے یہ نہیں ہوتی تھی۔ یہ نئے روں اکانی کی خاطر بنائے گئے ہیں - اب رہی یہ بات کہ ان تینوں چاروں ہاؤزس کو بیچ دیا جائے تو اس کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔ ظاہر ہے کہ ان کو اونے ہونے داموں پر یچنے کی خواہش ہو تو میں اس کو پورا کرنے کے لئے میشینس کے لئے جو چار جس تک مناسب دام نہیں آئیں گے نہیں یچنگے اور اس وقت تک کہ میشینس کے لئے جو چار جس ہوں گے وہ برقار رہیں گے اور اس کو ایک ریزیبل سیان - میان آف ہرولنس (Man of prudence) جس طرح اپنی پراپرٹی کو مینیج (Manage) کرتا ہے، اسی طریقہ سے ہم اپنی پراپرٹی کو مینیج کریں گے۔ اس کے بارے میں آپ جو کچھ کہتے ہیں اس کی تفصیلات کہ میں کتنے میں یعنی گھر کا ظاہر ہے کہ میں ہاؤز میں نہیں بتاؤں گا۔ صبح میں نہیں بتلایا اب بھی نہیں بتلاتا۔ یہ خلاف مصلحت ہے۔ لیکن اتنا عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ بھو خیں ضروری جائیدادیں ہیں ان کو ہم نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آنریبل لیڈر آف دی اہوزش نے کہا کہ پورتا پراجکٹ کے لئے یہ روپیہ خرچ کیا جا سکتا ہے۔ پورتا پراجکٹ کے لئے خرچ کرنے کے لئے ہم تیار ہیں گے اور جو اشواں آنریبل منسلک تاریخ - لیلیو - گی - نے دیا ہے اس کو میں دھراتا ہوں گے اور کام پورا کیا جائے گا۔

اب دوسری کچھ چھوٹی چیزیں ہیں جن کے لئے یہ لوگ پانچ منٹ لیکر انی تقریر ختم کرتا ہوں۔ پوشل سیشن پریس ٹیکاری میٹنگ کے سلسلہ میں جو جست میں پاتیں کہیں گئی ہیں۔ اسی کے متعلق کہہ کر میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ چھوٹی چیزوں کو چھوڑ دیا جاتا تو اچھا تھا۔ پوشل سیشن پریس ٹیکاری میٹنگ کے سلسلہ میں اسی کے لئے یہ لاکھ کا

جو فیگر ہے اس میں تین چار چیزوں ہیں - دراصل بعض آنریبل ممبرس کو یہ غلط فہمی ہورہی ہے کہ یہ فیگر صرف ہریجن ولفیر کی اسکیم سے متعلق ہے - لیکن ایسا نہیں ہے - بلکہ ٹرائیبل ولفیر اسکیم - ہریجن ولفیر اسکیم اور یاک و رڈ کلاس کی دوسری چار پانچ اسکیمیں، سب ہی اس میں ہیں - ان مدت کی صرف تنقیل بتلاتا ہوں - سوشن سروس ڈپارٹمنٹ کے کیڈر میں آفیسرس اور اسٹاپلشمنٹ کے لئے صرف ایک لاکھ (۹۶) ہزار مانگے گئے ہیں اور چلدرن پروٹکشن سکشن (Children protection section) کے لئے (۵۸) ہزار مانگے گئے ہیں - یہ دونوں ملاکر (۲) لاکھ (۵۰) ہزار ہوتے ہیں، جو ڈیمائیڈ نمبر (۲۷) یا (۲۸) میں بتلاتے گئے ہیں - ہریجن ولفیر کے لئے ۸ لاکھ (۸) ہزار جو اسٹیشنمنٹ گورنمنٹ نے خاص طور پر رکھے ہیں وہ یہ ہیں - ایمیلیوریشن آف یاک و رڈ کلاس (Amelioration of Backward classes) کے لئے سنہ ۱۹۵۳-۱۹۵۴ میں ۱ لاکھ (۶۶) ہزار ۲ سو اور ۱ لاکھ (۶۶) ہزار شریک کشے گئے تھے یہ وہ رقمیں ہیں جو اس سال کے بھی لئے ہیں - شیڈولڈ کامٹی فنڈ کے لئے ۱۰ لاکھ بجٹ میں شامل ہیں - یہ بھی اس میں شامل ہے اور گرانٹ ان ایڈ (Grant-in-aid) جو سٹرل گورنمنٹ کی طرف سے ہے وہ بھی اس میں شامل ہے - اس سال کی نسبت یاک و رڈ کلاس اور ہریجن ولفیر کے کاموں کی تنقیبات یا ان کرنے کے لئے وقت نہیں ہے - لیکن یہ بد قسمتی ہے کہ سٹرل گورنمنٹ کا جو سینکشن آیا وہ کچھ لیٹ (Late) کچھ لیٹ آیا - پہلے نہیں آیا بلکہ بعد آیا - اس طریقہ سے اسٹیشن کے بجٹ میں رقم معین کرنے میں دیر ہوئی - لیکن پھر بھی فیروزی سے پہلے اسٹیشن کی رقم ریلیز (Release) ہوئی - لیکن یہ ضرور ہے اور واقعہ ہے کہ سٹرل کی رقومات اور ہماری رقومات بھی کچھ لیٹ ریلیز ہونے کی وجہ سے خرچ نہ ہوسکیں - اس کا ہمیں افسوس ہے - اس کے لئے ہم نے سٹرل گورنمنٹ پر پریشر (Pressure) ڈالا ہے اور انہوں نے ہم سے یہ وعدہ کیا ہے کہ آئندہ سال کے لئے ان کے جو گرانٹس ہوں گے بہت جلد ان کی میظوری دیجائیگی - ہم نے ان سے یہ بھی خواہش کی ہے کہ نا ن لیپسیل گرانٹس (Non lapseable grants) دئے جائیں تاکہ منظوری دیر سے آئے ہو بھی ہم ان رقومات کو خرچ کرسکیں اور ان کا پورا پورا استعمال کیا جاسکے -

اب امن سلسلہ میں ایک ہی ہائنس کا جواب دینا ہوں اور وہ یہ کہ بہت سے آنریبل ممبرس نے خاص طور پر شیڈولڈ کامٹی سے اپنی ہمدردی کا اظہار کیا - میں یہ کہنے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ وہ محض دکھا وے کے لئے کہنے ہیں لیکن جس انداز میں یہاں تقریریں کی گئیں اس کے لئے مجھے ضرور یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ وہ اس طرح مبالغہ آمیز انداز میں کی گئیں کہ اگر ان کو کرو کو ڈائل ٹیرس (Crocodile tears) کہا جائے تو مبالغہ نہوگا میں لئے کہ یوں تو ٹیرس کی گنجائش ہے - سچے ٹیرس سچے آنسو بھانے کی گنجائش

ہاس سے کوئی شخص انکار نہیں کرتا۔ لیکن جیسا کہ میں نے اس سے پہلے بھی کہا ہے کہ جتنی چیز ہے اتنا کہا جائے تو وہ آنسو سچے ہوتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی اونین (Onion) ہاتھ میں لیکر یوں یوں کرے اور آنکھ پونچھے لے۔ ہاتھ میں پیاز لیکر انکھوں سے آنسو نکالیے تو اس کے بارے میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ تصنیع کے آنسو ہیں۔ یا پھر کسی دوسرے شخص پر حملہ کرنے کے لئے تیسرے شخص کی نسبت آنسو بھائے جائیں تو اپسے شخص کی بات تصنیع سے خالی نہیں سمجھی جائیگی۔ بات یہ ہے کہ جو کام ہورہا ہے وہ ہورہا ہے۔ میں نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ پوری ضروریات ہرجنون کی یا سارے لوگوں کی تکمیل پا رہی ہیں۔ ہمارے پاس بہت سی اسکیمیں ہیں۔ اگر ان میں کچھ ناقص ہوں تو آنریبل ممبرس کو یہ اختیار ہے کہ وہ آئیں اور بتائیں کہ فلاں اسکیم میں یہ نقص ہے۔ لیکن یہ ہے۔ وہ ہے۔ اس طریقہ سے اگر کہا جائے تو درست نہیں۔ بہت سے آنریبل ممبرس نے لاعلمی کے باعث یہ کہا کہ زمین کہاں تقسیم کی گئی۔ یہ تو شنکراچاری کی مایا ہو گئی۔ اس کے لئے پروپوزلز ہیں۔ ہر دوسرے تیسرا سہیں سوالات کے ذریعہ اس کے فیگرس معلوم کشے جاتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ یہ تو ایسا معلوم ہورہا ہے کہ فیگرس ہی فیگرس ہیں زمین کہیں تقسیم نہیں کی گئی۔

شی. ڈی. ڈی. دے ٹھپانڈے:—ہابوس ساٹیٹ (House Site) کے لیے فاہناؤ اسٹیڈی پارٹمنٹ سے جو پ्रپوژل پیش کیا گیا تھا اب اسکے لیے اینکار کیوں کیا گیا تھا؟ کیا اب تک لیے ہابوس ساٹیٹ کی جرورت نہیں ہے؟

شری فی رام کشن راؤ۔ ہاؤز سائیٹس کی ضرورت نہیں ہے۔ ایسی بات نہیں ہے۔ میں صرف ایک دو فیگرس پتا کر اس سئٹلہ کو ختم کرتا ہوں۔ اگر وقت ہوتا تو میں ضلع واری تفصیل بناتا۔ لیکن صرف ٹوٹل دیدیتا ہوں۔ جو زمین اسپیشل لائف ولس کے تحت اور اس کے انفورمسٹ (Enforcement) کے بعد سے آج تک پہنچے ہوں گئی اور جو فیگرس آنریبل ممبرس کو سپلائی کئے گئے ہیں یعنی (۰۵۔۰۳۔۱۷) ہزار پیکرو، گزشتہ سال (۱۹۵۴ء) کے فیگرس ہیں۔ اسی طریقہ سے (Up-to-date figures) یکر ہاؤز سائیٹس کے لئے جو دئے گئے وہ گزشتہ سال کے فیگرس ہیں۔ اب میں آپ کو ٹوٹل فیگرس بتلاتا ہوں۔ آپ سے اسید تو نہیں ہے کہ آپ مجھے مٹھائی دینگے لیکن بھر بھی مٹھائی کہانے کی امید سے بول رہا ہوں (ایک قصہ باد آیا اوس پر مٹھائی کا لفظ باد آیا) میں آپ کو یہ بھی بتا دوں گا ابھی تین اخلاع سے ہمارے پام ایشو ڈائیٹ فیگرس (Up-to-date figures) تین آئے ہیں۔ اس وجہ سے ان کے فیگرس اس میں شامل نہیں ہیں۔ ان کو چھوڑ کر گوشتہ تین سال میں مئے۔۱۹۵۴ء سے لیکر لج تک ایک لاکھ روپے کا ہے۔

کامیابی کا سارا دل کیلئے ہے اسیں کچھ لکھ سے ہے؟

شری بی - رام کشن راؤ - بیدر - محبوب نگر - اور ہربھنی ہیں - ان تینوں کے اپشوڈیٹ فیگرس نہیں ہیں - ان کے پہلے فیگرس موجود ہیں لیکن حال کے فیگرس نہیں ہیں - یہ فہرست اس کے پیشتر کی ہے - اس وجہ سے اس کو شریک نہیں کیا گیا - (۲۱، ۲۰، ۱) ایکر (۲۵) گشے زمین گذشتہ تین سال میں ہر یجنوں - یک ورڈ کلاسس کو مختلف اصلاح میں تقسیم کی گئی - اس طریقہ پر گزشتہ تین سال میں ہر یجنوں کو ہاؤز سائیٹس کے لئے (۱۸) ایکر (۵۰۳) گشے زمین تقسیم کی گئی - اس سے متعلق بھی ضلع اور نگ آباد اور حیدرآباد ڈسٹرکٹ کے فیگرس آئے ہیں - اس لئے اس میں ذو ضلعوں کے فیگرس شامل نہیں ہیں - یہ اسپیسیفک (Specific) سوال آریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے کیا تھا کہ ہاؤز سائیٹس کے متعلق رپورٹ جب منظوری کے لئے فینانس ڈپارٹمنٹ میں گئی تو کیوں فینانس ڈپارٹمنٹ نے اس کو نامستقرور کیا -

سرا ہاؤز اور دنیا جاتی ہے کہ فینانشیل اسٹرنجنسی (Financial stringency) کی وجہ سے جتنی رقم مہیا کی گئی اس سے بڑھ کر دینے کی گنجائش نہیں تھی - اس لئے انہوں نے نا منظور کیا - گورنمنٹ کی اس میں کیا پالیسی ہو سکتی ہے؟ اگر کہیں سے پانچ پوچاں کروڑ روپے آجائیں تو اس مدد کے تحت بھی زیادہ رقم شریک کر سکتے ہیں -

شی. بھی. ڈی. دے شاپاڈے:—آخیر انہوں نے مانگا کیا تھا ہے، کیا تھا دیا گیا ہے؟

شری بی - رام کشن راؤ - اس وقت نہیں بول سکتا - آریبل ممبر کوئی کوئی سچن کر کے مجھ سے ہو چھیں - لیکن دراصل پانچ لاکھ روبی اس کے لیے ڈسٹرکٹ کا کلکٹر کو دیتے گئے ہیں - اصل میں دقت کہاں ہوتی ہے میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں - زمین تقسیم کرتے وقت گاؤں والے عذرداریاں پیش کرتے ہیں اور کارروائی کو طوالت میں ڈالتے ہیں - یہ ہمارے سماج کا دکھ دائیک سنگھٹن ہے - جسکی وجہ سے ایسا ہوتا ہے - لیکن حکومت پر آپ کیوں اعتراض کرتے ہیں - اپلیکیشن پنڈنگ ہوتے ہیں اسکی وجہ سے بھی دیر ہوتی ہے - لیکن اس کی وجہ سے حکومت کی پالیسی ہر الزام نہیں لگا سکتے -

میں بہت سی باتوں کو چھوڑ دیتا ہوں اس وجہ سے کہ مجھے ان کا جواب دینے کا موقع میں ملا اور نہ ہی وقت ہے - لیکن میں اپنی تغیری ختم کرنے ہوئے آریبل ممبر آف دی اپوزیشن اور سب لوگوں کو یہ یقین دلاتا چاہتا ہوں کہ جنرل ادمینیسٹریشن کے متعلق سی میں سے جو بھی فیمانٹس ۲۰۱۴ء وغیرہ پیش ہوئے ہیں جو اقتصادیکی دیباتیں (Economical demands) ہیں - اس میں

افیشنسی بڑھانے کی بھی حتی الوضع کوشش کیا گیا ہے - اس کے ساتھ ساتھ ہم نے ڈپارٹمنٹ افیشنسی بڑھانے کی بھی حتی الوضع کوشش کی ہے - میں افیشنسی کے مکمل ہونے کا دعوی نہیں کرتا - ہر بڑھتی ہوئی اور اڈوانس ہوتی ہوئی حکومت میں ترقی کی گنجائش موجود ہوتی ہے - لیکن اگر ہم یہ سمجھیں کہ ہمارے پاس ترقی کی گنجائش ہی

نہیں ہے تو ہم اسٹیک (Static) گویا یہ ہماری موت کی دلیل ہو گئی ہم زندہ رہنا چاہتے ہیں اور زندہ رہنے والے اڈمنیسٹریشن میں ترقی کی گنجائش ہوتی ہے۔ اس گنجائش کو اپریشیٹ (Appreciate) کرتے ہوئے اسے اپریشیٹ کو اس پر غور کرنا چاہئے۔ اتنا عرض کرتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

*Mr. Speaker :* Now I shall put the cut motions to vote.

*Demand No. 14—General Administration.—Rs. 68,89,867.*

*Abolition of State Scholarship Committee*

*Shri B. D. Deshmukh (Bhokardhan-General) :* I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Financial Adviser, Civil Supply & Rationing*

*Shri J. Anand Rao :* I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Saloons and Sidings*

*Shri L. N. Reddy (Vardhannapet) :* I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Top-heavy Expenditure on Secretariat*

*Shri M. Buchiah :* I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Red-tapism in disposing of the cases in districts  
by Revenue Department*

*Shri Vishvanath Rao Soore (Luxcttipet-General) :* I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Working of the Revenue Department*

*Shri R. P. Deshmukh (Gangakhed)* : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Working of the State Scholarship Committee*

*Shri Ankushrao Ghare (Partur)* : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Working of the Department of Information and Public Relations*

*Shri Ankush Rao Ghare* : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Working of the General Administration Department*

*Shri Ankush Rao Ghare* : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Discretionary Grants of Ministers*

*Shri Ch. V. R. Rao (Karimnagar)* : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Religious Endowments*

*Shri A. R. Gavane* : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Working of the Board of Revenue*

*Mr. Speaker :* The question is :

“That the grant under Demand No. 14 be reduced by Rs. 100.”

The motion was negatived.

*Tour expenses of the Ministers*

*Mr. Speaker :* The question is :

“That the grant under Demand No. 14 be reduced by Rs. 100.”

The motion was negatived.

*Working of the Rajpramukh's Secretariat*

*Shri Syed Akhtar Hussain :* I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Rural Publicity Scheme of Information Department*

*Shri K. L. Narsimha Rao (Yellandu-General) :* I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Delay in Codification of Service Rules*

*Shri V. D. Deshpande :* I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Working of Planning and Development Department*

*Shri V. D. Deshpande :* It was not discussed. So I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Purchase of new Cars*

*Shri Ch. V. R. Rao* : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Delay in disbursing Government Dues*

*Shri J. Anand Rao* : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Top-heavy Administration*

*Mr. Speaker* : The question is :

“That the grant under Demand No. 14 be reduced by Rs. 100.”

The motion was negatived.

*General Administration of the State*

*Shri Sharangowda Inamdar* (Andola-Jewargi) : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Compulsory Retirement of Government Servants*

*Mr. Speaker* : The question is :

“That the grant under Demand No. 14 be reduced by Rs. 100.”

The motion was negatived.

*Necessity of retaining ‘Officer-in-charge, Cash Grants’*

*Shri R. P. Deshmukh* : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Failure of the Government to take steps for the Disintegration of the State*

*Mr. Speaker :* The question is :

"That the Grant under Demand No. 14 be reduced by Re. 1."

The motion was negative.

*Shri Pendam Vasudeo :* I demand a division, Sir.

The House then divided

Ayes .. 48

Noes .. 78

The motion was negative.

*Information Department*

*Shri Pendam Vasudeo :* I beg leave of the House to withdraw my cut-motion

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Failure of Government to eradicate corruption*

*Shri K. L. Narasimha Rao :* I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Abolition of Revenue Board*

*Shri K. Venkatrama Rao :* I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Abolition of 'Aiyat' Office*

*Shri K. Venkatrama Rao :* I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Failure of Government to reorganise taluks on linguistic basis*

*Mr. Speaker :* The question is :

That the Grant under Demand No. 14 be reduced by Re. 1.

The motion was negatived.

*Question of Passports*

*Shri V. D. Deshpande :* I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Working of the Finance Department*

*Shri V. D. Deshpande :* I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Top-heavy expenditure on administrative services*

*Shri Annajirao Garwane :* I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Failure of Government to work for the abolition of the institution of Rajpramukh*

*Mr. Speaker :* The question is :

“That the Grant under Demand No. 14 be reduced by Re. 1,”

The motion was negatived

*Working of Supply Department*

*Shri J. Anand Rao :* I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Economy in expenditure on Ministers*

*Shri Syed Hasan :* I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Working of General Administration Department*

*Shri Syed Hasan :* I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Working of Board of Revenue*

*Shri Syed Hasan :* I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Necessity of Devolution of Powers in the Administration*

*Mr. Speaker :* The question is :

“That the Grant under Demand No.14 be reduced by Re.1.”

The motion was negatived.

*Necessity of removing the disparities between the salaries of high paid and low paid officers*

*Mr. Speaker :* The question is :

“That the Grant under Demand No. 14 be reduced by Re.1”

The motion was negatived.

*Necessity of regulating the tour programmes of Ministers*

*Mr. Speaker :* The question is ;

“That the Grant under Demand No.14 be reduced by Re. 1”

The motion was negatived.

*Mr. Speaker :* The question is :

“That a sum not exceeding Rs. 68,89,367 under Demand No. 14 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh”.

The motion was adopted.

*Demand No. 47—Social Service Department—Rs. 2,54,000*

*Failure of Government to open schools and dispensaries in the tribal areas*

*Mr. Speaker :* The question is :

“That the grant under Demand No. 47 be reduced by Rs. 100.

The motion was negatived.

*Working of the Social Service Department*

*Shri R. P. Deshmukh :* I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Working of the Children Protection Establishment*

*Shri Ankushrao Ghare :* I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was by leave of the House withdrawn.

*Inability of Government to provide adequate medical and educational facilities to the tribal population in the State*

*Mr. Speaker :* The question is :

“That the grant under Demand No. 47 be reduced by Re. 1.”

The motion was negatived,

*Urgency of tackling the economic aspects of Backward Classes in the State*

*Mr. Speaker :* The question is :

"That the grant under Demand No. 47 be reduced by Re. 1".

The motion was negatived.

*Welfare Measures for Backward Classes*

*Shri B. Krishniah* (Khamnam General) : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Working of Social Service Department*

*Shri Ram Rao Aurgaonkar* (Georai) : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Mr. Speaker :* The question is :

"That a sum not exceeding Rs. 2,54,000 under Demand No. 47 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

The motion was adopted.

*Demand No. 48—Harijan Welfare Scheme—Rs. 27,23,200.*

*Failure of Government to provide house sites for Harijans*

*Mr. Speaker :* The question is :

"That the grant under Demand No. 48 be reduced by Rs. 100."

The motion was negatived.

*Policy of the Government in not taking proper steps to provide free house-sites to Harijans*

*Mr. Speaker :* The question is :

"That the grant under Demand No. 48 be reduced by Rs. 100".

The motion was negatived.

*Inadequate educational facilities to Harijan Students*

*Shri Gopidi Ganga Reddy* : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Failure of Government to take adequate ameliorative measures for Harijans*

*Mr. Speaker* : The question is :

“That the grant under Demand No. 48 be reduced by Rs. 100”.

The motion was negatived.

*Working of the Scheduled Castes Trust Fund*

*Mr. Speaker* : The Question is :

“That the Grant under Demand No. 48 be reduced by Rs. 100”.

The motion was negatived.

*Inadequate provision for the Harijan Welfare Scheme*

*Shri M. Buchiah* : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Working of the Harijan Welfare Scheme*

*Shri Ankushrao Ghare* : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Land Assignment policy of the Government*

*Shri Gopidi Ganga Reddy* : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Failure of the Government to provide house-sites for  
the Harijans*

*Mr. Speaker :* This need not be put to vote, because a similar motion has already been negatived.

*Failure of the Government to provide house-sites in the  
villages for the Harijans*

*Mr. Speaker :* This too need not be put to vote, because a similar motion has already been negatived.

*Forced labour from Harijans.*

*Mr. Speaker :* The question is :

“That the grant under Demand No. 48 be reduced by Re. 1”.

The motion was negatived.

*Granting of patta lands to Harijans*

*Shri Singi Reddy Venkat Reddy (Nastlapur) :* I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Inadequate provision of drinking water wells for Harijans*

*Shri K. L. Narsimha Rao :* I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Abolition of Untouchability*

*Shri K. Ramchandra Reddy : (Ramanapet) :* I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Government's policy on Harijan Welfare Scheme*

*Shri Ganpath Rao Waghmare :* I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Mr. Speaker* : The question is :

“ That a sum not exceeding Rs. 27,23,200 under Demand No. 48 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh. ”

The motion was adopted.

*Mr. Speaker* : There are no cut motions to Demand No. 54. I shall put that Demand also to vote.

The question is :

“ That a sum not exceeding Rs. 12,360 under Demand No. 54 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh. ”

The motion was adopted.

*Demand No. 55—Delhi Palace—Rs. 1,13,020.*

#### *Disposal of the Delhi Palace*

*Shri K. Rajmallu (Lunettipet-Reserved)* : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

#### *Maintenance of Delhi Palace*

*Shri A. Y. Kavade (Kallam)* : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

**Burden on the Finances of the state due to the retention of palace.**

*Shri Annajirao Gavane* : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Mr. Speaker* : The question is :

“ That a sum not exceeding Rs. 1,13,20 under Demand No. 55 be granted to the Rajpramukh to defray the several

charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

The motion was adopted.

*Demand No. 56—Napean House Bombay,—Rs. 50,410.*

*Disposal of the Napean House, Bombay.*

*Shri K. Rajmallu* : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Shri Annajirao Gavane* : I beg leave of the to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Expenditure on Napean House, Bombay*

*Shri R. P. Deshmukh* : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Mr. Speaker* : The question is :

“That a sum not exceeding Rs. 50,410 under Demand No. 56 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh”.

The motion was adopted.

*Demand No. 62—Territorial & Political Pensions—Rs. 10,00,000*

*Abolition of Mansabs and Maharwats*

*Mr. Speaker* : The question is :

“That the grant under Demand No. 62 be reduced by Rs. 10,00,000”.

The motion was negatived.

*Shri Annajirao Gavane* : I demand a division.

*Shri B. Ramakrishna Rao* : Mr. Speaker, Sir, I just want to know as a matter of information whether a demand for division is granted as a matter of course in order to satisfy the desire of the Member.....

*Mr. Speaker* : When I say I think the motion is lost, any member can challenge it.

*Shri B. Ramakrishna Rao* : If I understand the conventions correctly, it is only when there is a reasonable doubt about the decision a Member should ask for division.

*Mr. Speaker* : But the matter is left to the choice of the Member. I decide the result only on the volume of the voice.

*Shri B. Ramakrishna Rao* : It is not exactly a matter of choice. I am asking for exposition of a convention. Whether anybody can ask for a division at any time he likes, even when there are no reasonable apprehensions of a mistake in judging the volume of the voice, on the part of the Speaker.

*Shri V. D. Deshpande* : Members have got a right to know the volume of opinion in the House i.e., for and against a motion.

*Mr. Speaker* : There need not be much discussion about this.

*Shri B. Ramakrishna Rao* : It is not the convention if I understand it correctly.

The House then divided.

Ayes . . .	46	Noes . . .	75.
------------	----	------------	-----

The motion was negatived.

• *Advisability of continuing Territorial & Political Pensions*

*Shri Annajirao Gavane* : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House withdrawn,

*Abolition of Cash Grants*

*Shri K. Venkatrama Rao :* I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Mr. Speaker :* The next cut-motion of Shri B. D. Deshmukh is similar to that of Shri K. Ananth Reddy, which has already been decided. So, it need not be put to vote.

Advisability of continuing territorial and political pensions.

*Shri R. P. Deshmukh :* I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Mr. Speaker :* The question is :

“That a sum not exceeding Rs. 10,00,000 under Demand No. 62 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

The motion was adopted.

*Demand No. 68—State owned Landing Grounds—Rs. 59,800.*

*Rise in expenditure on State-owned Landing Grounds*

*Mr. Speaker :* The question is :

“That the grant under Demand No. 68 be reduced by Rs. 100”.

The motion was negatived.

*Mr. Speaker :* The question is :

“That a sum not exceeding Rs. 59,800 under Demand No. 68 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

The motion was adopted.

12th March, 1954.

*General Budget—Demands for Grants.**Demand No. 74—Non-I.S.F.—Rs.11,900.**Working of Non-I.S.F.**Mr. Speaker :* The question is :

“ That the grant under Demand No. 74 be reduced by Re. 1.”

The motion was negatived.

*Mr. Speaker :* The question is :

“ That a sum not exceeding Rs. 11,900 under Demand No. 74 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh. ”

The motion was adopted.

*The House then adjourned till Half Past Two of the Clock on Monday, the 15th March, 1954.*

---